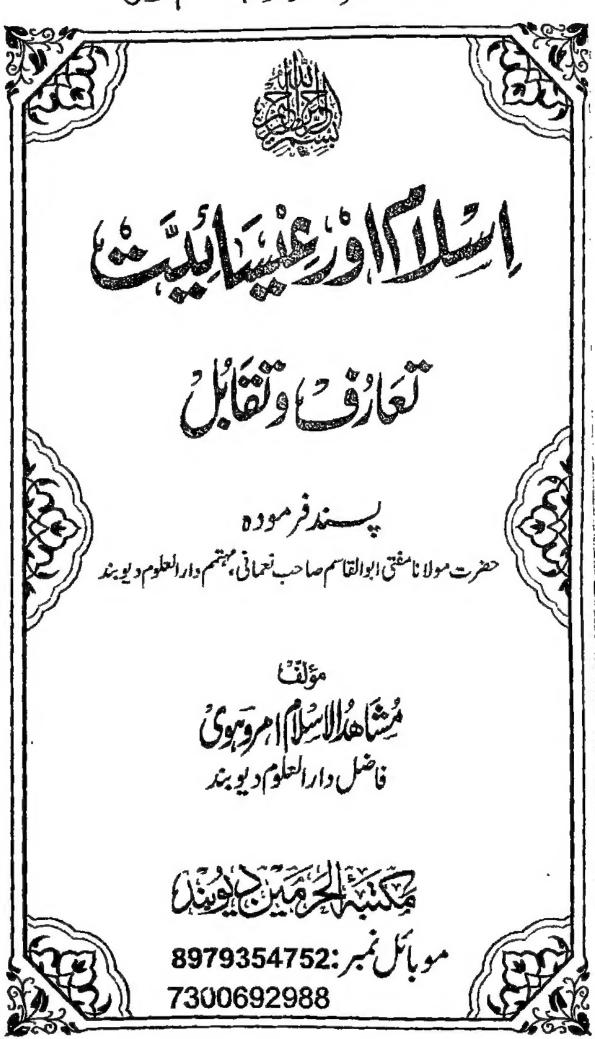


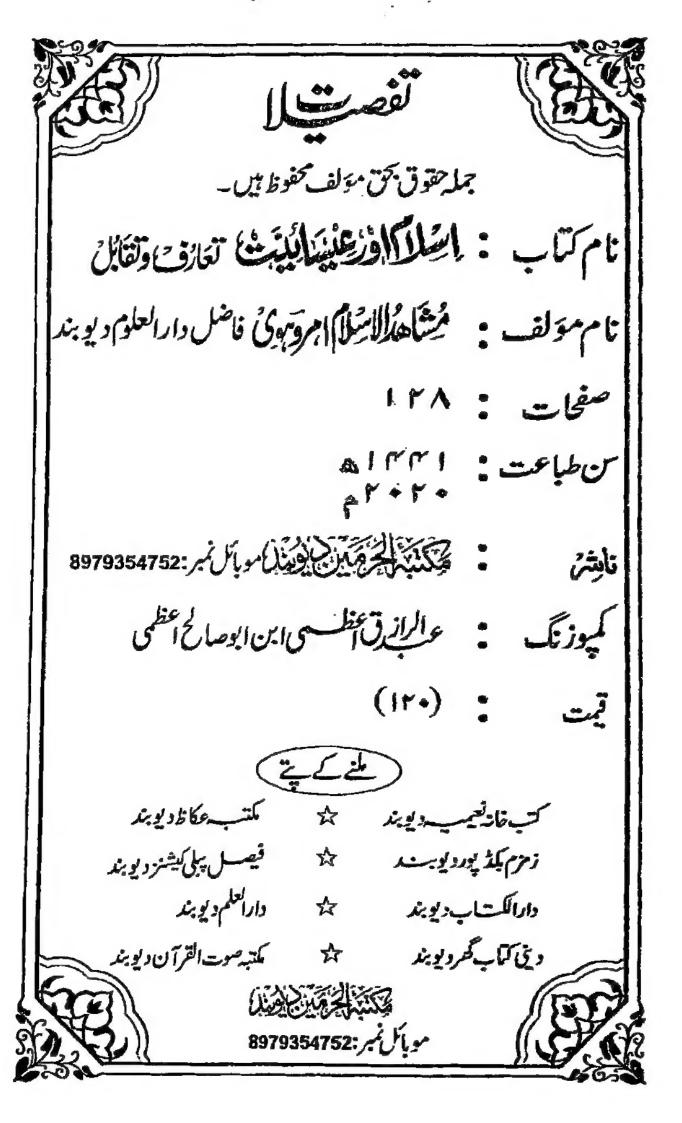
## تعارف وتقابل

فِينَدُونِوهُ تَ النَّهُ فَيْ الْحِلْقِينَ الْمِحْدِينَ الْمِعْدِينَ الْمِعْدِينَ الْمُعْلِمُ وَالْفِينَ الْمِحْدِينَ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمِينَ الْمُعْلِمُ وَالْفِينَ الْمُحْدِينَ الْمُعْلِمُ وَالْفِينَ الْمُحْدِينَ الْمُعْلِمُ وَالْفِينَ الْمُحْدِينَ الْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمِينَ الْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمِينَ الْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمِينَ الْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعِلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعِلِمُ وَالْمُ وَالْمُعِلِمُ وَالْمُوالِمُ وَالْمُعِلِمُ وَالْمُعِمِ وَالْمُعِلِمُ وَالْمُوالْمُوالِمُ و

> مِكْنَائِكُمْ الْمُحْمَّالِ الْمُحْمَّالِ الْمُحْمَّالِ الْمُحْمَّالِ الْمُحْمَّالِ الْمُحْمَّالِ الْمُحْمَّال TARRET PHAGAI PURI

Children grand





# (سلام)ورعيهائيت، تعارف وتقابل ١٩٠٩ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ أَمْ لَنَّ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّ

۱۳	وجه تاليف
10	بيند فرموده: حضرت مولا نامفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی بهتم دارالعلوم د بوبند
14	وعائية كلمات: حضرت مولا ناعبدالخالق صاحب منجلي مدظله العالي
1/	تقريظ: حضرت مولا ناومفتي عبدالله صاحب معروفي
**	مقدمه
۲۲	انبياء سابقين كي تعليمات:
۲۲	حضرت عيسي كي شريعت كاخلاصه:
۲۳	حضرت عیسی کی دعوت کے بنیا دی تکات:
۲۳	عيسائيت مين تحريف:
44	موجوده مسجيت كي نقائص:
۳۳	يهود كى مخالفت:
۲۳	مذهب اسلام کی تعلیمات:
۲۳	مجمة قابل لحاظ امور:
۲۳	ابتدائيه
20	آدم عليه السلام يعيسى عليه السلام تك
10	ندبهب اسلام کی جامعیت
44	عيسائيت اوراسلام مين تقابلي جائزه كيون؟
12	مذہب کی تعریف
12	بېلاياب: عيمائيت كى تعريف
۲۸	عيسائيت كي تعريف
19	عیسائیت کے مآخذ ومصادر
۳٠	حضرت عيسى عليه السلام كى پيدائش

- × 11	٩ اورعيسائيت، تعارف وتقامل) ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ اللَّهُ مِنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَ
٣١	رحالات ِ زندگی
71	رت عیسی علیہ السلام کا حضرت بھی سے پہنسمہ کروانا
mı	بت عيسى عليه السلام كاجنگل ميں رياضت كرنا اور نبوت كاملنا
44	رت عیسی علیہ السلام کے حواری
rr	رت عیسی علیه السلام کے معجزات
٣٢	رت عیسیٰ علیہ السلام کے علمی دستاویز
mm	رت عیسی علیه السلام کی شریعت ، شریعت موسوی کی تحمیل تھی
ما سا	عیسائیت اور کلیسا ؤ ل کی عیسائیت میں فرق
m (r	رت عیسی علیه السلام کی تعلیمات میں تحریف کے ادوار
٣٩	ل کامطلب کیاہے؟
۳٩	ع اسلام اور کونسل میں فرق
۳۹	ملول کی نوعیت؟
۳۹	ملوں کی متعین کر دہ تنجاویز؟
2	پے سے فیصلوں کی اہمیت
	خداہے متعلق عیسائیوں کے عقائد
۴٠٠)	ائی مذہب میں غدا کا تصور
P* +	يدة مثليث
MI	
ויאי	
41	ح القدى
44	اورابك كالتحاد
ساما	حضرت عیسی ہے متعلق عیسا ئیوں کے عقائد
44	)عقيدهٔ حلول
سويم	ا)عقيدة مصلوبيت:

~~	اسلام اورعيسائيت، تغارف وتقابل ﷺ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ الله الله الله الله الله الله الله ال
44	(١٨) عقيده كفاره:
Pr (	عيماني مذهب مين عبادات اوررسمير
רירי	اصول عبادت:
44	عبادت كابهلاطريقه: حمدخواني:
20	عبادت كا دوسراطر يقنه: ببيتسمه:
ra	عبادت كاتيسراطريقه:عشائے دبانى:
ry	عيمائيول كے تبوار
64	تواركادن:
MA	المرسمس:
64	عیسائیوں کی کتابیں اور فرقے
64	ناجيل اربعه
r2	يهائيوں كے مختلف فرقے
r2	روثسثنث اور كيتهولك فرقون كانعارف
٣٨	ر و شننت فرقه کا وجود
۳۸	رقهٔ پرونسٹنٹ کی اصلاحات
4	كانىيفرقد:
rq	نطوری فرقه:
m9	قو بي فرقد:
۵٠	دوسراباب: تعارف اسسلام
۵٠	بهب اسلام
۵۰	ملام کامفہوم کیا ہے؟
۵۰	ملام کا کلمہ کمیا ہے
۵۱	ملامی عقائد کا اجمالی خاکه

(T)	اسلام اورعيسائيت، تعارف وقتاتل ﴾ ﴿﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿
01	زبب اسلام كامتياز اوراس كى جامعيت
or	حمة للعالمين جناب رسول الله طالية الله كالد
۵۲	مام الانبياء كى صدافت پردلائل
or	مدافت کی پہلی دلیل:
٥٣	مىدافت كى دوسرى دليل:
٥٣	مىدانت كى تىبىرى دلىل:
ar	اسلام كتين بنيادى عقائد
۵۳	عقيد التوحيد ٢
or	عقیده نبوت ورسالت 🕏 عقیده نبوت ورسالت
۵۵	رسول كون مونا جائج؟
۵۵	🕏 عقيدهٔ آخرت
24	آخرت پرایمان لانے کامطلب
PA	عقيدة برزخ
Ya	اركان املام:
04	توحيدورسالت:
02	تماز:
۵۷	देश्वः
04	(פנם:
04	<b>:</b>
04	اسلامی تعلیمات
64	عبادات:
OX	معاملات:
۵۸	معاشرت:
09	شریعت اسلامی کے ما غذومصاور

	(اسلام) وربيسائيت، تعارف وتقائل ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾
Pa	پهلا ماغذ قرآن کريم:
4	قرآن كريم كالجيل معابله:
۵۹	دوسرا ما فذاهاديث:
4.	اسلام قبول كرنے كاطريقه
4.	اسلام ایک عالمگیرمذہب
YF	تيسراباب: شريعت محريكا شريعت عيسويه ساتقابل
74	پېلى دلىل: پېلى دلىل:
٧r	شریعت محمدی:
74	شريعت موسو بيروعيسوبيه:
44	دوسرى دليل:
Ym	تىسرى دكىل:
41	چوتھی دلیل:
41"	يا نچو يں دليل:
Al.	چھٹی دلیل:
ALL	چوتهاباب: تفضيلي مباحث
All	بہاق صل (خدا تعالی ہے متعلق ہیسائیوں کے عقائد کا تحقیقی جائزہ)
41"	عيسائيت مين خدا كاتصور
Ala	عيسا ئىيت كاعقبيرة تثليث
All	الجیل اور قرآن کریم کے بیان کی روشنی میں
YY	عيسائيول كاعقيده" اب"
чч	مسلمانون كاعقيده
YY	الجيل كابيان:
YY	قرآن کابیان:
42	عيسائيول كاعقيده (ابن)

135CV	ىلام اورىيىمائىت،تغارف وىقائل) ﴾ ﴿﴿﴾﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾
- VA	لمانوں کاعقبدہ:
A.F	ل کابیان: ل کابیان:
۸۲	
49	باپ کے بغیر عا بڑے
49	ل کابیان:
49	پ اور بیٹا دونوں کا وجودالگ ہے
79	ل كابيان:
4.	بیٹا''''باپ'' کی حمر کرتا ہے
4.	ل كابيان:
4	سائيونسوال
4.	ر آن کا بیان:
41	بما ئيون كاعقبيدة" روح القدل"
2r	سلمانون كاعقيده:
4	ل كابيان "روح القدر" خداس الگے
4	ح القدس جرئيل ما مي فرشته
20	ں کے تفخہ سے بحکم خداوتد بیٹا بیدا ہوا
20	וטאאוט
	دومرى فصل: حضرت عيسى عليه السلام سيمتعلق عقائد كى حقيقت
۷۵	ما ئيت مين حضرت عيسى عليه السلام كامقام
	)عقيدة حلول:
24	قىيە ئە حلول كى حقيقت:
24	بهائيون كاعقيده حلول پراستدلال
44	۲)عقيدة مصلوبيت:
۷۸	قىيدۇ مصلوبىت النجىل ادرقر آن كى نظر مى <u>ل</u>

9)%	اسلام اورعيسائيت، تعارف وتقائل ڪارچيڪي اپني سي ايڪي ايڪي ايڪي ايڪي ايڪي ايڪي ايڪي
۷۸	حضرت عیسی علیه السلام کےخلاف یہود یوں کی سمازش انجیل کی نظر میں
49	حضرت عيسى عليه السلام كهال بين؟
۷٩	المجيل كابيان
49	قرآن كابيان:
4	كيا حضرت عيسى عليه السلام نے اپنے پكڑنے والوں كى طرف اشاره كيا تھا؟
۸٠	انجیل مرقس کا بیان:
۸٠	انجيل لوقا كابيان:
۸٠	انجيل يوحنا كابيان:
۸٠	انجيلوں كى تضاد بيانى
۸۱	گرفتاری کامنظراورانجیلول کی تضاد بیانی
۸f	انجيل لوقا كابيان:
۸۱	انجيل يوحنا كابيان:
۸۲	عيسائيون يصوال
۸۲	حضرت عيسى عليه السلام كى يهود يول كى عدالت ميں بيشى اور انجيل كى تضاد بيانى
۸۲	تجيل يوحنا كابيان:
۸۳	ربار پیلاطیس میں بیوع کی پیشی کے سلسلہ میں انجیلوں میں اختلاف
۸۳	مجيل لوقا كابيان:
۸۳	يبوع كے صليب ديئے جانے كا حال اور انا جيل كى تضاد بيان
۸۳	تجيل متى اور مرض كابيان:
۸۳	تجيل لوقااورانجيل بوحنا كابيان
۸۴	تخقيقي نظر
۸۵	جیل بوحنا کا، انجیل مرض اور متی سے تصنا د
۸۵	جيل <b>لوقا كا تفر</b> د

(1) \$ \$ IN	(اسلام)اور عيسائيت، تغارف وتقائل ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾
I AY	یسوع کے مرنے کا منظراور انجیلوں کی تصاد بیانی
NY	متی اور مرفس کابیان:
YA	الجيل يوحنا كااختلاف خير
YA	الجيل متى كابيان شير بي تابيان
PA	انجیل مرقس کابیان شیر
ΥΛ	المجيل لوقا كابيان
14	قرآن کابیان:
	حضرت عیسی علیه السلام کے قریبی دور کے عیسائی
۸۸	آپ کوسولی دیئے جانے کے قائل نہ تھے
۸۸	اناجیل سے تائید
۸۹	المجيل برناباس اور پطرس كابيان:
۸۹	صليب مقدس
۸۹	تقذیس صلیب کی وجه؟
Α٩	کیا ندہب عیسائیت میں صلیب کی نقاریس واقعی ہے؟
9+	صليب كي تعظيم كيون؟
9+	ا يک شبه کا جواب:
9+	(m)عقيرة حيات ثانيه:
9+	بسوع کے د دہارہ زندہ ہونے کا قصہ اور انجیلوں کی تضاد بیانی
91	الجيل متى كابيان:
91	الجيل مرض كابيان:
91	محقیقی نظر:
94	عبيها ئيول يسے سوال
94	(٣)عقيدهٔ كفاره:
94	عقیدهٔ کفاره انجیل اور قر آن کریم کی روشی میں

Ţ

	(اسلام اورعيسائيت ،تعارف وتقائل ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ أَمْ لَمَ لَمَ عَالِمَ لَمُ عَالِمُ لَمُ عَلَى الْمُعْلَى الْمُ عَلَى الْمُ عَلَى الْمُ عَلَى الْمُ عَلَى الْمُعْلَى الْمُ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى اللَّهِ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ الللللللللللللللللللللللللللللللللللل
91"	عيسائيون كاعقبيره:
91"	انا جيل کا بيان:
91"	الجبل بوحنا كابيان:
90	الجيل متى كابيان
91	المجيل لوقا كابيان
9%	قرآ ن کریم کابیان
90	عيسائيول سے پکھسوالات
44	تيسرى فصل: بائبل كي حقيقت
9.۸	بائیل کیاہے؟
9.4	بائبل کے معنی:
9.4	بائبل كي تقييم:
9.4	قسم اوّل:
9/	قسم تاني:
9.4	لفظ عبد کے معنی ؟
99	بائبل کے نسخے:
99	عبرانی نسخ میں کتنی کتابیں؟
[++	توریت کی حقیقت؟
1++	تورات كے معنى ؟
100	يوناني نسخه:
1++	يوناني نسخه كاامتياز؟
100	يوناني نسخه کي حيثيت؟
100	سامرى نسخداوراس مين موجود كما بين؟
1+1	سامرى كامطلب؟
1+1	باتبل جديداوراس مين مذكور كتب

(F)	(اسلام اور عيسائيت، تعارف وتقامل) ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿
101	اناجيل:
1+1	ا تاجیل اربعه کا خلاصه
1.1	رسولوں کے اعمال:
1+1"	خطوط:
1414	مكاهفه:
141	المجيل كمعن؟
1+1~	بائتل قديم اور بائتل جديد كاوصف مشترك
1+14	كتابون كي محقيق كے لئے عيسائی علماء کی مجلسیں
100	يهامجك :
1+1"	ووسرى مجلس:
1+1~	تيسري مجلس:
1+1"	چوهی اور آخری مجلس:
1+4	انجيلوں ہے متعلق عيسائيت كااعتراف
1+4	عيسائيوں كى ہث دھرى:
1+4	اناجیل کے محرف ہونے بردلیل
1+/	عيسائيوں كے دومغالطے
I+A	پېلامغالطه:
1•٨	مغالطے کی پہلا جواب
1+9	مغالطے کا دوس اجواب
1+9	پېلاسىب:
11+	دوسراسبب:
11+	تيراسب:
11+	مغالطے کا تیسراجواب
111	ملیمنس کے خط کی عبارت

.

	(اسلام اورعيسائيت بتعارف وتقامل ١٠٠١ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿
111	أمناتشس كيخطوط اورأن كي حقيقت
110	دومرامفالطه
110	جواب: الجيل مرس پطرس كے بعد لکھي گئ
111	بولس نے انجیل لوقا کوہیں دیکھا:
ווץ	چونقی فصل: موجوده عیسائیت کی حقیقت
119	موجوده عيسائيت كي حقيقت
119	عيسائيت كي موجوده شكل كي حقيقت كااجمالي جائزه
11"+	كياموجوده عيسائيت كے بانی حضرت عيسى عليه السلام بيں؟
14+	حضرت عيسى عليه السلام كي تغليمات اور بولس كي تغليمات كافرق
14+	حضرت عیسی علیدالسلام کے ارشادات
iri	عيسائيون كاعتراف:
171	حوار بول نے بولس کی تصدیق کیوں کی تھی؟
144	بولس اورحوار بول کے درمیان تعلقات کی نوعیت
110	پوکس سے اختلاف کے بعد برناباس کا انو کھا کارنامہ
172	تتمه: عيها ئيول يه موالات اوران كودعوت اسلام
112	مسيحي يا در بول سے علماء اسلام كے سوالات
111	صلیب برداروں سے ایک مصری عالم دین کاسوال
110	عيسائيوں كودعوت اسلام



# (سلام) ورعيسائيت، تعارف وتفايل) المهام في في في المجاهد منها الميث المنطب الميث المنطب المنط

عيسائيت كوسجهن كي ليعام المام في مخضراور مفصل بيشاركما بين اوررسائل تحرير فرمائے بين، ال موضوع ير اگر جيرالگ سے خامه فرسائي كي ضرورت نہيں تھى، لیکن آسان پیرابید میں دونوں مذاہب کا مختصر تعارف اور تقابل کرنے کی ضرورت محسوں ہور ہی تھی جس کواس مخضر رسالہ میں کمل کرنے کی ایک طالب علمانہ کوشش کی گئی، یہ رسالهاس موضوع براکھی گئ مفصل کتابوں سے ماخوذ ہے، اہل علم حضرات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ کتاب میں اگر کوئی قابل گرفت چیز محسوس ہوتوضر وراطلاع فرمائیں۔ راقم الحروف كودارالعلوم ديوبندكي ايك متحرك اورانتهائي فعال اعجمن " تقوية الاسلام "شعبة مناظره سے گذشتہ سات سالوں سے الحاق کی سعادت نصیب ہوئی ہے، اور گذشتہ یا نچ سالوں سے ذمہ دارانہ طور پر وابسکی رہی ، امسال طبیعت میں ميدداعيه ببيدا بهوا كه بجحداليه موضوعات يرجوكه انتهائي مفصل بين ان يرمخضر رسائل تیار کرائے جائیں،جس کی ذمہ داری مشعبہ مناظرہ ' سے مسلک افراد پر ڈالی گئ، ای سلسلے کی ایک کڑی زیرنظر کتاب بھی ہے، اللہ تعالی اس کو قبول فر مائے۔

ال موقع پرہم ائہائی ممنون ہیں حضرات اساتذہ کرام کے کہ جھوں نے ابکا مصروفیات سے وقت نکال کر بند ہے کی حوصلہ افزائی فرمائی، اللہ تعالی ان کی نظر عنایت اور دائی الثقات ونوازشات کا ان کو اجرعظیم نصیب فرمائے، اور ان تمام احباب کے کہ جنہوں نے کتاب کو منظر عام پر لانے میں کسی بھی قسم کا تعاون کیا بہ طور خاص مولوی جنید اسلم، مولوی محمد ڈیٹان، اور مولوی عبدالرازق مالک مکتبہ الحرمین و یو بندکواللہ تعالی اپنی شایان شان اجرعظیم نصیب فرمائے۔ (آمین) مشاہدالاسلام امروہی

### يب ندفر موده

حضرت مولا نامفتي ابوالقاسم صاحب نعماني مهتهم دارالعلوم ديوبند







PN- 247554 (U.P.) INDIA Tel: 01336-222768 E-mail: info@darululcom-deoband.com

#### باسمهسبحانه وتعالئ

"اسلام اورعيها ئيت، تعارف وتقابل" اينه موضوع يرايك معلومات افز ااور بصيرت افروز كتاب ہے،جس ميس عيسائيت كا تعارف كراتے ہوئے اس مذہب ميں ہونے والى بندر تج تحریفات، بائبل کے تضادات اور عیسائیت کی خلاف عقل وفطرت تعلیمات کوواضح کرنے کے ساتھ دین اسلام کی واضح اور روشن شاہ راہ کی نشاند ہی گئ ہے، نیز عیسائیت اور تعلیمات اسلامی کا تقابل کرتے ہوئے مہ بتلایا گیا ہے کہ خود بائبل کی تصریحات کی روشی میں پیغیبرآخرالزمال حضرت محمد مالیالیا کی تصدیق کرنا ضروری ہے۔

چونکہ عیسائیت کی خلاف عقل وفطرت محرف تغلیمات کی بھول بھلیوں سے نگل کر دامن اسلام میں پناہ حاصل کیے بغیرندونیا میں چین اورسکون حاصل ہوسکتا ہے نہ آخرت میں نجات حاصل ہوسکتی ہے، اس لیے کتاب کے آخر میں دنیا بھر کی عیسائی برادری اور بالخصوص ان کے زہبی رہنما وں کو تبول اسلام کی تھلی دعوت بھی بیش کی گئے ہے۔

مجموعی طورے یہ کتاب جہاں عیسائیت سے واتفیت حاصل کرنے کے لیے ایک رہنما کتاب ہے وہیں عیسائی مشنر بوں کی پر فریب دعوت سے حفاظت اور مقابلہ کے لیے اس میں وافر ذخیرہ موجود ہے۔اللہ تعالی اس خدمت کو قبول فرمائے اور عزیزم مولوی مشاہد الاسلام امروہوی کومزید علمی و تحقیقی کارناموں کی توفیق بخشے۔

ابوالقاسم نعمانى غفركه مهتم دارالعلوم ويوبند ア・ド・ノトノバニカルペパノメンド لام اورعيسائيت، تعارف ونقائل ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ - ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ - ﴿ ﴿ ﴾

حضرت مولا ناعسب رالخالق صاحب منجلي مدظله العالى استاذ حديث ونائب مهتمم دارالعلوم ديوبند

حاملًا ومصليًا ومسلبًا أما بعد:

يه بات اظهر ك الشمس بك مذهب اسلام، مذابب سابقه كى تعليمات، ان كے محاسن اورخوبیوں کا جامع ہے، اور مذہب اسلام کی بیرجامعیت ایک فطری امرے؛ کیوں کہ ہرانسان جانتا ہے کہ انسانی زندگی کے تین ادوار ہوتے ہیں،عہد طفولیت، عهد شباب اور پھر ہیری کا زمانہ، اور بیہ بات بھی ہرانسان جانتا ہے کہ ان ادوار ثلاثہ کی غذ ااوران کی ضرور بات بھی جدا گانہ ہیں، بایں طور کہ عہد طفولیت کی غذ اصرف ماں کا دودھ ہوتا ہے لیکن جول جول عمر بڑھتی جاتی ہے غذا بھی بدلتی جاتی ہے، احکام بھی بدلتے جاتے ہیں، دنیاوی نظام میں حکومت کی طرف سے جوقوا نین اور اصول باہوش اور دانشمندوں کے لئے ہوتے ہیں وہ بچوں کے لئے نہیں ہوتے؛ بلکہ جوں جوں شعور

بر هتاجا تا ہے ای کے بقدراحکام میں اور یابندیوں میں اضافہ ہوتا جا تا ہے۔

تھیک ای طرح جب نوع انسانی پرشیرخوارگی کا زمانه تھا تو اس کی روحانی غذا بالفاظ ديكراس كى شريعت بهت مختفرهي اورجيسے جيسے انسانی شعور بروهتار ہاتواحكام ادر شریعت کی بابندیاں اس کے لئے بڑھتی رہیں حتی کہ پیشعور اور ادراک جب اینے كال كوببوني كيادرياس قابل موكيا كعقل عدكام لي كرمسائل كوسمجادرا كر سکے تو پھر اللہ تعالی نے اس کے لئے ایک کامل اور مکمل نثر یعت مقرر کردی، جو ہرتتم کے آئین اور قوانین پر شمل ہے اور ایسے تھے اور مضبوط اصولوں کو جامع ہے کہ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی کا امکان نہیں ، اللہ تعالی نے اسی بات کو قرآن کریم میں بيان فرمايا: "يُرِيْلُ اللهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَ يَهْدِيكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ (اسلا) اورعیدائیت، تدارف و قابل کی اسلام کی جامعیت اظهر من اشتس ہے؛ لیکن و نیا میں قبلے گئر ہی ہے ہوں کا بھی کی نہیں کہ جوان واضح تعلیمات اور بین ند جب پرانگشت نمائی کرتے ہیں اور ایسے لوگوں میں ابتداء اسلام سے عیسائیوں کا نام مرفہرست ہے۔

دیرنظر رسالہ میں 'اسلام اورعیسائیت تعارف و تقابل 'عیسائیت کی اصل حقیقت فریر نظر رسالہ میں 'اسلام اورعیسائیت تعارف و تقابل 'عیسائیت کی اصل حقیقت اور گلراس کے محرف ہونے کو بیان کرتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ عیسائیت حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات کی موازنہ کیا جائے تو عقیدہ تو حید، نبوت علیہ السلام کی تعلیمات اور اسلامی تعلیمات کا موازنہ کیا جائے تو عقیدہ تو حید، نبوت ورسالت اور آخرت سے متعلق دونوں تعلیمات کا خلاصہ ایک ہی ہے، ہاں اسلام دائی اور عیسائیت نے عقیدہ تثلیث، عقیدہ حلول، عقیدہ کو اور عیسائیت نے عقیدہ تثلیث، عقیدہ حلول، عقیدہ کفارہ ،عقیدہ حیات ثانیہ اور ان کے علادہ بے شارخود ساختہ عقائد اور تعلیمات کو جنم کفارہ ،عقیدہ حیات ثانیہ اور ان کے علادہ بے شارخود ساختہ عقائد اور تعلیمات کو جنم کو دے کر حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات کی خالفت کی ہے۔

اس کے لیے ضرورت تھی کہ ذہب اسلام اور عیسائیت کا آیک مختفر تعارف اور تقابل پیش کیا جائے ؛ چنانچہ عزیز کرم جناب مولوی مشاہد الاسلام قاسمی امروبی فاصل پیش کیا جائے ؛ چنانچہ عزیز کرم جناب مولوی مشاہد الاسلام اور عیسائیت فاصل شخصص فی الحدیث دار العلوم دیوبند نے ہم دست کتاب 'اسلام اور عیسائیت تعارف وتقابل' 'بڑی جگر کا وی اور عرق ریزی سے تیاری ، بند ہے نے جگہ جگہ سے دیکھی ، زیر بحث موضوع سے متعلق عمرہ مواد باحوالہ اس میں درج کردیا گیا ہے ، دسالہ بیندا یا ، فجن الا الله خیر الجن ا ا

الله تعالى اس كوقبول عام عطافر ماكراس كافاد بكوتام فرمائے اور مؤلف سلمه كواس طرح كى خدمات كى مزيد توفيق ارزانی عطاء فرمائے۔ (آمين ثم آمين) خيرخواه: (حضرت مولانا) عبدالخالق صاحب سنجلى (مدظله العالى) استاذ حدیث ونائب مہتم دارالعلوم دیوبند فائب مهام ۱۸/۱۳ ما د

(اسلام) اور عيسائيت، تعارف وتقاتل ﴾ ﴿﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿

## تقسريظ

حضرت مولا نامفتى عماليب رصاحب معروفي نگرال شعبه على الحديث دارالعساوم ديوبند

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد! قال الله تعالى: ''وَإِذُ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِبَنِي ٓ إِسْرَ آءِيُلَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّهَا بَيْنَ يَدَى مِنَ التَّوْرِيةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيُّ مِنُ بَعْدِي اسْهُةً اَحْمَدُ وَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنْتِ قَالُوْا هٰذَا سِحُرٌ مُّبِينَ، (سرة القف) ترجمس : اوروہ وقت بھی قابل تذکرہ ہے جب کہ علیہا السلام نے فرمایا كهذاك بى اسرائيل! مين تمهارے ياس الله كا بھيجا موا آيا مول كه مجھ سے جو يہلے تورات ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہول، اور میرے بعد جورسول آنے والے ہیں جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا؛ میں ان کی بشارت دینے والا ہوں، پھر جب وہ (عیسیٰ عليه السلام) أن لوگوں كے ياس كھلى ديليس لائے تو وہ لوگ كہنے كلے كه بيصر ت جا دوہے۔ إس آيت مين حضرت عيسي على مبينا وعليه الصلاة والسلام كي زياني نبي آخر الزمان مجمه می فیرانیز کی بعثت کی بشارت نقل کی گئی ہے، چنانچہ حضرت مولا نا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مطلب اس سے احقر کے نزدیک اپنی شریعت کے احکام اور اُسی شریعت کے احکام اور اُسی شریعت کے بقاء کی غایت بتلانا ہے، یعنی شریعت تو میری باستثناء بعض احکام کے احکام تورات ہی ہیں تقدیق بالتوراة سے بہی مراد ہے، یعنی تقدیق مقرون بالعمل، ورندنفس تقدیق میں تورات کی کیا شخصیص ہے؟ سب انبیاء وصحف سابقہ کی تقدیق واجب ہے، اور "مبیشراً" سے غایت اپنی شریعت کے بقاء کی بتلادی، کہ جورسول میر سے بعد آویں گے

(اسلام) اورعیمائیت، تعارف و تقابل کے اور چون کہ وہ دست ایک استقال ہوں گے: اس لئے ان کے آئے تک میری شریعت رہے گی، اور چون کہ وہ دسول مستقال ہوں گے: اس لئے ان کارافع شرائع سابقہ ہونا ضروری ہے، اور مقصوداس غایت کے بتلانے سے اپنی امت کی عکمیلِ ہدایت ہے کہ بھی ایسانہ ہوکہ سر دست مجھ پر ایمان لاکر پھرائس دسول کا افکارکر کے کافر ہوجاویں۔ (بیان القرآن)

ای طرح متعددا مادیث یل جی حفرت یکی علیه السلام کی اس بشارت کا تذکره آیا یم، چنانچه الهودا و دشریف یل حفرت الهموی اشعری رضی الله عند کی روایت کے یہ الفاظ بین: "أَمَرَنا رسول الله علیه وسلم، من الله علیه وسلم، حدیثه، قال النجاشی: أشهد أنه رسول الله صلی الله علیه وسلم، وأنه الذي بشر به عیسی ابن مریم، ولولا ما أنا فیه من الملک وأنه الذي بشر به عیسی ابن مریم، ولولا ما أنا فیه من الملک المثنی احتی أحمل نعلیه" کرمی رسول الله کافی آن نجاشی کے ملک میں جائے کا حکم دیا (چنانچه پوراقصه بیان کیا، اورای می بیجی تفاکه) نجاشی نے کہا کہ میں گوائی دیتا ہوں کہ یہ (محمد کافی آلله کے دسول ہیں، اور یہ کہ یکی وہ ذات ہیں جن کی عبی بن مریم نے بشارت وی ہے، اگر جھے بادشاہت کا جمیلا نہ ہوتا تو ان کے پاس عیسی بیوی کی کران کے جوتے اٹھائے پھرتا۔ (جنائز، مدیث نمبر ۲۰۵۵)

ای طرح حضرت عیسی علیہ السلام کا بیدار شاد'' انجیل یوحنا'' مترجم عربی مطبوعه لندن کے چود ہویں باب میں منقول ہے کہ:'' میں تم سے بچے کہتا ہوں کہ میرا جانا ہی تمہارے لیے بہتر ہے، کیوں کہ اگر میں نہ جاؤں تو فارقلیط (احمد) تمہارے پاس نہ آویں، پس اگر میں جاؤں تو فارقلیط (احمد) تمہارے پاس نہ آویں، پس اگر میں جاؤں گانواں کو تمہارے پاس بھیجے دوں گا، النے''۔ (بیان القرآن)

اس لئے ٹی آخر الزمان خاتم المرسلین پر ایمان رکھنے والے ہر مخص کو اجمالاً بیعقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ آل حضرت کا ایکا ہے بہلے جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوئے وہ سب برق بیں، چنا نچہ حضرت عیسی علیدالسلام بھی نبی برق بیں، اور آپ پراتاری گئی کتاب وشریعت دونوں برق بیں، لیکن سابقہ شریعتیں خواہ وہ یہودیت ہویا تھر انبیت سب کی یا بندی ای

(اسلا) اورعيما ئيت متعارف وتفائل) ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ٢٠٠٠ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ٢٠٠٠ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ٢٠٠٠ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ٢٠٠٠ ﴾ ﴿ وقت تک لازم تھی جب تک کہ نبی آخر الزبان کا فیالٹے کی بعثت عمل میں نہیں آئی تھی ، آپ عَلَيْدِ إِنَّ كَا بِعِنْتَ كَ بِعِدِ تِمَامِ شريعتين منسوخ بوكنين ، اورآب بي كي شريعت قيامت تك آنے والے انسانوں کی فلاح دنیاوآ خرت کے لئے حتی دستوروقا نون قرار یائی، کیوں کہ نبی آخرالز مان ٹاٹیالی پرنازل شدہ کتاب کی قیامت تک حفاظت کی ضانت کی گئی اور بفضلہ تعالیٰ آج تک وہ کتاب لفظی ومعنوی ہرفتم کی تحریف وتبدیلی سے محفوظ بھی ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گی، جب کہ سابقہ کتب اور شریعتیں لفظی ومعنوی تحریفات کی شکار ہوگئیں،ان کے صرف ای حصہ کی حفاظت تسلیم کی جاسکتی ہے جس کوقر آن کریم یا اعادیث مبارکہ میں نقل کرے اس کی تقدیق کردی گئی ہے، باقی جو پچھسرمایہ انجیل وتورات میں منقول ہے؛ وہ نا قابل اعتبار ہے، کیوں کہ ان کی نقل میں تو اتر تو کجا، بنیا دی ناقل اور صاحب کتاب پیمبر کے درمیان صدیوں کا فاصلہ وانقطاع ہے،اس کی حیثیت صرف ایک تاریخی داستان کی ہوکررہ گئی ہے، اور جو کھے شریعت مصطفوید کی تقدیق سے ثابت ہوہ شریعت مصطفوی کی حیثیت سے ہے نہ کہ شریعت موسوی وعیسوی کی حیثیت سے۔ اس کے یا وجودخود کو یہودی یاعیسائی کہلانے والا ایک طبقہ اس محرف توریت والجیل کووجی آسانی سمجھ کرسنے سے لگائے ہوئے ہے، جب کہ اس میں الی خرا فات بھی موجود ہیں جو کسی وی آسانی ہے میل نہیں کھا تیں ، ستم بالائے ستم بید کہ بڑے شدو مدسے اسلام کے متوازی مذہب کے طور پران کی تبلیغ واشاعت کی جاتی ہے، منصرف اشاعت؛ بل کہ دین ودنیاوی اعتبار سےمفلوک الحال مسلمانوں کواسلام وعیسائیت کی تعلیمات کے اشتراك كاحجانسدے كراورموجودہ محرف دين ميحيت كى بعض رخصتوں كے حوالے سے انھیں غلط بنی میں بتلا کر کے دین اسلام سے مرتد بھی کرنے کی کوشش ہورہی ہے ؟اس لئے ماضی کی طرح آج بھی ضرورت ہے کہ علمائے اسلام فتوں کے اس سیلاب بلا خیر میں جہاں دیگرمحاذوں پر قربانی دے رہے ہیں ؛ ردمسیحت ویہودیت کا محاذ بھی سنھالے ربين، تاكه برادران اسلام باطل كالقمه بننے سے تفوظ رہيں۔

(الا) اور عیدائیت، تعارف و قابل بھی ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ الله الله ورسیت تعارف الله ورسیت تعارف الله ورسیت کا تقابلی زبانوں میں موجودہ دورے تقاضوں کے مطابق ' اسلام اور میسیت کا تقابلی مطالعہ' کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس میں آ ممان پیرا بید ش مدل طور سے تقابلی طریقہ پر اسلام کی تھائیت اجا گری گئی ہو ناچیز راقم سطور نے بنگلہ دیش کے متعدد اسفار میں گئی ہو ناچیز راقم سطور نے بنگلہ دیش کے متعدد اسفار میں گئی ہو ناچیز راقم سطور نے بنگلہ دیش کے متعدد اسفار میں گئی ہو ناچیز راقم سطور نے بنگلہ دیش کے متعدد اسفار کی سی متعدد مدارس میں راقم کو و کھنے کو مل ہوں ہیں ' دخصص فی الدعوۃ'' کا شعبہ کی متعدد مدارس میں راقم کو و کھنے کو مل ہوں گئی طور سے اسا تذہ کی گئر انی میں فضلاء اور طلبہ تخصصات کو ایسے علاقوں میں گئی کہ دعوت کا فریضہ انجام دینے کی مشق بھی فضلاء اور طلبہ تخصصات کو ایسے علاقوں میں گئی کہ دعوت کا فریضہ انجام دینے کی مشق بھی کرائی جا کہ بات سے فریب میں انجما کی خریب کے شروت کا فریضہ بیانچہ دعوتی کام کرنے والے ونا دار یا جائل عوام کوا ہے دام فریب میں انجما بھی بھے ہیں ، چنانچہ دعوتی کام کرنے والے ونا دار یا جائل عوام کوا ہے دام فریب میں انجما بھی بھے ہیں ، چنانچہ دعوتی کام کرنے والے حضرات علاء نے بھی فہ کورہ بالا طرز کی کتاب کی ضرورت کا احساس دلایا۔

عزیز گرامی قدر جناب مولوی مشاہد الاسلام سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس جانب توجہ مبذول کرتے ہوئے اس پہلو سے بیرقابلِ قدر کام انجام دیا ہے، اور مختلف عقا کر، آدکام اور مسائل کے تعاق سے بیر تقابلی مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے، امید ہے کہ اس سے ذکورہ بالا ضرورت کی تکیل ہو سکے گی، بہتر ہوگا کہ ستقبلِ قریب میں بیر کتاب اور و ذبان کے علاوہ انگریزی، بندی، بنگلہ اور سرحدی علاقوں کی دیگر قبائلی وعلاقائی زبانوں میں بھی منتقل موجائے، تا کہ اس کا نفع عام وتام ہو، دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کواپنی بارگاہ میں قبولیت عطافر مائے، اور خلق خداکی نفع رسانی کافر اجد بنائے۔ (آمین)

(حضرت مولانامفتی) عبدالله معروفی (صاحب) غفرله خادم طلبه شعبه مخصص فی الحدیث الشریف دام العلوم دیوبند، البند ۱۸ ۲/۱۳ ما ۱۵ ه= ۲۰۲۰/۲/۹

#### 

ظہور اسلام سے پہلے دنیا میں چند بنیادی فرقے پائے جاتے سے (۱) يهوديت، (۲) عيمائيت، (۳) صابئيت، (۴) بت پرست، (۵) آتش پرست، (٢) ستاره پرست؛ لیکن ان تمام فرقول میں عیسائیت اور یہودیت کو جو اہمیت حاصل تھی وہ دیگر فرقوں کا حصہ بیں تھا،قر آن کریم نے اگر چہ دیگر تمام باطل فرقوں کا رد کیا؛ لیکن عیسائیت اور یہودیت کو اہل کتاب تسلیم کرتے ہوئے ان کوتحریف وتبدیلی سے بازر ہے اور دین اسلام کو تبول کرنے کی طرف متوجہ فرمایا ، قرآن کریم مِن الله تعالى فرما تا ب: يَا هُلَ الْكِتْبِ تَعَالَوْ اللَّ كَلِمَةِ سَوَآعٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ﴿ (سورة ال عبران) اللهُ تَعَالَى فِي اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَالَى اللَّهُ مَنَّ اللَّهُ كَالَّب ك سامنے ایک نقط انتحاد بیان فرماتے ہوئے ان کو مذہب اسلام کی دعوت دی ہے۔ انبیاء ما بھین کی تعلیمات: حضرت آدم علیدالسلام سے لے کر جناب محد طالبان تک تمام اغیاء نے توحید، اطاعت رسول، اور قیامت میں خدا وند کے سامنے کھٹر ہے ہونے اور جواب دینے کی تعلیمات ہی سے آگاہ فر مایا ہے۔ حصرت عيى كا شريعت كاخلاصه: حضرت عيسى عليه السلام كى لائى موئى شريعت حضرت موی علیہ السلام کی شریعت کی تجدید تھی ، قرآن کریم کہتا ہے' و مُصَّاقًا لِمَا يَكِنَ يَكَيُّ مِنَ التَّوْرَاقِ" (آلعران: ٥٠) ويا خضرت عيى كَالانَى مُولَى شر يعت وين يبود كاجزء يا اس كاتته تفي؛ كيول كه شريعت موسوى كا زمانه بن اسرائیل کی ذہنی طفولیت کا زمانہ تھا اس کے حضرت موی علیہ السلام نے اپنی قوم کو سيد هے ساد ھے عقیدے اور اخلاقی تعلیمات دے کر چھوڑ دیا تھا، اسی لئے بن اسرائیل میں اخلاقی فضائل،روحانی یا کیزگی اورایمانی روح کی کمی تھی،حضرت عیسی علیه السلام نے شریعت موسویہ میں مجھ ضروری اضافے فرمائے ، مثلاً بنی اسرائیل میں رافت ورحت کی کمی تھی، حضرت عیسی علیہ السلام نے اس کی طرف بنی اسرائیل (اسلام) اور عیدائیت، تعارف و تقابل کی ایمرائیل میں خرابیاں درآئی تھیں ان کا تزکیہ فرمایا۔
کومتوجہ کیا، اور جو بھی بنی ایمرائیل میں خرابیاں درآئی تھیں ان کا تزکیہ فرمایا۔
حضرت عیسی کی دعوت کے بنیادی ثکات: حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات کے تین بنیادی ثکات سے (۱) مفتر راعلی صرف اور صرف اللہ تعالی ہے (۲) نبی اس کا نما ئندہ ہے اس کا عمم بجالا نا ضروری ہے (۳) حلت وحرمت کی یابند یوں سے جکڑنے والا قانون صرف وصرف اللہ تعالی ہی کا ہے۔

عیسا ئیت میں تحریف: چول کہ حضرت عیسی علیہ انسلام کی تعلیمات میں میہودیوں کی غلطبول پرنشا ندہی کرنا ایک لازمی حصہ تھا، میہودیوں کو بیہ بات پسندنہیں آئی جس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ میہودی، عیسا ئیت میں تحریف و تبدیلی اور اس کوشنح کرنے کے لئے راستے تلاش کرنے گئے جس کا نتیجہ 'دیولس'' کی شکل میں ظاہر ہوا۔

موجودہ مسجیت کی نقائص: موجودہ مسجیت کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کوئی عالمی مذہب یا عالمی قانون قرار نہیں دیا جاسکتا، کیوں کہ اس مذہب میں عقائد وا خلاق کی چند ہاتوں کے سوا کی خیبیں ہے حتی کہ عبادت کا بھی کوئی طریقہ متعین نہیں ہے جب کہ انسانی زندگی کے لئے بے شارائی چیزیں ہوتی ہیں کہ جن کے بغیراس کی زندگی ناتص ہے اور ظاہر بات ہے کہ جس مذہب میں ایس یا تنیں نہ ہوں وہ مذہب عالمی مذہب بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

یبود کی مخالفت: حضرت عیسی علیه السلام نے یبود کی اصلاح باطنی کی طرف توجفر مائی ،
یبود کو بینا گوار گذرا، چنانچ انہوں نے حضرت عیسی علیه السلام پرتشدد کا الزام لگا کر ہوم
السبت کی بے حرمتی کا مرتکب قرار دے کر، یروشلم کی تباہی کا متنی گردان کر، این اللہ
کہلوانے کا الزام دے کر، ان کی خالفت کی حتی کہان نے آل کی سازشوں کو بے نقاب
مذہب اسلام کی تعلیمات: اسلام نے آکر یبود بیت کی سازشوں کو بے نقاب
کرتے ہوئے شریعت موسوی اور شریعت عیسوی کی صحیح تصویر کو چیش کیا اور پھر
دنیائے یہود دفساری کو اسلامی دعوت دیتے ہوئے کہا: دیکی گفت الیکٹی تکا گؤا

اسلام اورعيمائيت، تعارف وتقائل ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَ آجِ بَيْنَنَا وَيَيْنَكُمْ ۞ (سورةال عمران)"-می ایک الحاظ امور: ان مباحث کے بعد عرض ہے کہ پیش نظر کتاب ایک مقدمہ **عارابواب اورایک تنه پرشنمل ہے،مقدمہ میں انبیاء کی تعلیمات کا خلاصہ،حضرت** عيسى عليه السلام كى تعليمات كے بنيادي نكات ، اورشر يعت محمد بياور عيسوبيد ميل تقابلي جائزہ کی وجہ بیان کی گئی ہے۔

يہلے باب ميں عيمائيت كا تعارف جب كدوسرے باب ميں اسلام كا تعارف پیش کیا گیاہے، تیسرے باب میں شریعت محدید کاشریعت عیسو پرے تقابلی جائزہ پیش كيا كمياب، چوتھاباب چارفعلوں اور ايك تتمه يرمشمل بي تفصيل حسب ذيل ب-(۱) بیملی صل میں مذہب عیسائیت میں خدا تعالی کے تصور کو بیان کرتے ہوئے ان عقائد کا قرآن کریم اوراناجیل سے موازنہ کرنے کے بعد سی رخ (عقیدہ توحيد) کي تعيين کي گئ ہے۔

(٢) دوسرى فصل مين عيسائيون كے حضرت عيسى الله منتياتى عقائد العنى عقيده كاول، عقید مصلوبیت عقیدهٔ حیات ثانیه اور عقیدهٔ گفارهٔ "کے بطلان کو ثابت کیا گیا ہے۔ (٣) تيسري فصل ميس عيسائيوں كى كتاب بائبل ير تحقيقي اور تفصيلي گفتگوكرتے ہوئے

اس كامحرف بونا ثابت كيا كياب-

(مم) چوتھی قصل میں موجودہ عیسائیت کا حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات سے موازنہ کرتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ عیسائیت کے بانی حضرت عیسی علیهالسلام بین؛ بلکه بولوس ہے۔

(۵) دنیائے عیسائیت سے انکے باطل ذہب پر جمود کی وجہسے چندسوالات کیے گئے ہیں۔ (٢) جناب محمد رسول الله ماليالي الله المعلق ، عبيشين كوئيول كو ذكر كرت موت دنیائے عیسائیت کودعوت اسلام پیش کی گئے ہے۔

مشابدالاسلام امروموي سار لاراس ساه

### 

### ابتذائس

اللدرب العزت في حسطرح انسانون كوظاهرى اورجسمانى حيات كے ليے تسم فتم كى نعتول سے نواز ا، طرح طرح كے بيل اور غلے پيدا فرمائے، تھيك اى طرح ان كى روحانى حيات كے لئے انبياء كتوسط سے اين بدايات اور تغليمات كاسلسله جارى فرمایا، جفول، نے مشتر کہ طور پراس بات کی تعلیم دی کہ اللہ تعالی ہی تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے، وہی عباؤت کے لائق ہے اور ای پربس نہیں؛ بلکہ اس کے علاوہ دیگر ضرور بات دین کوشتر کے طور مربیان فرمایاءان چیزوں کے بیان میں سی قتم کی سی فرقد ك تخصيص نبيس ب: البته خداكى كياشان ب؟ اس كى عبادت كاطريقه كيا بوكا؟ اس (عبادت) کے ارکان وشرا کط کیا ہیں؟ معاد کی حقیقت کیا ہے؟ جزاء وسرا کا مقصد کیا ہے؟ نبوت درسالت كے معنى كميابيں؟ انبياء كے اوصاف كيا ہونے جا المينيں؟ كون سے امورالله تعالى كويستديس اوركون سے امور تا پسنديس؟ ان جيسے سوالات كے جوايات ميس ادیان وغداجب می فرق موتا ہے،جس دین اورجس مذہب میں ال تمام سوالات کا جوامفصل طريقد سيل جائے وہى كائل وكمل يوگاءاوروبى نديب عالمكير مذيب بوگا۔ آدم عليه السلام سعين عليه السلام تك

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت علی علیہ السلام تک جس قدر صحفے اور کہا ہیں آسان سے اتریں وہ کہا ہیں خاص قوموں اور خاص جماعتوں کے لئے کافی تھیں، وہ عالمگیر نہ تھیں، وہ زندگی کے تمام شعبوں کو حادی نہ تھیں، '' توریت' کافی تھیں، وہ عالمگیر نہ تھیں، وہ زندگی کے تمام شعبوں کو حادی نہ تھیں، '' توریت' کی حالت کی '' کہا سالا حبار'' کا مطافعہ کریں تو اس میں قربانی، قصاص، جانوروں کی حلت و حرمت، صدود وتعریرات بی کابیان ملک ہے، توریت کی یا نجوں کہا اوں میں، جنت،

(اسلام) در میسائیت، تعارف د نقاتل کی این است کی جزاء دست ایک تذکرہ نہیں ملائہ جہنم، قیامت، یوم آخرت اور اعمال پر کسی قسم کی جزاء دسزاء کا بالکل تذکرہ نہیں ملائه صرف اس بات کا ذکر ہے کہ جوشف سیکام کرے گائی پر اللہ تعالی کی طرف سے دنیا میں بیعتیں ہوں گی، اور جوشف نافر مانی کرے گائی پر ذلت کومسلط کر دیا جائے گا۔

"انجیل' میں اگر چہ قیامت کا مجمل ذکر ہے؛ لیکن دنیوی اور اخروی زندگی کے شعبوں سے متعلق کوئی تعلیم نہیں ہے؛ انجیل میں زیادہ تر حصر ت میسی کے حالات اور معجز ات کا ذکر ہے، احکام کا تذکرہ تو بس برائے نام ہی ہے۔

''زبور''میں صرف مناجات اور خدا تعالی کی حمد و ثنائے، احکام شریعت کا بالکل ذکر نہیں ہے، اس کے علاوہ جو صحا کف ہیں ان میں سوائے چند قصوں کے اور کسی چیز کا بیان نہیں ملتا ہے۔

فلاصة كلام بيه كه حضرت عيسى عليه السلام كے زمانه تك كوئى اليم كتاب بيس ملتى جواليى جامع اور ہمه گير ہوكہ دہ زندگى كے تمام شعبوں پر حاوى اور شتمل ہو۔ مذہب اسلام كى جامعيت

چنانچون تعالی شاند نے جب نبوت ورسالت کے سلط کوختم کرنے کا ادادہ فرمایا تو ایک ایک جائز کا بازل فرمائی کہ جو تمام انبیاء سابقین کی کمل تعلیمات کوجائح ہو، قرآن کریم اس کواس انداز سے بیان کرتا ہے: '' ییو ین الله لیک بیتن کی گھر کے کی الله وی کی بیتن کی گھر کے کی الله وی کی کہ سنگن الّذ ین مین قبل کھر (سودة النساء) نین ہما ایت کے جو طریقے اللہ تعالی نے انبیاء سابقین کومت فرق طور سے بتلائے تھے وہ تمام کے تمام اللہ تعالی نے دین اسلام میں ایسے آئین وقوا نین اور ایسے کا محاس اور خوبوں کا جائع ہے، دین اسلام میں ایسے آئین وقوا نین اور ایسے کام اصول وضوابط بیان کئے گئے ہیں کہ جن میں ذرہ برابر بھی اختلال واضحلال کا امکان نہیں ہے؛ لہذا شریعت اسلامی کے بعد کی ورسری شریعت کی ضرورت نہیں امکان نہیں ہے؛ لہذا شریعت اسلامی کے بعد کسی دوسری شریعت کی ضرورت نہیں

سلام اورعيسائيت، تعارف وتقامل ١٨٠١ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ لَكُ إِلَّهُ مِنْ أَمِّ اللَّهُ أَلَّ -- اى كوالله تعالى فرمايا: "إنّ الدّين عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ" @ وَ مَنْ يَّبُتَغ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَكُنُ يُّقْبَلَ مِنْهُ \* وَهُوَ فِي الْإِخِرَةِ مِنَ الْخُسِرِيْنَ ﴿ (سورة آل عمران)النصريحات كے بعد سي سليم العقل اور مي الفطرت يخض كواسلام كى تعليمات ممل ہونے اور مذہب اسلام كے عالمكير مذہب ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ سکتا؛ لیکن اگر کوئی شخص متعصب ہی ہوتو اس کوتو اسلام کے محاس اور مناقب، صرف وصرف عیب ہی نظر آئیں گے؛ لیکن حقیقت کیا ہے؟ مذہبِ اسلام كى كيا خصوصيات ہيں؟ اوراس كے كيا امتيازات ہيں؟ اس كا انداز ہاسی وفت ہوسکتا ہے جب کہ ہم ایک تقابلی مطالعہ کریں۔ عيسا سيت اوراسلام على نقابلي جائزه كيول؟

اس وقت اگر کوئی مذہب اپنی تعلیمات پر فخر کرسکتا ہے، یاکسی درجہ میں اگر کسی ندہب کے پاس اینے نبی کی تعلیمات کا پچھ حصہ ہے اگر جدوہ محرف ہی کیوں نہ ہو؟ تو وہ عیسائیت ہے۔اس کوہم یوں بھی کہدسکتے ہیں کددنیا میں مذہب اسلام کے مقابل اگر کوئی برا مذہب ہے تو وہ صرف اور صرف عیسائیت ہی ہے اس کئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کا اسلام سے ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جائے تا کہ معلوم ہوسکے کہ مذہب اسلام کس طریقے سے ایک جامع اور مکمل مذہب ہے۔

قبل اس کے کہ اسلام اور عیسائیت کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مذہب عیسائیت کا تعارف،اس کے ماخذ ومصا دراوراس کی تاریخ پر نخضر روشی ڈالی جائے،اس کے بعد تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ (ان شاءاللہ)

چوں کہ عیسائیت اور اسلام دونوں آسانی مذاہب ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذہب کی تعریف ذکر کی جائے۔

مذہب کی تعریف: دنیا میں جہاں کہیں بھی انسانی آبادی ہے،خواہ اس کا تعلق کسی

(اسلام) اور عیسائیت، تعارف و تقابل کے پی اسلام) اور مذہب ہے ۔ پی چی دین ، دھرم اور مذہب ہے ہوئے ہوئے ہے ، لغوی معنی کے اعتبار سے مذہب کا بہی وہ شدت کے ساتھ اختیار کئے ہوئے ہے ، لغوی معنی کے اعتبار سے مذہب کا بہی مفہوم ہے ؛ کیوں کہ مذہب اسم ظرف کا صیفہ ہے جومصدر میمی کے طور پر استعمال مفہوم ہے ؛ کیوں کہ مذہب اسم ظرف کا صیفہ ہے جومصدر میمی کے طور پر استعمال ہوتا ہے ، ہمعنی چلنے کی جگہ ، چلنے کا راستہ وغیرہ ، اور اصطلاحی طور پر مذہب کی تعریف بوت کے ہوئے کا راستہ وغیرہ ، اور اصطلاحی طور پر مذہب کی تعریف بوت کے ہوئے کا راستہ وغیرہ ، اور اصطلاحی طور پر مذہب کی تعریف مذہب کی جاسکے اُن اصولوں کو بیسے گئیں ۔ (تقابلِ ادیان ، صولوں )

## الماب

#### عيسائيت كى تعريف

انهائیگو پیڈیا برٹانیکا (برٹانیکا مقالہ 'عیمائیت: ۱۹۳۳) میں عیمائیت کی تعریف بیدگی گئے ہے: ''وہ فدہب جواپی اصلیت کو ناصرہ کے باشدے بیوع کی طرف منسوب کرتا ہے، اوراسے خداکا منتخب (مین کی مانتا ہے''۔ (عیمائیت کیا ہے؟ ۹۰) عیمائیت کی بیتعریف بہت مجمل ہے، ''الفریڈ ای گارؤ' نے اس تعریف کو عیمائیت کی بیتعریف بہت مجمل ہے، ''الفریڈ ای گارؤ' نے اس تعریف کو مزید بھیلا کر''انیائیکو پیڈیا آف ریکی اینڈ آسھکس'' کے مقالے''عیمائیت' میں ذراواضح کردیا ہے دہ لکھتا ہے۔

"بیده افلاتی، تاریخی، کا ناتی موقد انداور کفارے پر ایمان رکھنے والا فرہب ہے جس میں خدا اور انسان کے تعلق کوخداو تربیوع میں کی شخصیت اور کردار کے ذریعہ پختہ کردیا گیا ہے "۔ (عیمائیت کیا ہے؟ص:۱۰) عیما نمیت کی تعریف میں ذکوراج اء کی وضاحت

ال تریف کوبیان کرکے "مسٹرگاروے" نے اس کے ایک بُری کونٹ کی ہے۔ پہلا جڑ وا خلاقی مذہب: "ا خلاقی مذہب" سے اس کے نزد یک وہ مذہب مراد (اسلام ادرعیسائیت، تعارف و تقابل کے اور کر بانیوں کے ذریعہ کوئی د نیوی مقصد حاصل کرنے کی تعلیم نہدی گئی ہو؛ بلکہ اس کا تمام تر مقصد روحانی کمال کا حصول اور خداکی رضاجوئی ہو'۔ دوسر اجزء: تاریخی مذہب' کا مطلب وہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس مذہب کا محوفکر و ممل ایک تاریخی مذہب' کا مطلب وہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس مذہب کا محوفکر و ممل ایک تاریخی شخصیت ہے، یعنی حضرت عیسی علیہ السلام! اُنہی کے قول و ممل کواس مذہب میں آخری اتھار ٹی حاصل ہے۔

تیسراجزء: کا نتاتی مذہب ''کا نناتی ''ہونے کا اس کے نزدیک بید مطلب ہے کہ بید اجزہ بیک میاس ہے کہ بید نہاں کی دعوت عالمگیر ہے۔ بید نہب کسی خاص رنگ نسل کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کی دعوت عالمگیر ہے۔ عیسائی مذہب کو وہ موحد اس لئے قرار دیتا ہے کہ اس مذہب میں تین اقا نیم تسلیم کئے جانے کے باوجود خدا کو ایک کہا گیا ہے نہ

مندرجہ بالاتعریف میں عیسائیت کی آخری خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کفارے پرایمان رکھتا ہے اس جزکی تشریح کرتے ہوئے '' گارو ہے'' لکھتا ہے۔ '' فدا اور بندے کے درمیان جوتعلق ہونا چاہئے اس کے بارے میں عیسائیت کا خیال یہ ہے کہ وہ گناہ کے ذریعہ خلل پذیر ہوگیا ہے ، اس لئے ضروری ہے کہ اسے بھرسے قائم کیا جائے اور یہ کام صرف سے کو جوتا میں ڈالنے ہے ہوتا ہے''۔ (عیمائیت کیا ہے جوتا)

عیمائیت کی تعریف کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ماغذ ومصادراوراس کی تاریخ پراخضارے کلام کیاجائے۔

#### عیسائیت کے ماخذ ومصادر کیا ہیں؟

الولاً: مخضرطریقے سے میں بھے لینا چاہئے ہے کہ عیسائیت کا اصل ماخذتو'' انجیل''ہی کو ہونا چاہئے تھا مگر چوں کہ'' انجیل''جس زبان میں'' حضرت عیسی علیہ السلام'' برنازل ہوئی تھی اس زبان کا اس وقت دنیا میں کوئی وجوز نہیں ہے، دہ'' انجیل'' جو کہ حقیقی

(اسلام) اور میسائیت، تعارف و تقابل کے پہر کے پہر سے پہر کی کہ ہے۔ کو بھی انکار نہیں ہے۔

د انجیل ' تھی بلا شبہ ضائع ہو بھی ہے ، اس حقیقت سے عیسائیت کو بھی انکار نہیں ہے۔

د و مراما خذ: عیسائیت کا دوسرا ما خذ ' قرآن ' کریم کو بنایا جا سکتا ہے اور ' قرآن کریم ' کا بہت تمام تر خواص و امتیاز ات کے اعتبار سے ایک نفس الا مری اور و اقعی ما خذ ہونے کی حیثیت رکھتا ہے۔

تغیسرا ما خذ: عیمائیت کا تیسرا ما خذوه کتابیں ہیں کہ جن پر کلیسا کی عیمائیت کواعماد
ہے، وہ تین طرح کی کتابیں ہیں: (۱) بائبل قدیم ۔ (۲) حضرت عیمیٰ کی سیرت
وتعلیمات پر مشمل وہ کتابیں کہ جن کولوگ انجیل اور تاریخی اسفار کے نام سے ذکر
کرتے ہیں، (۳) وہ الی کتابیں جواب عیمائیت کے یہاں مسلم ہیں اور وہ چارہیں
(۱) انجیل متی (۲) انجیل مرس (۳) انجیل لوقا (۴) انجیل یوحنا، بہی معتبر کتابیں ہیں۔
چوتھا ما خذ: رسولوں کے وہ خطوط کہ جن کو بیلوگ تعلیمی اسفار کے نام سے تعبیر کرتے
ہیں، یہ خطوط مقدار میں بائیس ۲۲ ہیں۔

قبل اس کے زہب عیسائیت پر گفتگو کی جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا تعارف اور آپ کی تعلیمات کا اجمالی خاکہ پیش کردیا جائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائشش

حفرت عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل میں ''حضرت مریم'' کے ہاں بدون می بیشر پیدا ہوئے ، اور آپ خداکی قدرت کا ایک نشان تھے، حضرت مریم کے والد کانام عمران تھا اور آپ علیہ السلام آل عمران میں سے ہیں ، تمام علماء انساب کا اتفاق ہے کہ ''عمران ' حضرت سلیمان علیہ السلام کی اولا دمیں سے تھے۔ (البدایة والنمایة: ۲/۲۵) جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جناب محمد رسول اللہ کا نیاز اور حضرت عیسی علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا ہے اور درمیان کا زمانہ جس کی مدت تقریباً السلام کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا ہے اور درمیان کا زمانہ جس کی مدت تقریباً السلام کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا ہے اور درمیان کا زمانہ جس کی مدت تقریباً پانچ سوستر ، کے ممال ہے ، فتر ۃ (انقطاع وی ) کا زمانہ ہے۔ (تقس القرآن: ۱۲/۳)

روا یات سے ' حضرت عیسیٰ علیہ السلام' کی زندگی پر کوئی خاطر خواہ اور تفصیلی روشی نہیں ڈالی جاسکتی؛ البتہ اسرائیلی روا یات میں اس سے متعلق مفصل مواد موجود ہے؛ لیکن اس پر آئی کھیں بند کر کے اعتماد کر ناکسی صورت میں صحیح نہیں ہوسکتا۔

چنانجداسرائیلی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ '' مصرت عینی علیہ السلام ' نے ابتدائی طور پر تعلیم گھر ہی میں حاصل کی ، یوسف (حضرت عربیم علیم السلام کے متاب نے انہیں متبرک طریقے متاب کے علاوہ سے معلوہ شرک طریقے انھوں نے انہیں متبرک اصول سکھائے ، اس کے علاوہ شرح وشام کے متبرک طریقے انھوں نے اپنی والدہ سے سیکھے ، ای طرح وہ یہود یوں کی ' مجالس سبت' (ہفتہ وار مجلس) میں اپنی والدہ کے ساتھ بڑی یا بندی سے شرکت کرتے ہے۔

" حضرت على عليه السلام" كى جوانى كے حالات اسرائيلى روايات بھى مفصل طور پربيان بيس كرسكيں ؛ البتدائن بات ضرور موجود ہے كە "بيسف" كے انقال كے بعد" حضرت مريم عليه السلام" كنعان جلى كئيں اور" حضرت عيدى عليه السلام" في معاشى ضروريات كى تكيل كے لئے "بروستى" كا بيشه اختيار كرليا۔

حضرت عليمي عليه السلام كاحضرت يحيى سيري تسمه كروانا "حضرت عليمي عليه السلام" كو" حضرت يحيى" نے بپتسمه دیا، جب" حضرت

" حضرت عليى عليه السلام" كو " حضرت على " نها كرا ئي جب" حضرت عليى عليه السلام" نها كرا ئي توان پر كبوتر كى شكل ميں روح القدى كا نزول ہوا، اور اسمان سے آواز آئى كه به ميرابينا ہے، ميں الى سے خوش ہوں، الى واقعہ كوانجيل متى ، مرض ، لوقا ميں ذكر كيا كيا ہے جب كه " انجيل يوحنا" ميں اس كاذكر نبيں ہے۔ حضرت عليى عليه السلام كا جنگل ميں ديا حضرت كيا كا اور نبوت كا ملنا حضرت عليى عليه السلام كا جنگل ميں ديا حضرت كرنا اور نبوت كا ملنا

معزت یحی سے بہتمہ کے بعد آپ نے چالیس روز جنگل میں گذارے اور عبادت وریاضت میں مشغول رہے، جب آپ ریاضت کے بعد واپس تشریف

(اسلام) اور عيمائيت، تعارف و تقابل على المراح في المحالي المراح المراح

حضرت عيى عليهالطام كيحواري

" انجلمتی" میں ہے کہ "حصرت عیسی علیہ السلام" نے ملیخے کے لئے پچھافراد کا انتخاب کیا جن کی تعدادیارہ ا

انجیل اوقامیں ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے تیلیج کی ضرورت کے جیشِ نظر بعد میں ستر آ دمیوں کا انتخاب کیا تھا۔ (انجیل متی، باب: ۱۰۔ انجیل لوقا، باب: ۱۰۔ ماخوذ از محاضر وعلمیہ: ۲۳ تا ۲۹)

حضرت عيى عليدالسلام كي مجزات

قرآن کریم نے در مفرت عین علیاللام کے چار بخرات کا ذکر کیا ہے: (۱)

کے علم سے مردہ کو زندہ کرنا۔ (۲) پیدائی نامینا کو بینا اور جذا کی کو صحت مند

عینا۔ (۳) مٹی سے پرندہ بنا کراس میں چھونک مارنا اور پھر بھکم خداوندی اس کا

روح والا ہوکراڈ جانا۔ (۴) اُن کا اس بات کی فیروینا کرس نے کیا کھا یا اور کیا کمایا۔
قرآن کریم اس کو اس طرح بیان کرتا ہے: "وَرَسُولًا إِلَى بَنِوَمَ اِلْدِیْ اِللّٰهِ وَ اُلْدِیْ اللّٰهِ وَ اُلْدِیْ اِللّٰهِ وَ اُلْدِیْ اِللّٰهِ وَ اُلْدِیْ اللّٰهِ وَ اُلْدِیْ اِللّٰهِ وَ اللّٰهِ وَ اُلْدِیْ اِللّٰهِ وَ اللّٰهِ وَ الْدَیْ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ وَ اللّٰمِ اللّٰو اللّٰهِ وَ الْدِیْنَ اللّٰهِ وَ اللّٰمِیْ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ وَ اللّٰمِیْ اللّٰمِی وَ اللّٰہِ وَ اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِیْ اللّٰمِیْ اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِیْ اللّٰمِی اللّٰم

ومصرت عیسی علیه السلام" کے علمی دستاویز میں "انجیل" بھی ، اور وہ واقعی

حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات میں شرک کا کوئی شائبہ بھی نہیں پایا جاتا؛ بلکہ انھوں نے اپنی پیدائش کے فور اُبعد شرک و کفر کی جڑیں کا شاشروع کردیں اور ہمیشہ شرک سے روکتے رہے ایک خدا کوسجدہ کرنے کا تھم دنیا کے سامنے پیش فرماتے رہے۔

حضرت عيسى عليدالسلام كى شريعت ،شريعت موسوى كى تحيل تقى قرآن کریم کی ذکر کردہ تصریحات کی روشنی سے معلوم ہوتا ہے کہ "حضرت عیسی علیدالسلام "حضرت موی علیدالسلام کی شریعت کی تکمیل کے لئے تشریف لائے تھے۔ المجل كابيان: چنانجه الجيل من بابر ١٥ مين موجود ہے كه مين بن اسرائيل كى كھوئى ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں، نیز انجیل متی باب ۵ میں ہے کہ 'بینہ مجھوکہ میں نبیوں كى كتابوں كومنسوخ كرنے آيا ہوں منسوخ كرنے ہيں بلكہ بوراكرنے آيا ہول "۔ خدا کی توحیداوراس کی عبادت: حضرت عیسی علیهالسلام کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ آ ب نے ہمیشہ توحید ہی کی دعوت دی ہے ادر شرک سے ہمیشہ محفوظ رہنے کی ملقین کی ہے، جبیا کہ آئندہ عقائد کے باب میں اس کا ذکر آئے گا۔ حضرت محد اللي الله كى آمدى بشارت: قرآن كريم في تواس چيز كواس طرح بيان كيا -: "وَ إِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِبَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ إِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِبَا بَيْنَ يِكَيَّ مِنَ التَّوْرِيةِ وَمُبَشِّرًا

(اسلام اورعيسائيت، تعارف وتقامل) ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿

بِرَسُولٍ يَّأْقِ مِنُ بَعْدِي اسْبُهُ أَحْبَدُ ﴿ (سورة الصف)

یعنی که حفرت عیسی علیه السلام سے آپ سالی آله کی بشارت دیے ہوئے بن اسرائیل سے سلسلہ نبوت کے تم ہونے کا اعلان بھی کیا ہے جیسا کہ انجیل لوقاباب:

ا میں ہے کہ ستر شاگر دول کو تھم دیتے ہوئے فرمایا: '' اوران سے کہو کہ خدا کی بادشاہت تم ہمارے نزدیک آپینی ہے، یہاں خدا کی بادشاہت سے نجات سے وہ طریقہ مراد ہے جو حضور مالی آپینی ہے، یہاں خدا کی بادشاہت اناجیل سے طریقہ مراد ہے جو حضور مالی آپینی نے دیا ہے، اس چیز پر متعدد حوالہ جات اناجیل سے پیش کتے جاسکتے ہیں کیول کہ اناجیل میں آپ سالی آپینی کئے جاسکتے ہیں کیول کہ اناجیل میں آپ سالی آپینی کی نبوت پر واضح اشارات موجود ہیں۔ (دیکھتے اعسائیت کیا ہے؟ ص: ۱۲ اے اضرہ: ۴۹)

المجيلي عيسائيت اور كليساؤل كي عيسائيت ميل فرق

اس مخضر جائزہ سے اس چیز کو بیان کرنامقصود تھا کہ حضر سے جسی علیہ السلام کی تعلیمات بعینہ اسلامی تعلیمات کے مثل ہیں ؛ لیکن کلیسا وَں کی تبلیغ کر دہ عیسائیت ان تعلیمات سے بالکل مختلف ہے، اور آج عیسائیت اس پر کاربند ہے، عیسائیت ہیں یہ تبدیلیاں کیسے رونما ہو کی ہیں ہیں اس کے جواب کے لئے آئندہ سطور ملاحظ فرما نیں۔ تو ملی اس کے جواب کے لئے آئندہ سطور ملاحظ فرما نیں۔ تو میں نہیں اس کے جواب کے لئے آئندہ سطور ملاحظ فرما نیں۔ تو میں نہیں تو میں نہیں اس کے جواب کے لئے آئندہ سطور ملاحظ فرما نیں۔ تو میں نہیں تعیسائیت 'کو ایک کلیدی اہمیت حاصل ہے اور گوکہ ان کی کتاب انجیل بھی تحریف اور تغیر کا شکار ہوئے بغیر نہ رہ تی کے قرآن کریم نے یہود ہوں اور عیسائیوں ہی کو 'اہل کتاب' قرار دیا ہے، پھر دنیا میں ایک بہت بری جماعت اپنی فرہی عقیدت کا مرکز عیسائیت کو بھتی ہے، ہم نے یہاں عیسائیت کے چند عقائد، ان کے اعمال، کتب مقد سہاور دیگر چیز وں پر مختم کلام کیا ہے۔ حضر سے عیسی علیہ السلام کی تعلیمات میں تحریف کے ادوار

حضرت عیسی علیه السلام جس انجیل کولائے تصاب کا تو دنیا میں کوئی وجوز نہیں رہا؛ الدیتہ کلیسا کی نظر میں اس وقت جو کتا ہیں معتبر ہیں (انجیل متی ،مرقس ،لوقا ، بوحتا) ان کی روشن میں عیسائیت کامطالعہ کرنے والاجب نہ بہ عیسائیت کودیکھتا ہے تواس کومعلوم ہوتا ہے کہ موجودہ عیسائیت حضرت عیسی علیہ اسلام کی لائی ہوئی تعلیمات سے بالکل مختلف ہے؛ بلکہ دونوں ایک دوسرے کی ضدیب ،ان میں پیفرق کیسے ہوا ،اور عیسائیت ال تحريف كاكيے شكار موئى اس كويبال اختصار كے ساتھوذكر كياجا تاہے۔ **دوراة ل:** وه زمانه كن<sup>س</sup> مين حضرت ين كي تاييالسلام أو گون مين دين كي دعوت دييت تنظيه وورثانى: حضرت عيسى عليه السلام كي آسان يرأ تفاع جانے كے بعد كازمانه بكراس زمان میں "اناجیل اربعہ" میں بیان کروہ عیسائیت کے خلاف بوس نے ایک شے طرز کی عیسائیت کی داغ بیل ڈالی،حضرت عیسی علیہ انسلام کے حوار یوں نے اس پراعماد کرتے ہوئے اسکاساتھ دیا؛ مرجب اسکی حقیقت آشکارا ہوگئ تولوگوں نے اسکی شدت سے مخالفت کی جسکی بناء پرعیسائیوں کے دوگروی بن گئے(۱) یہودی عیسائیت کاعلمبر دار (٢) پالوي عيسائيت، ان دونوں گرويوں ميں مسلسل اختلاف رہا، يہال تک كه قيصر ہیڈریان کے عہد میں ۱۲۵ء میں یہودی عیسائیت مغلوب ہوگئی اور یالوی عیسائیت کا غلبه تها، اس دور میں حقیقتاً رومیوں کا تسلط تھا اور عیسائیت مغلوب ہی تھی، عیسائیت کو روى اوريبودى دونول تكليف ببنياتے تھاس دوركودد دورمظالم " بھى كہاجا تا ہے۔ دور المت: بدور مطنطين اعظم كعبد ١١٣ ء كرى كورى اول سے ٥٣٩ ء تك كا زمانه ہے،اس زمانه میں مذہبی اور دین مسائل میں مباحثوں کا آغاز ہوا،اس عبد کو" عہد مباحثات ' بھی کہا جاتا ہے اس زمانہ میں اختلافات کوختم کرنے کے لئے کونسلوں کا انعقاد ہواجس کے نتیجہ میں اناجیل کی حیثیت ختم کردی گئی اور مذہب پر پادر بول کی اجارہ داری ہوگئ؛ چنانچے سب سے بہلی کوسل سے میں جو مطنطین اعظم كى صدارت ميں مقام "نيقا" ميں ہوتی تقى حضرت عينى عليه السلام كى اينيَّت كا مسكر طے ہوا، اس دور میں عیسائیوں میں رہانیت كارواح تناب

(اسلا) اور عيمائيت، تعارف وتقائل الله المراج ( ) في الرحد - الله المراج ( ) في الرحد - الله المراج ( ( السلا) المطلب كما يع

عقا كدوا عمال سے متعلق عيسائی علاء کی مشاورتی ميٹنگ کوکوسل کہا جاتا ہے، اس سے ميشدند ہو کہ عيسائيوں کی کوسل تو مسلمانوں کے فقہی سيميناروں اور مسلمانوں کے بیشہ نہ ہو کہ عیسائیوں کی کوسل تو مسلمانوں کے اجماع کی طرح ہیں، ایسانہیں ہے؛ کیوں کہ دونوں ہیں زمین وآسان کا فرق ہے۔ اجماع اسلام اور کوسل میں فرق

علماء اسلام کے نزدیک اجماع نام ہے کہ اہل حل وعقد کسی مسئلہ میں غور وفکر کرتے ہیں اور جب اس کی اصل یعنی کسی نص صرت کی یا غیر صرت کا انکشاف ہوجاتا ہے تو اس کی بنیاد پر اس مسئلہ پر اتفاق کر لیتے ہیں اس کا نام اجماع ہے۔

معلوم بیہ ہوا کہ جس مسلہ سے متعلق کتاب اللہ، سنت رسول اللہ کا اللہ کہ اللہ کا کہ کا اللہ کا اللہ کا کہ کا اللہ کا کہ کا اللہ کا کہ کا اللہ کا کہ کا کہ

كونسلول كي نوعيت؟

عیسائیوں میں دوطرح کی کوسلیں ہوتی تھیں(ا)عمومی۔ عمومی میں تمام کلیسا اور مذہبی جماعتوں کی نمائندگی ہوتی تھی جب کہ خصوصی میں کسی ایک فرقہ یا چندفرقوں کی نمائندگی ہوتی تھی۔

كونسلول كي متعين كرده تجاويز؟

ان کونسلوں میں الوہیت میے ، روح القدس کی خدائی ، ابنیت میے کے عقا کد طے کئے ، ان کے علاوہ ۱۲۲۵ء میں روم کے کلیسا اور اس کے نائبین کو غفرانِ دیے ۔ ان کے علاوہ ۱۲۲۵ء میں وورزخ کی تقسیم کے مالک ہونے کا فیصلہ کیا د توب، اور نبجات کا ٹکٹ دینے اور جنت ودوزخ کی تقسیم کے مالک ہونے کا فیصلہ کیا

(سلا) اور عیدائیت، تعارف و تقابل کے پہان ہوں کے اور ای پریس گیا، یعنی کہ اب تمام اختیارات پوپ اور را ہب کے پاس ہوں گے۔ اور ای پریس نہیں کہ میر اجب حضرات اشیاء کی حلت وحرمت ہی کے فیصلہ کے لئے ہوں یا انھوں نے کسی کو معصوم ومغفور اور کسی کو جہنی ہونے کی رسید دی ہو بلکہ ان تمام ہے آگ بڑھ کر ان الوگوں نے اعتراف ذنوب کا سلسلہ شروع کیا کہ مجرم خلوت گاہ میں اپنے گنا ہوں کی تفصیلات ذکر کرتا اور اس وقت پوپ اور را ہب اس کو معاف کرتا، اس شیطانی طریقہ سے کتنی عور توں کی عصمتوں پر حملہ کیا گیا اس کا اندازہ دکانا مشکل ہے۔ شیطانی طریقہ سے کتنی عور توں کی عصمتوں پر حملہ کیا گیا اس کا اندازہ دکانا اشکل ہے۔ اس بوت مکانا ختیار واقتدار دنیا وی ہویا آسانی اپنے پاس اس بیت ہے لئے اس کو حلال کہنا لازم تھا اس طرح جس چیز کو وہ حلال کہتا تمام عیسا ثبت کے لئے اس کی حرمت کا عقیدہ رکھنالازم تھا۔ لوپ یہ کے فیصلوں کی ایمیت

چنانچ عیسائی دنیا نیس سوسالوں سے بیہ بی ربی کہ یہود یوں کا دین حضرت کی کے خون سے داغدار ہے ؛ گرجب ۱۹۲۵ء میں پوپ نے یہود یوں کواس خون سے بری کردیا تو تمام عیسائیت نے اس کو قبول کرلیا۔ اس کو آن کریم نے کہا ہے ۔ '' اِقت کُن وَ آ اَن کریم نے کہا ہے ۔ '' اِقت کُن وَ آ اَن کریم نے کہا ہے ۔ '' اِقت کُن وَ آ اَن کریم نے کہا ہے ۔ '' اِقت کُن وَ آ اَن کہ یہا کہ ہُم وَ رُھُ بَائَم ہُم اَرُ بَابًا مِن دُونِ اللّهِ ﴿ ''سورة التوبة ﴾ دور رالی : اس دور کی ابتداء ۴۹، عسل ۱ میسائیت کو اسلام کا مقابلہ کرنا پڑا، بیزمانہ (تاریک دور) کہا جاتا ہے ، اس دور یس عیسائیت کو اسلام کا مقابلہ کرنا پڑا، بیزمانہ عیسائیت کی تاریخ میں علی ، سیاس اور دیس اس دور کی دوا ہم خصوصیات ہیں : (۱) اس زمانہ میں عیسائیت کو ذوال ہوا؛ البتہ اس دور کی دوا ہم خصوصیات ہیں : (۱) پورپ میں اس زمانہ میں عیسائیت کی تاریخ میں اس کی عظیم سلطنتیں مسلمانوں کے ذیر گئیں آگئیں اس کی موامشرق میں شام اور ایران کی عظیم سلطنتیں مسلمانوں کے ذیر گئیں آگئیں اس کی وجہ سے مشرقی علاقوں میں عیسائیت کا اقتداردم تو ٹرنے لگا۔

اللا اورعيمائيت، تقارف ونقال المه و ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ وور خامس: ٨٠٠ ء سے لے کر اے ١٥ ء تک کے زمانے کوعیسائی تاریخ میں قرون وسطی کا زمانہ کہا جاتا ہے، اس زمانے میں عیسائی پوپ اور حکومت وفت کے درمیان ا فتدار کی مشکش شروع ہوگئی،جس میں عبد شار لیمان سے گر گوری ہفتم ۱۰۷ء تک بوب کوغلبہ حاصل رہا، اور عبد گرگوری ہفتم سے بوئی فینس ۱۲۹۴ء تک مغرب ومشرق کے کلیسامیں زبر دست اختلاف ہوا، جس کی وجہ سے مشرقی کلیسانے مغربی كليسا سے الك اينا نام " آ رتھوڈوكس چرج" كها اور انھول نے اينا صدر مقام قسطنطنيه منتخب كميا، اورسر براه كا نام " بطريق" ركها، جب كه مغربي كليسا كا نام دو کیتھولک چرچ" تھا، اور اس کا صدر مقام روم (اٹلی) اور اس کے سر براہ کا نام وديوب "بوتاتها، اسى زمانه مين عيسائيول في فريبى نقطة نظر سے مشرق وسطى ميں • سلمانوں کے خلاف سات بڑی جنگیں لڑیں، جن میں مسلمانوں کو ہی فتح حاصل ، وئی ، اس زمانہ میں صلیبی جنگوں کی وجہ سے "دیوپ" کو اعلی اختیارات حاصل بو گئے، تو انھوں نے اس کا غلط فائدہ اٹھا کر''مغفرت ناموں'' کی تجارت کو عام كرديا اور اييخ مخالفين كوانتهائي سخت سزائيس دين؛ چنانچه اس زمانے ميں بعض مصلحین کھڑے ہوئے جھول نے اصلاحات کے لئے کوشٹیں کیں۔ دورسادس: بددور وعبداصلاح "كهلاتاب، ١٨٥ ء الصلاح كي تحريكول كا آغاز ہوا، مارٹن لوتھرنے جرمن اصلاحی تحریکوں کا آغاز کر کے مغفرت ناموں اور یا یا ول کی اخلاقی بے اعتدالیوں اور ان کے مذہبی مظالم کے خلاف آواز بلند کر کے آہتہ آہتہ كاميابي حاصلى، التحريك كمان والول كو" يروشننث" كهاجا تاب\_ وورسائع: اس دوركود عقليت يرسى كا دوركها جاتا ہے، اس دور ميس بورا بورب سیای علمی بیداری کی منزل پر مین کی چکاتھا، "مارٹن لوتھر" وغیرہ جھوں نے اصلاح کا بيرُ الصَّايا تقاءان لوكوں نے بائل كي تفسير وتشريح ميں مملے لوگوں سے اختلاف كيا تھا،مگر

خود بائبل پرنکتہ چین نہیں کرتے تھے؛ مگر جوں جوں یتحریک آگے بڑھتی گئی،اس کے زاویے بدلتے گئے، اورلوگوں کوعیسائیت کے بنیادی عقائد اور اس کی مذہبی کتب اور عبادات کے طریقوں میں شک وشبہ پیدا ہونے لگا اور اس میں اس حد تک آگے بڑھ گئے کہ جو باتنی ہماری عقل میں ہیں آئیں گی ادرسائنس کے اصولوں پرنہیں اتریں گی، ہم ان کونبیں مانیں گے،اس تشم کے لوگوں کو 'عقلیت پرست' کہا جاتا ہے۔ دور قامن: تحریک عقلیت ببندی کارد ۲ردوطریقوں سے سامنے آیا: (۱) کچھ لوگوں نے عقلیت کے زیرا ٹر مذہب میں تبدیلیوں کواصولی طور پرتسلیم کرلیا اور پھر بائبل کے نظریات کوجدید بنانے کی کوشش کی اس تحریک کوتحریک تجدد کہاجا تا ہے۔ (۲)عقل پیندی کا دوسرار عمل مذہبی طبقے کی جانب سے سامنے آیا، چھوں نے اس تحریک کے جواب میں خالص رومن کیتھولک مذہب کی بحالی اور اس کے احیاء کی تحریک شروع کی، اس تحریک نے پچھ لوگوں کو دوبارہ مذہب کی طرف لوٹا یا ؛ مگر مجموعی طور پر میتحریک کوئی خاص تا نز قائم نہیں کرسکتی ،اٹھار ہویں ،انیسویں ،بیسویں صدی میں "كيتھولك" اور" يروسٹنٹ" دونوں فرقوں نے بورپ كى استعارى طاقتوں كے ساتھ فل كردنيا ميں عيسائيت كى ترون كا واشاعت ميں براسر گرم حصه لياء في الوقت عیسائیوں نے اپنے وسائل سے فائدہ اٹھا کرتر تی پذیرمشنری دنیا کواپنی سرگرمیوں کا مركز بنا يا ہے،ان ميں مشنري اسكولوں اور مشنري اداروں كا جال بھيلا ركھا ہے،جن كوان کے مرکزوں سے مالی امدادسمیت ہرفتم کے فوائد حاصل ہورہے ہیں، ای طرح علی تكنيكى تربيت كي بهانے ان ممالك ميں عيسائيت كى ترون واشاعت جارى ہے۔ (تلخیص:محاضره برموضوع عیسائیت جس:۱۱ تا ۱۷ یعیسائیت کیاہے؟) بيظاعيهائي مذبب كاايك اجمالي تعارف بليكن ورحقيقت مذبب كالشيخ تعارف اس وفت تك نهيس بوسكتا جب تك كهاس كتمام بنيادى عقائد كواجيمي طرح نسجه ليا

(اسلا) اورعيسائيت، تعارف وتقالمي) ﴾ "هُ ﴿ ﴾ الهد- ١٠٠٠ هُ ﴿ ﴾ الهد- الله المراعيسائيت، تعارف وتقالمي جائے ؛اس کئے ابہم ایک ایک کرے ان کے عقائد کی تشریح پیش کرتے ہیں۔ عيسائي مذبب مين خدا كاتصور

جہاں تک خداکے وجود کا تعلق ہے،عیسائی مذہب اس معاملے میں دوسرے مذابب سے مختلف نہیں ہے، مارس ریلٹن لکھتا ہے: ''عیسا ئیت کا خدا کے بارے میں پرتصور ہے کہ وہ ایک زندۂ جاوید دجود ہے ، جؤتمام امکانی صفات کمال کے ساتھ متصف ہے،اسے محسوس تو کیا جاسکتا ہے ؛لیکن پوری طرح سمجھانہیں جاسکتا اس لئے اس کی حقیقت کا تجزید ہمارے ذہن کی قوت سے ماوراء ہے وہ فی نفسہ کیا ہے؟ ہمیں معلوم نہیں ،صرف اتنی با نیں ہمیں معلوم ہوسکتی ہیں جوخود اس نے بنی نوع انسان کو وی کے ذریعے بتلائیں ہیں '۔ (انسائیکلوپیڈیا آف بلیجن اینڈ استھکس: ۵۸۱/۳)

عقبيرة شليث

عبيها ئيول كامشهور فلسفه ہے'' تين ايك ميں، ايك تين ميں'' جسے وہ خود بھی آج تک حل نہیں کر سکے؛ تاہم بیان کے عقائد کا آئینہ دار ہے کہ وہ خدا کو تین اقانیم ے مرکب قرار دیتے ہیں، باپ، بیٹا اور روح القدی، اور ان تنین ا قانیم کی تعیین میں ان حضرات میں شدید اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ: خدا ، باپ ، بیٹے اور روح القدس کے مجموعے کا نام ہے، بعض کہتے ہیں کہ: باپ، بیٹا اور کنواری مریم وہ تین اقنوم ہیں کہ جن کا مجموعہ خدا ہے ، ایک گروہ کہتا ہے کہ میتین خدا ہی نہیں ہیں ہلکہ ان کا مجموعہ خدا ہے،الغرض اس قتم کے شدید اختلافات ہیں جس کی وجہ ہے ہیہ عقیدہ تثلیث انتہائی پیجیدہ چیز بن گیا ہے؛ جبکہ اسلام توحید خالص کاعلمبر دار اور داعی ہے، کفروشرک اور تثلیث کا ماحی ہے۔

عیسائیت کے پاس ایک کوئین یا تین کوایک قرار دینے کی کیا وجہ جواز ہے،اس کوجانے سے پہلے میں بھے لینا ضروری ہے کہ عیسائی مذہب میں، باپ، بیٹا اور روح (اسلام) درعيسائيت، تعارف وتقامل على الحجي المجيد - الله المحيد المين المحيد المعام الرحيد المحيد القدس سے كيام الد ہے؟ \_

باپ: عیمائیوں کے نزدیک باپ سے مراد خدا کی تنہا ذات ہے جس میں اس کی صفت کلام اور صفتِ حیات ہے جس میں اس کی صفت کلام اور صفتِ حیات سے نظر قطع کرلی گئی ہو، بیذات بیٹے کے وجود کے لئے اصل کا درجہ رکھتی ہے۔

عیمائیوں کی تفری کے مطابق ایک خدائی اصطلاح ہے جس کا مطلب صرف اتناہے کہ باپ ''اصل'' ہے، مثلاً جس طرح ذات صفت کے لئے'' اصل' ہوتی ہے اس طرح باپ بیٹے کے لئے'' اصل' ہے، ورنہ جب سے باپ ہے اس وقت سے بیٹا ہے، ان میں سے کسی کوکسی پرکوئی تقدم حاصل نہیں ہے۔

بین : بینے سے مرادعیسائیوں کے نزد یک خدا کی صفت کلام ہے؛ لیکن بیان انوں کی صفت کلام ہے؛ لیکن بیان انوں کی صفت کلام کی طرح نہیں بلکہ دونوں میں فرق ہے، 'ا یکونیاں' کھتا ہے۔

"انسانی فطرت میں صفت کلام کوئی جو ہری وجود نہیں رکھتی اس لیے اس کو انسان کا بیٹا یا مولود نہیں کہد سکتے ؛ لیکن خدا کی صفت کلام ایک جو ہر ہے جو خدا کی ماہیت میں اینا ایک وجود رکھتی ہے اس لئے اس کو حقیقتاً ندمجاز اً بیٹا کہا جا تا ہے اور اس کی اصل کا نام باپ ہے '۔

عیمائی عقیدہ کے مطابق خدا کوجس قدر معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ اس صفت کلام کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں، بیصفت کلام کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں، بیصفت کلام کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں، بیصفت کلام کی خصیت میں حلول کر گئی تھی جس کی وجہ سے اور خدا کی بہی صفت عیمی علیہ السلام کی شخصیت میں حلول کر گئی تھی جس کی وجہ سے ایسوع سے کو خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ (انبائیکو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ آسمکس:۵/۵۸۵ کوالہ

عیمائیت کیاہے؟)

روح القدس

روح القدس سے مراد باپ ادر بینے کی صفت حیات اور صفت محبت ہے لینی

(اسلام اور میسائیت، تعارف و تقابل کی این مفت کلام (بیٹے) ہے۔ اس اور میسائیت، تعارف و تقابل کی این مفت کلام (بیٹے) سے محبت کرتی ہے اور بیٹا باپ سے محبت کرتا ہے، یہ صفت کلام کی طرح جو ہری وجودر کھی اور بیٹا باپ سے محبت کرتا ہے، یہ صفت کلام کی طرح جو ہری وجودر کھی ہے اور باپ بیٹے کی طرح قدیم اور جاودانی ہے، اس وجہ سے اس کو ایک مستقل اقنوم کی حیثیت حاصل ہے۔ (عیسائیت کیا ہے؟ ص:۱۱)

عیسائیوں کاعقیدہ ہے کہ صرت عیسیٰ علیالسلام کو بہت ہے۔ "دیا جارہاتھا تو یہی صفت ایک کبوتر کے جسم میں حلول کر کے صفرت سے علیالسلام پر نازل ہو گی تھی۔ (متی: ۱۳/۱)

گویا اس عقیدہ " تو حید فی التثلیث "کا خلاصہ یہ ٹکلا کہ خدا تین اقا نیم یا تین شخصیتوں پر مشمل ہے، خدا کی دات جے " باپ "کہا جا تا ہے، خدا کی صفت کلام جے" بیٹ "کہا جا تا ہے، خدا کی صفت کلام جے" بیٹ "کہا جا تا ہے اور فہدا کی صفت حیات و محبت جے" روح القدس "کہا جا تا ہے، ان تغیوں میں سے ہرایک خدا ہے؛ لیکن میہ تغیوں مل کر تین خدا نہیں ہیں بلکہ ایک خدا ہیں۔ (عیسائیت کیا ہے؟ کا)

تين اورايك كااتحاد

یہاں یہ سوال بیدا ہوتا ہے کہ پاپ، بیٹا اور روح القدس میں سے ہرایک کو خدا مان لیا گیا تو خدا ایک کہاں رہا؟ وہ تو لاز ما تین ہوگئے؟ یہی وہ سوال ہے جوعیسائیت کی ابتداء سے لے کراب تک ایک چیتا بنا ہوا ہے، عیسائیوں کے بڑے بڑے مفکرین نے شخ سے انداز سے اس مسئلے کوحل کرنے کی کوشش کی ، اور اسی بنیاد پر بے شار فرقے نمودار ہوئے؛ لیکن ان تمام تر اختلافات کے باوجود آج تک کوئی تشفی بخش جواب عیسائیت کی طرف سے نہیں دیا گیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں عیسائیت کیا ہے)



# حضرت عيسى عليه السلام مي متعلق عيسائيول كے عقائد

#### عيما ئيول كالبيلاعقيده

عقیدہ خلول اس مرادیہ ہے کہ خدائی صفات کی حامل ذات ایک وقت مقررہ کے لئے خدائی صفات کو چھوڑ کرانسانیت کے روب میں زمین پرآئی، خدائی حیثیت سے وہ ذات خالق تھی، اور انسانی حیثیت سے مخلوق، یہ عقیدہ اسلام کی نگاہ فطرت میں تو کہاں اپنا مقام بناتا؟ عقل سلیم بھی اسے جے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں؛ لیکن عیسائیت اس پردل وجان سے فریفتہ ہے۔

#### عيسائيول كادوسراعقبيره

عقیدہ مصلوبیت: حضرت سے علیہ السلام کے بارے میں عیسائی مذہب کا عقیدہ ہیے کہ انھیں یہود یوں نے سولی پر چڑھا دیا تھا، اور اس سے ان کی وفات ہوگئ تھی، اس عقید ہے کے سلسلے میں ہی بات یا در کھنی چاہئے کہ عیسائیوں کے اکثر فرقوں کے نزد یک جیائی اقنوم ابن کونہیں دی گئ، جوان کے نزد یک خدا ہے بلکہ اس اقنوم ابن کونہیں دی گئ، جوان کے نزد یک خدا ہے بلکہ اس اقنوم ابن کے خدرت سے علیہ السلام کودی گئ، جوابی انسانی حضرت میں علیہ السلام کودی گئ، جوابی انسانی حیثیت میں خدانہیں ہیں؛ بلکہ ایک مخلوق ہیں۔

#### عيسائيول كالتيسراعقبيره

عقیدہ حیات ثانیہ: حضرت میں علیہ السلام کے بارے میں عیمائی مذہب کا دوسراعقبدہ بیے کہ وہ سولی پروفات بانے اور دفن ہونے کے بعد تیسرے دن پھرزندہ ہوگئے تھے، اور حواریوں کو بچھ ہدایات دینے کے بعد آسان پر تشسریف لے گئے۔

(سلام اور عيمائيت، تعارف وتقابل على الحربي في المراب المرابية في المجاسوة و المرابية المرابية المرابية المرابية عيما تيون كالجو تقاعقبيده

عقبی کفارہ: عیسائیوں کے بہاں بن نوع انسان کا طریق نجات، اب وہ نہیں جو بہلے رہا، اورجس کی پیچھلے انبیاء دعوت دینے رہے، ان کے بہال حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے مسئلہ نجات ایک دوسری صورت میں ابھرا کہ مدارِنجات، شریعت کی پیروی میں نہیں ہے، بلکہ سے علیہ السلام کے خوان میں ہے جوسولی پاکر شریعت کی پیروی میں نہیں ہے، بلکہ سے علیہ السلام کے خوان میں ہے جوسولی پاکر گناہ گا کا روں کے گناہ کا کفارہ ہوا، اور گناہ کی مزدوری موت کی صورت میں موسول ہوگئی۔ (اثاب الاستفسار: ۱۰۸)

عيمائى ندبب شرعبا دائ اوردميس

اصول عماوت: عیسائی ند جب میں عبادت کرنے کے بنیادی طور پر جاراصول ہیں: و عبادت در حقیقت اس قربانی کاشکرانہ ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام نے سولی
پرچڑھ کر بندوں کی طرف سے دی تھی۔

الله سي عادت روح القدى الكركال سي المحكال سي المحكال من المحكال المحكا

عبادت ایک اجماعی فعل ہے جوصرف کلیسائی انجام دے سکتا ہے اگرکوئی شخص انفرادی طور پرعبادت کرنا چاہے تو وہ ای وفت معتبر ہوگی جب کہ وہ کلیسا کارکن ہوگا۔ شخص عبادت کرنا یہ کلیسا کا بنیادی کام ہے اور اسی کے ذریعہ وہ''مسیح کے بدن' کی حیثیت سے دنیا کے سما منے پیش ہوتا ہے۔

عبادت كا يهلاطريت

حمد خواتی ، عیمائیوں کے یہاں عبادت کے حقاف طریقوں میں سے ایک طریقہ '' حمد خواتی '' کا ہے ، جس کو پادری حضرات سمجھانے کے لئے عیمائیوں کی نماز بھی کہ وسے ہیں۔ دیتے ہیں۔ اس کا طریقہ میہ ہوتا ہے کہ ہرروز شنج وشام لوگ کلیسا میں جمع ہوتے ہیں۔ اوران میں سے ایک شخص باکل کا کوئی حصہ پڑھتا ہے، میہ حصہ عام طور سے زبور کا کوئی (اسلام اورعیدائیت، تعارف و تقابل کی ای ای ای ایک ایک ایک ایک ایک ایک اسلام اورعیدائیت، تعارف و تقابل کی ایک اور کے اختیام پر کننے کے اختیام پر کھڑے ہے اختیام پر کھٹنے جھکا کر دعا کی جاتی ہے، اور اس دعامیں گناموں کے اعتراف کے طور پر آنسو بہانا مجمی ایک بہند یدہ فعل ہے، پیطریقہ تنیسری صدی عیسوی ہے مسلسل جلاآ رہا ہے۔ عیادت کا دومراطریقہ:

بہتسمہ: عیسائیت میں داخل ہونے والے ہر شخص کے لئے اس رسم کا ادا کیا جانا ضروری ہے بہتسمہ کا مخصوص طریقہ ہے کہ عیسائیت میں داخل ہونے والے شخص کو ایک کمرے میں لیجا کراس طرح لٹایا جاتا ہے کہ اس کا منص مغرب کی طرف ہوتا ہے، پھر وہ مغرب کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے ''اے شیطان! میں تجھ سے اور تیرے عمل سے دستبر دار ہوتا ہوں، پھر وہ اپنی زبان سے عیسائی عقائد کا اثر ارکرتا ہے، پھراس کو ایک کمرے میں لے جاکراس کے کیڑے اتارکر دم کیا ہوا تیل اس کے جسم پر ملا جاتا ہے، پھراس کو ایک کورے میں لے جاکراس کے کیڑے اتارکر دم کیا ہوا تیل اس کے جسم پر ملا جاتا ہے، پھراس کو ایک حوض میں ڈالا جاتا ہے اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا وہ باب میٹے اور روح القدس پر عیسائی تفصیلات کے مطابق ایمان رکھتا ہے بیانی جواب بات کی اثبات کی دیل ہوتی ہے کہ شخص اب گنا ہوں سے اس طرح پاک وصاف ہوگیا ہے جیسے یہ دلیل ہوتی ہے کہ شخص اب گنا ہوں سے اس طرح پاک وصاف ہوگیا ہے جیسے یہ سفید کیڑا، پھراس کو جلوس کی صورت میں کلیسا لیجا یا جاتا ہے۔

عبادت كاتنسراطريقه:

عشائے رہائی: بہ عیسائیوں کی ایک اہم رسم ہے، جوعیسائی مذہب اختیار کرنے کے بعد حضرت میں علیہ السلام کی قربائی کی یادگار کے طور پرمنائی جاتی ہے کہ حضرت علیہ السلام نے گرفتاری سے ایک دن پہلے حوار بول کے ساتھ کھانا کھایا تھا تو اسی یاد میں اس کو منایا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہراتوار کو کلیسا میں ایک اجتماع ہوتا ہے، شروع میں کچھ دعا تیں اور نغے پڑھے جاتے ہیں، اس کے بعد

عيمائيول كيتبوار

اتوارکاون: بونانی مشرکوں کے بہال بیدان سوری کی بوجا کے لئے مقرر تھا، ای طرن بندو بھی اتوار کوسورج کی بوجا کرتے تھے، ان کی دیکھا دیمی عیسائیوں نے بھی اس کو مقدس جھی اشروع کر دیا، اور اب بیان کے بہال مقدس دن اور تہوار کا موقع ہوتا ہے۔

کر ممس: عیسائی تہواروں میں بیدان ایسائی سمجھا جا تا ہے جیسے مسلمانوں میں عید کا دن، کیونکہ بینیسائیوں کا سالانہ تہوار ہے، جو ۲۵ / دسمبر کو حضرت موسی علیہ السلام کی مالا دت ہوئی تھی، اس خوشی میں کیک کائے جاتے ہیں، اور محتفرت عیسی علیہ السلام کی ولا دت ہوئی تھی، اس خوشی میں کیک کائے جاتے ہیں، اور محتفی طریقوں سے خوشی کا ظہار کیا جاتا ہے۔

عيسائيون كى مقدس كمانين

عیسائیوں کی مقدس کتابیں جوالہامی خیال کی جاتی ہیں، آج انہیں عہد نامہ جدید کہا جاتا ہے جو کہ در حقیقت بائبل کا دوسرا حصہ ہے، اس میں ستائیس ۲۷ ستا ہیں شامل ہیں، جن میں سے بچھ رہیں:

(۲) انجیل مرقس۔

(۱) انجيل متي۔

(۴) انجیل یوحنابه

(۳) انجیل لوقا۔

عیمائی مذہب میں مذکورہ چاروں اناجیل انہائی اہمیت کی حامل ہے اور انہی پر
عیمائی مذہب میں تقدی کی چادر پڑی ہوئی ہے؛ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خداکی وہ
مقدی آسانی کتاب جے انجیل کہا جاتا ہے ان میں سے کوئی بھی نہیں اور خود عیمائی
مصنفین کو اس بات کا اعتراف ہے کہ اناجیل کی حیثیت صرف اور صرف حضرت
عیمی علیہ السلام کی سوائح عمری ہونے کی ہے، یہ خداکی نازل کردہ کتاب ہرگز
نہیں ہے۔

(مزیرتفصیل آئندہ سطور میں ملاحظ فرمائیں) عیسائیوں کے مختلف فرقے

آسانی مذاہب میں عیسائیت کو جو اہمیت حاصل ہے اس میں کسی کو کلام نہیں اس کے ساتھ ساتھ میہ بات بھی قابل شلیم ہے کہ فرقوں کے اعتبار سے جتنی کثرت کا حاصل ہے مدہ ہوں کے ساتھ میں اور نہیں، مثلاً نسطور ریے، لیقو بیدادر ملکانیدوغیرہ، جس کی سب حالی مدہ ہے کہ فرقوبیدادر ملکانیدوغیرہ، جس کی سب انہ وجہ حضرت عیسی علیدالسلام کی حیثیت کے بارے میں اختلاف ہے۔

چنانچه کوئی آئیس خدا کہتا ہے، تو کوئی خدا کا بیٹا قرار دینے پر مصر نظر آتا ہے، کسی کی تان بہاں آکر ٹوٹن ہے کہ خدا کی روح ان میں حلول کرگئی تھی، اور کسی نے عقیدہ مصلوبیت کوا ہے ایمان کا جزبنایا، تاہم ان میں دوقر قول کوسب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی اور عیسائیوں کی اکثریت آئیس کے ساتھ دواسطہ ہے۔

(۱) پروٹسٹنٹ فرقد۔ (۲) کیتھولک فرقد۔

يروششن اور كيتحولك فرقول كاتعارف

بید دونوں عیسائیت کے اہم فرقے ہیں بلکہ آج دنیا میں عیسائیت کے یہی دونوں فرقے ہیں اوران دونوں کے درمیان مذہبی مسائل میں سخت اختلافات ہیں؟

(اسلام) اور عیمائیت، تعارف و تقاتل کے جُربی جیسے جُربی کی جسسے جُربی کی احتلاف اس بات کو لے کر ہیں اگر چیہ عقیدہ کا کوئی اختلاف نہیں؛ بلکہ ان کے باہمی اختلاف اس بات کو لے کر ہیں کہ کلیسا کو کتنا اختیار حاصل ہے اور اس کے علاوہ بعض دیگر رسموں میں اختلاف بایا جا تا ہے، ہندوستان میں برطانوی سامراج کیتھولک جرج والوں ہی کا تھا۔

میروشسٹند فرقہ کا وجود

صلیبی جنگوں کے بعد ایبادت شروع ہوا کہ عیسائیوں کا اسلام کی طرف میلان موا ، اور اسلامی تعلیمات کی روشیٰ میں ان کو معلوم ہوا کہ انسان خدا تعالی تک بوپ اور راہب کے بغیر بھی پہونج سکتا ہے ، اس زمانہ میں کلیسا کے اس حق کے خلاف بھی آ واز بلند ہوئی جس میں کلیسا کو دو مروں کی مغفرت کرنے کا مکمل اختیار حاصل تھا؛ بلکہ کلیسا کے تمام غلط اقد امات کے خلاف آ وازیں بلند ہونے لگیس ، ان میں سب سے زیادہ مؤثر آ واز ' مارٹن لوتھ'' کی تھی ، جس نے سب سے پہلے مغفرت ناموں کی تجارت ختم کر کے عیسائیت میں پھیلی بدعات ورسومات کو مٹایا۔ البتہ پہنسمہ اور عشاء ربانی کو باقی کر کے عیسائیت میں پھیلی بدعات ورسومات کو مٹایا۔ البتہ پہنسمہ اور عشاء ربانی کو باقی کہا ہوئی نے لوگ لیمیک کہتے رہے ، جن کہا ہانے لگا۔

لوگوں نے لوتھر کی دعوت کو اور اس کے نظر ریہ وقیول کیاان کو ' پروٹسٹنٹ ' کہا جانے لگا۔

فرقتہ میروٹسٹنٹ کی اصلاحات

کلیسا کے سربراہ کوکوئی تقذیس حاصل نہیں ہے؛ بلکہ کتاب مقدس ہی ہمارے اعتقاد کے لئے کافی ہے۔

الله كليساكى قيادت وسيادت محض ومظ وارشادتك محدود ب\_

کتاب مقدس کی تفسیر کا ہر شخص کوئن حاصل ہے، ایسانہیں کہ اس کی تفسیر کاحق صرف کلیسا کوئی حاصل ہو۔

شعفرت كاكام الله تعالى كائب نه كه كليساكا۔

@ عشاءر بانی مینے کے کفارہ کی یادگار ہے ادر ان کی فدا کاری کی نشانی ہے، ایسا

(اسلام اورعیسائیت، تعارف و نقابل ﷺ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ وَمِنَ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ اللَّهِ الْحَالَ اللَّهِ الْح نبیس ہے کہ ' عشاءر بانی'' میں پی جائے والی شراب سے کا خون اور کھائی جانے والی روٹی ان کا گوشت بن جاتی ہو۔

﴿ رہانیت کوئی چیز نہیں ہے اور''پوپ' بننے کے لئے رہانیت کوئی لازمی چیز نہیں ہے۔

کلیسا میں تصویریں اٹکا نا اور ان کی عبادت کرنا سب غلط ہے۔

﴿ نَمَازُ مِنَ الْبِي زَبَانَ كَهِ جَو بِرُ صِنَّ واللَّهِ كَتَبِهُ مِنْ نَدَا مِنَ السَّعَالَ كَرَنَا فَلَطَ مِ مِنْ اللَّهِ اللَّهُ اللَّ

## دوسراباب: تعارف اسلام

نمهبامسلام

ندہب اسلام آبک عالمگیراور نہایت ہی جائع فدہب ہے، فدہب اسلام کے متن مطابق ہیں، یہی وجہ ہے کہ اغیار بھی اس کی جامعیت کوشلیم کرنے پرمجبور ہیں، فدہب اسلام سے متعلق کھی کھی اس کی جامعیت کوشلیم کرنے پرمجبور ہیں، فدہب اسلام سے متعلق کھی کھی اسورج کو چراغ وکھانے کے مانند ہے؛ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تمام مذاہب میں عام طور پرسب سے بہلانام ' فدہب اسلام' ہی کا آتا ہے، اس لئے ذیل میں اختصار کے ساتھ اس کے مختلف پہلاؤوں پروشنی ڈالی جاتی ہے۔

ملام کامفہوم کیاہے؟

اسلام لغت میں اطاعت اور فرمال برداری کا نام ہے، بالفاظ دیگرا ہے آ پ کو کی کے حوالہ اور پر دکردیے کا نام اسلام ہے، اور اصطلاح شریعت میں نبی برحق کے حکم کے مطابق اللہ کی اطاعت اور فرمال برداری کا نام اسلام ہے، اپنی رائے اور خیال کے مطابق اللہ کی اطاعت اور فرمال برداری کا نام اسلام ہیں، بادشاہ اور حکومت کی اطاعت اور فرمال برداری وہی معتبر ہوتی ہے جواحکام وزارت کے ما تحت ہوا دکام وزارت کو واجب العمل نہ بھے نامی حکومت سے بغادت ہے، اس طرح انبیاء کرام خدا وند ذو الجلال کے فلفاء اور بلا تشبیہ بمنزلہ وزراء کے بیں، ان کی شریعت کے ما تحت جو حق تعالی کی اطاعت ہوگی وہ تو اسلام کہلائے گی در نہ کھر کہلائے گی۔ (عقائد اسلام ہی: ۱۸)

اسلام کاکلہ کیاہے

اسلامی عقا کدکو مختر طریقہ سے ایمان مفصل میں بیان کیا جاتا ہے۔ ایمان مفصل ہے ہے' آمنت باللّٰهِ وَمَلْمِ گُتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْبَوْمِ الْآخِوِ الْآخِوِ وَمَلْمِ گُتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْبَوْمِ الْآخِوِ الْآخِوِ وَمَلْمِ گُتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْبَوْمِ الْآخِوِ ' لَعِنَ کُهُ وَالْفَقَالِ خَلْدُ الْبَوْتِ ' لَعِنَ کُهُ مَاتَ چَرِی اللّٰ چِر ایمان لانا۔ ﴿ اللّٰهِ یَکُ کَا اقرار کرنا لازم ہے۔ ﴿ اللّٰهِ یَرایمان لانا۔ ﴿ اللّٰهِ یَ یَعِی بری ﴿ وَشَنُول پِرایمان لانا۔ ﴿ آسَانی کُتُ اللّٰهِ کَ یَصِحِ مَن یَرایمان لانا۔ ﴿ اللّٰهِ کَ یَصِح مَن یَرایمان لانا۔ ﴿ اللّٰهِ کَ یَصِح مَن یَرایمان لانا۔ ﴿ اللّٰهِ کَ یَصِح مَن یَرایمان لانا۔ ﴿ اللّٰهِ کَ یَعِی بری لائل اللّٰہ اللّٰہِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللللللّٰهُ الللللّٰهُ الللللللللللللللللللللللللللللللللل

مذبب اسلام كالنياز اوراس كى جامعيت

جیسا کہ معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مانے والوں میں جو بری خصلتیں اور غلط عقائد پیرا ہوگئے ہے وہ اگر چر' بائیل'' کی تعلیمات بھی کوئی الی جامع فلاف ہی ہے ؛ لیکن حقیقت ہے ہے کہ' بائیل'' کی تعلیمات بھی کوئی الی جامع تعلیمات نہیں تھیں کہ ان کو ترف آ خرقر اردیا جا سکے اور اس کے بعد کسی دوسری چیز کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو؛ بلکہ اگر ہم دیگر عالمی نظریات کو بھی ساتھ میں ملالیں ،خواہ وہ نظریات اور تعلیمات ،حضرت موسی علیہ السلام کے بعد حضرت واؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیش کردہ نظام جمرانی اور سیاسی زندگی ہے متعلق ہوں ، یااس کے علاوہ اخلاتی اور معاشرتی تعلیمات پر مشمل ہوں ، چاہوہ وہ بر ہمنوں کا فلفہ ہو ، یا گرچہ بدھ اور مہا ہیر جیسے رہنما وال کے پیش کردہ قوائین اور ہدایات ہوں ، یہ تمام چریں اس وقت اگر چہ ذبئی اور قرانی صلاحیتوں کو نقطہ عرون پر تو لے جار ہی تھیں کردہ قوائی میں خوالی میں کہ والی بیتی کہ دان میں مدار قوائین اور مدار فلفہ صرف اور صرف عقل کو قرار لیکن خرالی میتھی کہ ان میں مدار قوائین اور مدار فلفہ صرف اور صرف عقل کو قرار

د با گیا تھا، جونہ تو د ماغوں کومتا تر کرسکتا تھا، اور نہ ہی دلوں کومطمئن کرسکتا تھا بلکہ ایک طالب حق عقلی موشگافیوں کی وجہ سے تلاش حق میں جیران وسرگرداں رہتا تھا،اس چیز کا اثر بنی اسرائیل پربھی ہوا توریت والوں نے اگر توریت کواینے اغراض کے قالب میں ڈھال دیا تھا،تو وہیں انجیل کے ماننے والوں نے بھی تو حید کی تعلیم کو مثلیث کے تاروں میں الجھا دیا تھا، اس وقت دنیائے انسانیت حیرت زوہ تھی، انسان اپنامقصدزندگی فراموش کر چکا تھا، کہیں دھریت تھی ، کہیں عقل پرستی تھی ، کہیں انسانی بینانی انتهائی ذلیل چیزوں کے سامنے جھکی تھی ، الغرض جوطالب حق ہوتاوہ ماہی ہے آپ کی طرح بے تاب پھرتا تفااور اس کو اطمینان کی سیرانی بالکل میسرنہیں ہوتی تھی،ایسے وقت میں جب کہ فطرت انسانی سیجے راہنمائی کے لئے مضطربے تھی اللہ رب العزت نے امام الانبیاء جناب محدرسول الله الله الله الله العرب كانتها مات وے كرجو كے عین قوانین فطرت کے مطابق تھیں انسانی ہدایت کے لئے دنیا میں مبعوث فرمایا۔ رحمة للعالمين جناب رسول الشركاللي كالمد

حافظ ابن کثیر حمة الله علیه فرماتے ہیں کہ اصحاب فیل کے واقعہ کے بچاس دن بعد، ۹ / رہے الاقل بروز پیرکو قبیلہ قریش کی سب سے معزز شاخ بنو ہاشم میں الله رب العزت نے نوع انسانی کے تمام طبقات پر رحم فرماتے ہوئے امام الانبیاء جب العزت نے نوع انسانی کے تمام طبقات پر رحم فرماتے ہوئے امام الانبیاء جناب محمد الرسول الله میں فیال میں ہماری دنیا کودینی اور دنیوی کا میابیوں کے جناب محمد الرسول الله میانیوں کے البدایة النمایة: ۲۲۰/۲۱)

امام الانبياء كي صدانت بردلائل

صدافت کی بہلی دلیل: خود آپ کی زندگی تھی، کہ کیا ایسا مخص جھوٹ بول سکتا ہے کہ جسکی ساری زندگی پا کہازی سپائی ، امانتداری ، نیک دلی اور شریفانج صلتوں کی سین تصویر موادر آپسے خدا کے اوپر کہ جس کے جلال دجروت سے دہ ہروقت ڈرتا بھی رہتا ہو۔

مذبب اسسلام كح تين بنيادى عقائد

ندہب اسلام کی تعلیمات پرروشیٰ ڈالنے سے قبل ہم اسلام کی تین بنیادوں (توحید،رسالت اور آخرت) پرمخضر کلام پیش کریں گے۔

#### عقيدة ذات وصفات بإرى تعالى

(الله تعالى اپنی قدیم ذات وصفات کے ساتھ خود بخو دموجود اور موصوف ہے،
ال کے سواء تمام اشیاء اس کی ایجاد سے موصوف ہوئی ہیں، اور اس کے پیدا کرنے
سے وجود بیں آئی ہیں، خدا کو خداای وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ خود بخو دہے، اور اس کی
ہستی خود اس سے ہے۔

و حق جل شانہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اس لئے کہ شرکت عیب ہے اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے نیز شریک کی ضرورت تب ہوتی ہے جب وہ کافی اور

ی حق تعالی نہ کی کے ساتھ متحد ہوسکتا ہے اور نہ کسی میں حلول ہوسکتا ہے:
حق تعالی کسی چیز کے ساتھ متحد نہیں ہوتا ، اور نہ کوئی چیز اس کے ساتھ متحد ہوتی ہے اور نہ کوئی چیز اس کے ساتھ متحد ہوتی ہے اور نہ کوئی چیز اس میں حلول کرتا ہے ، نصاری کے نزد یک خدا تعالی علیہ السلام میں حلول کر گیا تھا۔

#### و عقائد متعلقه نبوت ورسالت

ش حضرات انبیاء کرام علیم الصلاۃ والسلام حق تعالی شانہ کے پاک اور برگزیدہ بندے ہیں جن کواللہ نے خلق کی ہدایت کے لئے مبعوث فرما یا ہے ؟ تا کہ خلق کوحق تعالی کی طرف بلائیں اور گراہی سے سید ھے راستے پرلائیں اور اللہ تعالی کی طرف سے بندول کواسلام کی طرف دعوت دیں۔

نبوت ورسالت محض موہبت خداوندی اورعطیہ الہی ہے، وہ جسس کو چاہتا ہے فلاحت نبوت سے سرفراز فرماتا ہے، ''و الله یختک بو حکمتِه من پر سورة البقرة ) ''نبوت کوئی اکتسانی شی نہیں جومجاہدہ اور ریاضت سے حاصل ہوجائے ؛ بلکہ نبوت خدا اور بندوں کے درمیان سفارت ہے جب تک بادست اور سفیر نہ بنائے اس وقت تک کوئی شخص محض اپنی قابلیت بادست فیرنہیں بن سکتا۔

ا تمام انبیاء کرام خدا کے پاک اور برگزیدہ بندے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے

(سلام اور بيسائيت ، تعارف وتقابل على المحيات المرسون المحيات المحيات

سوال بہے کہ نی کون ہونا چاہے؟ اس بارے میں بعض قوموں کو بڑے مغالطے گے ہیں، بعضوں نے کہا: خود خداکسی روپ میں آکرلوگوں کو اپنا قانون بتاتا ہے، اس کا مطلب بیہوا کہ بادشاہ اپنی رعیت کے پاس ایناظم نامہ جھیجنا چاہتا ہے اور خود بی پوسٹ مین کی وردی بہن کر اپناظم نامہ گھر گھر یا نٹتا بھرتا ہے۔ (نعو ذباللہ من ذلک)

بعض لوگوں نے سینہ سمجھا کہ ہی اور پینی برکے لئے سب سے ضروری ہے ہے کہ جن انسانوں کی ہدایت کا کام اس کو کرنا ہے وہ ان کے ربخانات، ان بے مزاج اور ان کے احساسات سے واقف ہو، لہذا ان لوگوں نے خیال کیا کہ فرشتہ ہی ہونا چاہئے، بہر حال انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے ضروری ہے کہ جو ہدایت کرنے والا ہو وہ انسان کی ہدایت ان کے ربخانات اور احساسات سے پوری طرح واقف ہو، اور یہ بات انسان ہی کو حاصل ہو سکتی ہے اس لئے اللہ نے بی مرک انسانوں ہی میں سے بھی ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: '' قُلُ لُو گائی فی اللّٰدُوں مَلْمُ اللّٰہ کُنُونُ مُطْمَدِنِیْنُ کُنُونُ لَنَا عَکَیْھِمُ مِن السّماءِ مَلَکًا رَسُولًا ﴿ وَسُورِةُ بِنِي السّرائِيلُ ) ' (دین وشریعت: ۲۷)

#### ا عقيدة آخرت

جن حقیقوں پر ایمان لانا ہمارے لئے ضروری ہے، ان میں سے ایک عقیدہ ا آخرت بھی ہے، قرآن مجید میں اکثر مقامات پر ایمان باللہ کے ساتھ ایمان بالیوم الآخر کاذکر کیا جاتا ہے، مثلاً کہیں ارشاد ہے: '' مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْبَوْمِ الْآخِرِ" (اسلام اور عيمائيت، تعارف وتقامل) الهُ هُ ﴿ فِي الْهِ ﴿ ﴿ اللَّهِ وَالْمِيلُونَ إِلَا اللَّهِ وَالْمِيوَ مِ الْآخِر " - ( و ين ثريعت بن : ١١) المجين فرمايا: "يُوَّ مِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْمِيَةِ مِ الْآخِر " - ( و ين ثريعت بن : ١١) آخرت يرايمان لانے كامطلب

آخرت پرایمان لانے کامطلب بیہ ہے کہ انبیاء کی بتائی ہوئی اس حقیقت کوسلیم کیا جائے کہ اس حقیقت کوسلیم کیا جائے کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد ایک اور زندگی ، ایک اور عالم آنے والا ہے اور وہاں انسان کواس دنیا میں کئے ہوئے اس کے بُرے اور بھلے اعمال کی جز ااور سز اسلے گی۔

تمام اديانِ ماويدا سبات برمنفق بين كمالله تعالى في الإيمان لان كم من كساته يوم آخرت برايمان لاف كابيان فرما يا جاوراس چيز كوقر آن كريم من بار باذكر كيا كيا جي الله تعالى فرمات بين وقات لؤا الكن ين لا يُوم فئ ون بالله ولا بكاليون لا يُوم في الله ولا بكاليون لا يوم الآخور "-

قبر میں مؤمنوں اور کافروں سے منکر اور نکیر کا سوال حق ہے، قبر سے وہ گڑھا مراد خبیں جس میں مردہ کاجسم فن کیاجا تاہے؛ بلکہ عالم برزئ مراد ہے جود نیا اور آخرت کے درمیان میں ایک عالم ہے جو س وجہ دنیا کے مشابہ ہاور من وجہ آخرت کے، اس لئے کہ مرنے کے بعد اپنی ذاتی اعمال تومنقطع ہوگئے مگر زندوں کی دعاؤں اور صدقات وخیرات سے اس کونفع پہنچار ہتا ہے اور پس ماندوں کی دعاؤں سے اس کے گناہ معاف موتے رہتے ہیں تاکہ قیامت کے دن جب قبر سے اسٹھے تو پاک اور پاکیزہ اُسٹے، برزئ ہو سے تربی عالم برزئ اس جبودو چیزوں کے درمیان حائل ہو، اور شریعت میں عالم برزئ اس جبال کو کہتے ہیں جو عالم دنیا اور عالم آخرت کے درمیان حائل ہو، اور شریعت میں عالم برزئ اس جبال کو کہتے ہیں جو عالم دنیا اور عالم آخرت کے درمیان حائل ہے۔ (عقائد اسلام ہی: ۱۳ میل اسلام)

ارکانِ اسلام پانچ ہیں جنہیں آپ اسلام کی ممارت کے بنیا دی اور اہم ستون قرار دے سکتے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں:

ان دونوں کوہم نے قدر ہے تفصیل کے ساتھ ''عقیدہ متعلقہ ذات وصفات باری''اور''عقیدہ کرسالت'' میں بیان کردیا ہے۔ ممساز:

عبادات میں بیسب سے اہم ہے، اس کی ادائیگی کے اوقات سے لے اختام تک ایک ایک چیز کے لئے قواعد دضوابط مقرر ہیں، کیسے کھڑا ہونا ہے؟ کیسے جھکنا ہے؟ زمیں پرسرکس طرح رکھنا ہے؟ وغیرہ یہی وجہ ہے کہ بدنی عبادات میں نماز کوائنہائی جامع عبادت قراردیا جاتا ہے۔

زگوہ: جس شخص کے پاس مال کی ایک مخصوص مقدار پر پورا سال گزرجائے تو وہ اڑھائی فیصد کے حساب سے اپنے تمام مال سے فقراء کو مال دیتا ہے اس کوزکوہ کہتے ہیں؛ تاکہ مختاجوں کی ضرورت پوری ہوسکے اور صاحب مال کے مال میں برکت ہو۔ روزہ: ماور مضان میں طلوع سے صادق سے لے کرغروب آفاب تک اپنی خواہش روزہ ہے، جومختلف مراحل سے گزرنے کے بعداب اس نیج پر پہنچاہے جے ہم مسلمانوں میں دیکھتے ہیں۔

جے: مکہ کرمہ میں موجود بیت اللہ کا طواف، میدانِ عرفات میں وقوف اور منی میں رمی میں رمی میں رمی میں رمی میں وغیرہ مخصوص طریقے سے مخصوص ایام وہبینوں میں انجام دینا ''ججی مذہب اسلام کا ایک اہم رکن ہے جو کہ دولت مند حضرات پرواجب ہے۔

#### اسلامي تعليمات

عبادات: اسلام نے اپنے بیردکارول کاتعلق معبود حقیق سے ہرموقع پرجوزاہے،

(اسلا) اور عیمائیت، تعارف و تقابل کے سی کی کی ہے۔ کی کی ہے۔ کی اور اور ندگی کے کسی المحے کو بھی اس سے خالی نہیں رہنے ویا، چنا نچہ نماز، روزہ، کی اور زکوۃ کے ساتھ ساتھ اسلام کی نظر میں طلب کسب حلال سے لے کرایک مسلمان کا کھانا، پینا بلکہ اپنی طبیعی ضروریات کو پورا کرنا بھی عبادت کے زمرے میں داخل ہو سکتا ہے۔ (تقابل ادیان میں ۲۲۸)

معاطلات: معاملات کا تعلق دراصل جاری زندگی کی ضرورتوں اور خوا ہشوں سے ہے، اللہ نے یہ بڑافضل فرمایا کہ ان چیزوں کے بارے میں احکام دے کر جارے کئے ان کو بھی ثواب اور اپنا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنادیا ،معاملات سے مرادلین دین کےمعاملات ہیں جیسے:فرض،امانت ہخرید وفر وخت نوکری،مز دوری وغیرہ،اس شعبے کی بھی دین میں بڑی اہمیت ہے بلکہ دوسرے شعبوں کے مقابلے میں اس کواس حیثیت سے خاص امتیاز حاصل ہے کہ اس شعبے میں اپنی دنیوی منفعت اور مصلحت دوسرے شعبوں کے مقابلے میں زیادہ رہتی ہے مثلاً کاروبار میں منفعت اس میں نظر آتی ہے، اورنفس کی خواہش بھی عموماً بیہ ہوتی ہے کہ جھوٹ، سیج ، جائز اور ناجائز کالحاظ نه کیا جائے بلکہ جیساموقع ہو،جس طرح بھی زیادہ نفع کی امید ہو کر گزرجائے ؛لیکن الله كادين بيكه تاب كفردارا چاہے سراسر نقصان ہوليكن جھوٹ ہر گزند بولو، اور صرف ای طریقے سے کاروبار کروجس کواللہ نے حلال کیا ہے۔ (دین شریعت من:۱۷۵) معاشرت:معاشرت ہے مرادر ہن مہن کا وہ برتا ؤ ہے، جوان لوگوں کے ساتھ کیا چاتا ہے،جن سے سی قسم کاتعلق اور واسطہ پڑتا ہے خواہ ستفل اور دائمی واسطہ ہو،جیسے: مان، بایداولاد، بھائی، بہن اور دوسرے اقارب اور میال بیوی کا یا گھرکے برابررہے والے پڑوی کا اور خواہ عارضی اور وقتی ہو، جیسا کہ مثلاً سفر کے رفیقوں کا یا مدرسہ یا کارخاند کے ساتھیوں کا ،اس شعبہ کو بھی مذہب اسفام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ معاشرت کا بھی حال معاملات کی طرح ہے؛ کیوں کہاس میں خواہش نفس اور

(اسلام اورعیمائیت، تعارف و تقابل کی ای ایسی استان است به اور تصادم رہتا ہے اس لئے بندے کی بندگی اور اللہ کے تکم کے درمیان اکثر مقابلہ اور تصادم رہتا ہے اس لئے بندے کی بندگی اور فر مال برداری کا سب سے زیادہ سخت امتحان معاملات اور معاشرت میں ہوتا ہے۔ (دین شریعت بس الاعت اور معاشرت میں ہوتا ہے۔ (دین شریعت بس الاعت اور معاشرت میں ہوتا ہے۔

شریعت اسلامی کے ماخذ ومصاور

چہلا ما خذقر آن کریم: اسلام اوردین زندگی میں پیش آنے والے مسائل کے لئے ہرمسئلے کاسب سے بڑا ماخذ ''قرآن کریم' ہے، اور مسلمان اپنی رہنمائی کے لئے ہرمسئلے میں سب سے بہلے اس کی طرف رجوع کرنے میں قلبی راحت محسوس کرتے ہیں اور اس میں آنے والے ہر تھم کو سرآئھوں پر لیتے ہیں۔
قرآن کریم کا انجیل سے مقابلہ:

احوال جس تفصیل سے بیان کرتا ہے، انجیل میں اس کا دسوال حصہ بھی نہیں ہے۔ احوال جس تفصیل سے بیان کرتا ہے، انجیل میں اس کا دسوال حصہ بھی نہیں ہے۔

﴿ قَرْ آن کریم میں اصول وفروع، معاش ومعاد، تہذیب اخلاق اور تدبیر منزل، سیاست ملکیہ و مدنیہ، فقیری اور مالداری کے ساتھ حکمرانی اور جہانبانی کے جو تواعد مذکور ہیں وہ انجیل میں قرآن کریم کے مقابل ایک حصہ بھی نہیں ہیں۔

ال قرآن كريم نزول سے لے كراب تك محفوظ ہے جب كمانجيل محرف ہو چكى ہے۔

﴿ عیمائیوں کے پاس اپنی کتابوں کی کوئی سندنہیں ہے جب کہ مسلمانوں کے باس قرآن کریم تو بہت ور ، کتب احادیث کی بھی سندیں موجود ہیں۔

﴿ الْجِيلِ مِين بَهِت ہے مضامین ایسے ہیں کہ جوتن تعالی شانہ کی تقدیس اور عظمت کے خلاف ہیں جب کہ قر آن کریم ان تمام آلائشوں سے محفوظ ہے۔

(مقدمة تفيير حقاني: ١١١ ـ اسلام اورنصر إنيت: ٣٢ - ١٣)

دوسراما فذا حاديث: قرآن كريم كے بعداحكام كادوسرابراما فذ" مديث" بياس

(اسلام) اورعیہ ائیت، تعارف و تقابل کے اقوال ، افعال اور مشاہدات بیان کیا جاسکتا ہے ، یعنی آپ کا آسان مفہوم پیٹیمراسلام کے اقوال ، افعال اور مشاہدات بیان کیا جاسکتا ہے ، یعنی آپ کا فرمان بھی مسلمانوں کے لئے رہنما ہے ، آپ کا عمل بھی اور آ ب صلی اللہ علیہ و سلم کا کسی موقع پر خوش رہنا بھی ایک قانون ہے ، بالفاظ دیگر یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کے پاس دینی ودنیوی رہنمائی کے لئے ایک علمی قرآن ہے اور دوسرا عملی قرآن ۔

آپ الله الله على الله الله الله عن كتابول مين جمع كى من بين ال مين سب سے زياده مستندكتا بين جي بين جن كے نام حسب ذيل بين:

ا صحیح بخاری۔ ﴿ صحیح مسلم۔ ﴿ جامع تر مذی۔ ﴿ سنن ابی داؤد۔ ﴿ سنن ابن ماجہ۔ اللہ عامہ تر مذی۔ ﴿ سنن ابن ماجہ۔

ان کتابول کے علاوہ بے شاراحادیث کی کتابیں ہیں جو کہ اسلامی تعلیمات کے تمام پہلؤ وں کوجامع ہیں۔ اسلام قبول کرنے کا طریقہ

ادیان باطلہ میں داخل ہونے کے لئے قتف قتم کے بجیب وغریب طریقے اختیار کئے جاتے ہیں، اسلام نے ان تمام کے برعکس انتہائی مخضراور آسان طریقہ بیان کیا ہے، جس کے لئے کسی لمبے چوڑے ہجا ہدات یا عجیب وغریب امورکوا ختیار کرنا کوئی ضروری نہیں بلکہ اسلام قبول کرنے کا خواہش مند شل یا وضو کر کے کسی بھی مسلمان کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ لے ؟ بلکہ اگر شال اور وضو کرنے کا موقع نہ ملے اور خود ہی کلمہ پڑھ کرمسلمان ہو جائے ، تب بھی اسے مسلمان شارکیا جائے گا اور جب وہ لوگوں کے سمامنے اپنے اسلام کو ظاہر کرنے تو لوگ بھی اسے قبول کریں گے ، اس کے برخلاف عیسائی مذہب اختیار کرنے کا طریقہ ہم نے پیچے بیان کیا ہے ، جونہا بت ہی عجیب وغریب ہے۔ اسلام ایک مالم کی مرفد ہو بی کے میں کے برخلاف عیسائی مذہب اختیار کرنے کا طریقہ ہم نے پیچے بیان کیا ہے ، جونہا بت ہی عجیب وغریب ہے۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب

تأريخ عالم سے واتفيت رکھنے والا ايك ادنى طالب علم بھى اس بات سے

پھراسلام نے غیر مسلموں پر اپنا جوائر ڈالا، اسے وہ بھی فراموش نہ کرسکا اور اسلام قبول کرلیا، کم از کم دیگرادیان و فدا ہب کی نسبت اسلام کے لئے اپنے دل میں انتہائی نرم گوشہ رکھا، جس کی وجہ سوائے اس کے پھی ہیں کہ اسلام فطرت انسانی کے انتہائی قریب جا کر اپیل کرتا ہے، اور یہ ضوصیت کسی قومی یانسلی یا علاقائی دین میں انتہائی قریب جا کر اپیل کرتا ہے، اور یہ ضوصیت کسی قومی یانسلی کرنے پر مجبور ہے نہیں ہوسکتی، اس لئے ایک غیر جانب وارمصنف اس بات کوتسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو بچا طور پر زندگی کے ہر شعبہ کو کمل طریقہ سے بیان کرتا ہے اور انسانیت کی ممل رہنمائی کرتا ہے۔



#### (اسلام) اورعيمائيت، تعارف وتقائل ١٨٠١ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿

### تبسراباب:شريعت محربيكاشر يعت عيسوبيه يحقابل

تمام ہی اہلِ اسلام اس بات پرمطمئن ہیں اور بیان کا دعوی بھی ہے کہ دنیا میں موجود کسی بھی ملت اور کسی بھی شریعت کا شریعت بھر بیہ ہے ہم پلہ اور ہم سر ہونا تو در کنار، صدافت اور پختگی لطائف اور پاکیزگی میں شریعت بھی بیر بعت بھی بیر بیر ہے۔ ہشریعت حقہ کی عظمت اور اس کی برتری کے لئے چند دلائل ہدیہ قار تمین ہیں۔ بہرسلی ولیل:

شر یعت محمدی: آپ طافی کا لائی ہوئی شریعت کے تمام اصول وقوا نین فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہیں وہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے مبر بمن ہیں۔

ممر يعتب موسو بيرونليسوبير:

یہودونساری کے پاس نہ اصول ہیں اور نہ ہی اس جامعیت کے ساتھ فروع ہیں اور اپنے اصولوں کے اثبات کے لئے ایک عقلی دلیل بھی ان کے پاس نہیں ہوتی ہے (ایسی دلیل کہ جس کو دلیل کہا جاسکے) اور جہاں تک دلائل نقلیہ کی بات ہے تو ان کا حال توعقلیہ سے بھی خراب ہے، جیسا کہ گذر ااور آئندہ بائبل کے بیان میں آرہا ہے۔ ووسری دلیل: شریعت محمد بیسا بقدتمام انبیاء کی تعلیمات اور ان کی حکمتوں کا لب ووسری دلیل: شریعت محمد بیسا بقدتمام انبیاء کی تعلیمات اور ان کی حکمتوں کا لب ہے، مزید برآں اس میں ایسے محاسن و کمالات اور الی خوبیاں ہیں جو کسی اور نہ میں نہیں ہیں۔

جبکہ شریعت ِموسویہ دعیسو بیکم از کم ان محاس اور خوبیوں سے تو خالی ہی ہیں کہ جن کواسلام نے پیش کیا تھا۔

تيسرى دليل: شريعت محديد كابرحسكم معتدل اورمتوسط ب، افراط وتفريط سے

(اسلام) ورعيمائيت، تعارف وتقائل عجار في في الحجي الحجيد من المحال المحال المحال المحال المحال المحال المحال الم

جب کہ شریعت ِموسویہ میں افراط ، شدت اور حتی ہے اور شریعت ِعیسویہ میں تفریط ، انتہا کی شخفیف وتساہل ہے۔

چون ولیل: شریعت محمد بیا یک عالمگیرشر یعت ہے جو کسی زمانہ یا کسی قوم کے ساتھ خاص نہیں ہے اور اس شریعت کے عالمگیر ہونے کواگر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں لفظ ''کافتہ '' اور لفظ ''جید بی ان کیا ہے تو وہیں دوسری طرف انجیل ہ باب: ۱۳ در ۱۳ میں اور توریت سفر پیدائش باب: ۲۹ میں بھی اسلام کے ہونے اور اس کے بانی (جناب محمد رسول اللہ کا فیار تک کا مدد گار اور بیت سفر پیدائش باب: ۲۹ میں بھی اسلام کے بونے وہ اور اس کے بانی (جناب محمد رسول اللہ کا فیار تک کا مدد گار اور بھے جانے کی پیشین گوئی ہے۔

جب کہ اہل کتاب کے ہاتھ میں آئ تک نہ کوئی قابل وثو ق شریعت ہے اور نہ ہی کوئی قابل اعتماد کتاب، مجبول زمانہ کے مجبول مصنفین کی مجبول کتابیں ان جہلا ومجبولین کے ہاتھوں میں ہیں۔

چھٹی دیل: شریعت جمد سے حقوق اللہ اور حقوق العبد کی سی اور کمل تعلیم پیش کی ہے، شریعت جمد سے اگر حقوق نفس کا ایک طرف کمل خیال کیا ہے تو دوسری نفسانی خواہشات پر بابندی بھی لگائی ہے۔ زندگی کا کوئی پہلویا کوئی شعبہ ایسانہیں کہ جہاں شریعت اسلامیہ انسانوں کی را جنمائی نہ کرتی ہو۔

(اسلام) ورعیمائیت، تعارف و تقابل کی این این اسلام) و رعیمائیت، تعارف و تقابل کی این اسلام اور خصوصیت جب که عیسائیت بی نبیس بلکه و نیا کے دیگرتمام مذاہب اس امتیاز اور خصوصیت سے محروم بی بیل ۔ (اسلام اور نفرانیت: ۴۱ تا ۲۸)

### جوتفاباب

عیسائیت اور اسلام کے تعارف کے بعد عیسائیت کے بنیادی عقائد۔ ''عقیدہ شایت، عقیدہ کفارہ ''قرآن شایٹ، عقیدہ کطول، عقیدہ مصلوبیت، عقیدہ حیات ثانیہ، عقیدہ کفارہ ''قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں اناجیل سے موازنہ اور سیح رخ کی تعیین کرتے ہوئے ان کے عقائد کے بطلان کو ہوئے ، اناجیل کے آپسی تناقضات کو بین کرتے ہوئے ان کے عقائد کے بطلان کو ثابت کیا گیا ہے، اور پھر عیسائیت کا تشریعی ماغذ'' بائبل'' کا تفصیلی تعارف اور اس کے حوالے سے بیش کے جانے والے مغالطوں پر تر دیدی کلام کیا گیا ہے۔ اس میں باب میں چارفسلیں اور اور ایک تمہ ہے۔

پہلیفصل

عبسائيت ميل خدا كاتصور

عیسائیت کاعقیدہ تثلیث خیل اور قرآن کریم کے بیان کی روشن میں

ال تقابل بیں ہمارامقصد جہاں بیرواضح کرمناہے کہ مذہب عیسائیت کی تعلیمات اسلام کے بالمقابل ناقص اور ادھوری ہیں، وہیں بیہ بات بھی ثابت کرنی ہے کہ موجودہ عیسائیت اگرایک طرف اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہیں دوسری طرف انجیل کی تصریحات کے بھی خلاف ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تصریحات کے بھی خلاف ہے؛ کیول کہ بیہ بات مسلم ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی

(اسلا) اور عیدائیت، تعارف و تقابل کے اچھا کے است کا مقصد کسی سنے مذہب کی بنیاد ڈالنائیس تھا بلکہ حضرت موی علیہ السلام کے لائے ہوئے دین کی تجد بداوراس کی تعلیمات پر عمل کی تلقین کرنا تھا، یہی وجہ ہے کہ انھوں نے بنی امرائیل اور حضرت موی علیہ السلام کے تبعین سے الگ کوئی جماعت نہیں بنائی، اور مناس کا کوئی جماعت نہیں بنائی، اور شاس کا کوئی مستقل نام رکھا، آپ بیت المقدس کے ہی بیکل میں عباوت کرنے کے لئے جاتے اور اپنے آپ کو موسوی شریعت کا بابئد سمجھتے تھے، اور دوسر بے لوگوں کو بھی اسی طریعت پر عمل کی تلقین فرماتے تھے، جیسا کہ انجیل متی میں ہے:

''بینه مجھوکہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کومنسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ بورا کرنے آیا ہوں۔ کیوں کہ میں تم سے سے کہتا ہوں کہ جب تک آسان اور زمین النجائے ایک نقطہ یا ایک شوشتورات سے ہرگزند ٹلے گا" (متی بده) **الغرض!** آب نے اسی دین موسوی کی تعلیمات اوراس کے اصول وعقا ئد کوسامنے ر كاكرا پن قوم كو بميشة توحيد ورسالت كى تبليغ كى ، آپ كى تعليمات ميں كہيں بھى آپ ک''الوہیت وابنیت' یا ''عقیدہ تثلیث' کا کوئی سراغ نہیں ملتا اس کے باوجود عیسائیوں نے سیحی تعلیمات سے انحراف کر کے ایک نے مذہب کی بنیا د ڈالی ، اور '' عقیدهٔ تثلیث کواس کا بنیادی جز وقرار دیا ، پھرعقیدهٔ تثلیث میں چوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوخدا اور خدا کا بیٹا مان لیا گیا اس لئے اس کے نتیجے میں ایک دومرا عقیدہ''عقیدہ کفارہ'' وجود میں آیا کہ جب حضرت عیسیٰ خدااور خدا کے بیٹے ہیں تو آخروہ صلیب پرچڑھ کرلعنت کی موت کیوں مرے؟ ای سوال کے حل کے لئے عيها ئيول نے كفارے كاعقبيرة تصنيف كيا۔

ذیل میں خدا تعالی سے متعلق عیسائی عقائد کا انجیل کے بیان سے تقابل دکھلایا گیا ہے جس میں عیسائی عقائد انجیل کے بیان سے بالکل ہے ہوئے ہیں برخلاف اسلامی عقائد کے کہ وہ انجیل کے بیان کے موافق اور مطابق ہیں۔

## عيسائيول كاعقبيره اب

عيمائى اس كواس طرح بيان كرتے بيں كه جس طرح "باپ" خدا ہے بالكل اسى طرح "بيٹا" بھى خدا ہے، اور "روح القدل" بھى بالكل اسى طرح كا خدا ہے۔
اسى طرح "بيٹا" بھى خدا ہے، اور "روح القدل" بھى بالكل اسى طرح كا خدا ہے۔
ایک عيمائى مصنف ڈاكٹر پوسٹ اپنى كتاب " تاريخ الكتاب المقدل" بيں
لكمتا ہے: "طبيعة الله عبارة عن ثلاثة أقانيم متساوية ، الله الأب ، والله الابن ، والله \_ المرابة ، ص: ١٢١)

لیکن عیسائیت کے اس عقیدہ کی انجیل کے بیانات اور توضیحات سے بالکل تائیز بیں ہوتی ہے۔ مسلمانوں کاعقبیرہ

﴿ فداصرف ایک ہے اس کے سواکوئی دوسر اخدانہیں ، انجیل مرقس میں ہے:

"اے اسرائیل: سن! خداد ند ہمارا خداایک ، بی خداہئے ' (مرقس ب: ۱۲ نمبر ۲۸)

"" "تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگرایک بینی خدا' (لوقاب: ۱۸)

"" "تو مجھ سے نیکی کی بات کیوں ہو چھتا ہے نیک توایک ، بی ہے' (متی ب: ۱۹)

"" "ہمیشہ کی زندگی ہے ہے کہ وہ تجھ خدائے واحداور برق کواور بسوع مسے کو جسے تو
فرجے ہے جانیں' (یوحنا: کا بنبر ۳)

(اسلام ادرعیدائیت، تعارف و تقابل کی ای ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی انجیلوں کے ان بیانات غور فر مائیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی صرف وصرف ایک ہی ہو ہوتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، یہی عقیدہ اللہ رب العزت کی ذات سے متعلق مسلمانوں کا ہے، چنانچ قر آن کریم کا بیان ملاحظ فر مائیں۔ قرآن کا بیان علاحظ فر مائیں۔ قرآن کا بیان علاحظ فر مائیں۔

﴿ اَنَّهَا ٓ اِللَّهُ كُمُ اِللَّهُ وَّاحِدٌ ﴿ (سورة الكهف تمهارامعودايك بى معود بـــ اللهُ وَ اللهُ وَ الْحَقُ الْقَيْدُو مُ ﴿ (سورة البقرة ) الله الله كسوا كولَى معود نبيل ، زنده ب سب كوتها من والله بــ

﴿ ذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ اللّٰهُ إِلّٰهُ إِلّٰا هُوَ ﴿ (سورة الانعام) بَى خداتمهارا يروردگار ب، اس كسواكوئي معبودتبيل عبيما يول كاعقبيرة "ابن"

"بیٹا" اپنی جملہ صفات وخصوصیات میں چوں کہ" باپ"کے برابر ہےاس لئے وہ بھی خدا ہے۔" سوسنہ سلیمان" میں ہے:

والإيمان....بربواحديسوعالابن الوحيد المولودمن الأب قبل الدهور من نور مولود غير مخلوق مساو للأب في الجوهر. (الصرانية ص: ١٢٠)

ایک دب پرایمان جویسوع ہے اکلوتا بیٹا ہے جوز ماندسے پہلے فدا کے تورسے بیدا ہوا، فدائے برحق سے پیدا شدہ برحق خدا ہے، کلوق بیس ہے اور وہ جو ہر میں باپ کے برابر ہے۔

جب کہ موجودہ عیسائیوں کے نزدیک''بیٹا''اپنی تمام صفات میں''باپ' کے برابر ہے؛لیکن جب ہم انجیل سے اس عقیدہ کا موازنہ کرتے ہیں تو انجیل کا بیان اس عقیدہ کی تر دید کرتا ہے۔انجیل کا بیان ملاحظہ فر مائیں۔

المجیل کابیان: ﴿ ''بیٹا'' کسی بھی صفت میں''باپ' کے برابر نہیں، نظم وقدرت میں اور نہ وجود میں؛ بلکہ وہ باپ سے الگ ایک بند ہُ عاجز ہیں۔

حضرت سے نے قیامت کی گھڑی کی بارے میں فرمایا:

دولیکن اس دن یااس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا ، ندآ سمان کے فرشتے نہ بیٹا گرباپ' (مرض ،ب: ۱۳ ،تمبر ۳۲)

فا مكرہ: اس بيان سے صاف واضح ہوتا ہے كہ "بيٹا" صفت علم ميں" باپ" كے برابر نہيں ہے۔

﴿ ایک عورت نے بھیر میں بیوع کی پوشاک چھوئی تواٹھوں نے سوال کیا کہ کس نے میری پوشاک چھوئی تواٹھوں نے میری پوشاک جھوئی ؟ اس نے چاروں طرف نگاہ کی تا کہ جس نے میرکام کیا تھا اسے دیکھے۔(مرس،ب:۵)

فا مده: ال بیان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پوشاک کوس نے ہاتھ لگا یا ، اس کا بیٹے کو کھنے ہوا۔ کو کام بیں ہوا۔

© دومرے دن جب بیت عیناہ سے نگلے تو اسے بھوک لگی اور وہ دور سے انجیر کا ایک درخت جس میں ہے تھے دیکھ کر گیا کہ شایداس میں کچھ پائے ؛ مگر جب اس کے پاس پہونچا تو پتول کے سوا کچھ نہ تھا۔ (مرض،ب:۱۱)

فا مكرہ: الجيل مرس كے اس بيان سے بھى معلوم ہواكة "بينے" كواگر بہلے سے علم ہوتا تو انجیر کے درخت کے پاس نہ جاتا ، انجیل مرتس کے ان بیانات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ بیٹا''علم' میں باب کے برابرتبیں ہے۔ بیٹایاب کے بغیرعا جزیے الجل كابيان: ( زبرى كے بيوں كى مال سے بيوع نے كہا توكيا جا ہتى ہے؟ اس نے اس سے کہا: کہ بیمبرے دونوں بیٹے تیری بادشاہی میں تیری داہنی اور بائیں طرف بیٹھیں اس نے اس سے کہا: تم میرا بیالہ تو پیو گے؛ لیکن اپنے داہنے، یا نمیں بھانامیراکامہیں بگرجن کے لئے میرے باپ کی طرف سے تیار کیا گیا ہے ان ہی کے لئے ہے۔ (متی ،ب:۲۰) فاسمه الجيل كاس بيان معلوم مواكة "بين" مين اس بات كى بعى قدرت بين ہے کہ وہ کسی کو آسانی بادشاہت میں شریک کرلے، معلوم ہوا بیٹا "باپ" کی اجازت کے بغیر کسی چیز کوکرنے پر قادر نہیں ہے۔ وہ تھوڑا آ کے جاکرزمین پر گرااور دعا کرنے لگا کہ اگر ہوسکے تو پی گھڑی مجھ پرمل جائے ،اور کہا:اے ابا!اے باب! جھے سے سب کچھ ہوسکتا ہے،اس بیالہ کومیرے یاس ے ہٹالے، جوہیں جا ہتا ہوں وہ ہیں بلکہ جوتو جا ہتا ہے وہ ہو۔ (مرق ،ب: ۱۲) نمبر ۲۷) فائدہ: انجیل کے اس بیان سے بیٹے کاعاجز ومضطر ہونامعلوم ہوتا ہے، نیز ریجی سمجھ میں آتا ہے کہ ' بیٹے'' کی خواہش الگ ہے اور باپ کی خواہش الگ ہے۔ ہا ہا اور بیٹا دونوں کا وجودا لگ ہے

انجیل کا بیان: ﴿ جُولُونَی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرے گا میں بھی اپنے ''باپ'' کے سامنے جوآسان پرہے اس کا اقرار کروں گا۔ (متی ،ب:۱۰ بنبر ۳۲) ﴿ تنہارا آسانی باپ جانتا ہے کہم ان سب چیزوں کے مختاج ہو۔ (متی ،ب:۳۳) (اسلام اور میسائیت، تعارف و قائل کی این است میماری شکایت کرون گا۔ (یوحنا،ب،۵، نبر۵۷)

قا کدہ: ان حوالجات سے معلوم ہوا کہ" باپ" آسمان میں ہے اور" بیٹا" زمین میں ہے۔ ای طرح بیہ بات بھی واضح ہوتی ہے" باپ" آسمان میں ہے اور" بیٹا" زمین میں ہے۔ ای طرح بیہ بات بھی واضح ہوتی ہے" باپ" اور" بیٹا" دونوں کا وجود ایک ہی ہوتا تو شکایت کرنے کا کوئی سوال ہی پیدائیس ہوتا۔ چول کہ" بیٹے" نے" باپ" سے شکایت کرنے کی بات کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ" بیٹا"" باپ" سے الگ ہی ہے۔ شکایت کرنے کی بات کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ" بیٹا"" باپ" سے الگ ہی ہے۔ شکایت کرنے کی بات کی ہے کر مقامیم

المجیل کا بیان: اے باپ آسان وزمین کے مالک میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تونے بیہ باتیں دانا وں اور عقائدوں سے چھپا تیں اور بچوں پرظام کیں۔(لوقا،ب:۱۰،نمبر۲۰) ماتیں دانا وں اور عقائدوں سے چھپا تیں اور بچوں پرظام کیں۔(لوقا،ب:۱۰،نمبر۲۰) قائدو: اگر باپ اور بیٹا ایک بین تو پھر حمد کس کی کی جارہی ہے؟

عيها تيول سيسوال

انجیل بو جنامی ہے کہ جب می نے سردار کا بن کوعلانیہ جواب دیا تو'' بیادوں میں سے ایک شخص نے جو پاس کھڑا تھا بیوع کے طمانچہ مار کر کہا کہ تو سردار کا بن کو ایسا جواب دیتا ہے'' (یوحنا،ب:۱۸ بنبر ۲۲)

غور سیجے اگریج خدا ہوتے تو ان کوطمانچہ کیسے مارا جا تا؟ کہیں خدا کو بھی کوئی طمانچہ مارسکتا ہے؟۔

ان تمام تصریحات سے معلوم ہوا کہ موجودہ عیسائیوں کا بیعقیدہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام خدا ہیں یا خدا کے بیٹے ہیں بالکل غلط ہے یہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے، چنانچے قرآن کریم کی تصریحات ملاحظ فرمائیں۔

قرآن كابيان: حضرت من ندتو خداي ندخداك بين اورنداس كريري، بلكدوه ايك بنده بركزيده اورالله كرسول بين.

﴿ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَزْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ \* قَلْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

(اللا) اوريسائيت، تعارف وقائل الله ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ( ) اللهُ مُلْ اللَّهُ مُ اللَّهُ مُ اللَّهُ مُ اللَّهُ مُ الْأَلِيتِ ﴿ وَالْمَائِدَةِ )

متے بن مریم صرف اللہ کے ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں ، اور ان کی والدہ صدیقہ ہیں۔ دونوں کھاٹا کھایا کرتے تھے ،غور تو کروہم کس طرح دلائل بیان کرتے ہیں۔

﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبُنَا اللَّهُ مَنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنُهُ مَثَلًا لِبَنِي ٓ إِسُرَ آءِيْلَ ۗ فَ اللهُ وَ اللَّهُ مَثَلًا لِبَنِي ٓ إِسُرَ آءِيْلَ ۖ وَ اللهِ عَلَيْهُ وَ جَعَلْنُهُ مَثَلًا لِبَنِي ٓ إِسُرَ آءِيْلُ ۖ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ عَالَمُ اللَّهُ عَالِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللللللّهُ اللللللللّهُ اللللللللللّهُ الللللللللللللللللللللللللّهُ الللللللللللللللللللللل

َ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ اللهِ وَ قَالَتِ النَّطِيَ الْمَسِيَّحُ الْمَسِيَّحُ الْمَسِيَّحُ الْمَسِيَّحُ الْمُو وَ قَالَتِ النَّطْرَى الْمَسِيَّحُ اللهُ فَوَاهِمِ مَعْ اللهُ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ قَبُلُ وَ فَوَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ قَبُلُ وَ فَا اللهِ عَلَى اللهُ وَاللهِ وَ اللهُ وَاللهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ وَاللَّهُ وَلَهُ وَاللَّهُ وَاللّ

یہود نے کہاعز برخدا کا بیٹا ہے اور نصاری نے کہا تی اللّٰہ کا بیٹا ہے، یہ با تیں ایٹ منہ سے کہتے ہیں، ریس کرنے گئے اینے کا فروں کی بات کی ، ہلاک کرے اللّٰہ ابنیں کہاں سے بھرے جاتے ہیں۔
انہیں کہاں سے بھرے جاتے ہیں۔
میں میں میں عظیم مردوں میں اور م

عيها تيون كاعقيدة وروح القدل"

روح القدس بھی اپنی جملہ صفات وخصوصیات میں چوں کہ ' باپ' اور ' بیٹے'' کے برابر ہے اس کئے وہ بھی خدا ہے۔ موسنہ سلیمان میں ہے:

"والإيمان بالروح القدس الرب المنبئق من الأب الذي هو مع الابن

اورخدائے روح القدس پرایمان جوزندہ ہے اور باپ سے ظاہر ہوکر باپ اور
بیٹے کے ساتھ وہ بھی مبحود اور بزرگ ہے ، اس کے زیرا ترا نبیاء بولتے ہیں۔
مسلمانوں کا عقیدہ: روح القدس اپنی کسی بھی صفت میں ' باپ ' کے برابر نہیں
ہیں، وہ خدا ہو ہی نہیں سکتے بل کہ' روح القدس' تو جبر سکل نامی ایک فرشتہ ہے جس
کے فیجہ سے بھکم فداوندی ' بیٹا' بیدا ہوتا تھا۔

قامرہ: اس عقیدے کے تناظر میں انجیلوں کا بیان ملاحظہ فرمائیں، انجیلوں کے بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ 'روح القدس' سے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ بالکل غلط ہے؛ بلکہ بی عقیدہ وہ ی ہے جس کواللہ تعالی نے قرآن کریم میں بیان فرمادیا ہے اور انجیلوں میں بھی بہی بات ذکور ہے۔

الجيل كابيان "روح القدس" خداس الكب

''روح القدل'' اپنی کسی صفت وخصوصیت میں باپ کے برابر نہیں اس لئے وہ بھی خدا نہیں ہوسکتا، نیز روح القدس اور بیٹا بھی آپس میں ایک اور برابر نہیں؛ بلکہ روح القدس جرئیل نامی ایک فرشتہ ہے، جس کے نفخہ سے بیٹا پیدا ہوا۔

(ا) حضرت سے نے ایک موقع پرایئے شاگردوں سے کہا:

"جبتم برے ہوکراپنے بچوں کواچھی چیزیں دیناجانے ہوتو آسانی باپ
اینے مانگنے والوں کوروح القدس کیوں نہ دے گا" (لوقا،ب:۱۱، نمبر ۱۳) صاف
واضح ہے کہ"روح القدس" خدانہیں ورنہ خدا کوئی الیمی چیز نہیں جوکسی کودی جائے۔
واضح ہے کہ"روح تقدس" خدانہیں ورنہ خدا کوئی الیمی چیز نہیں جوکسی کودی جائے کہ وہ ابنی
طرف سے نہ کے گالیکن جو سنے گاوہی کے گا۔ (یوجنا،ب:۲۷)

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ "باپ "اور" روح القدس" دونوں میں قرق ہے؟

(اسلام) اور عیدائیت، تعارف و نقابل کے ایک ایک طرف سے بچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے۔ کیونکہ'' باپ' کے بنا'' روح القدس' این طرف سے بچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے۔ روح القدس جبر سیک نامی فرشتہ ہے جس کے نفخہ سے بچکم خدا و ند بیٹا پیدا ہوا

کے بیوع میں کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی ہوسف کے ساتھ ہوگئ تو ان کے مان مریم کی منگنی ہوسف کے ساتھ ہوئے تا سے حاملہ یائی گئی۔ ( تر ، ب: ابنبر ۱۸)

۔ چھٹے مہینے جریک فرشنہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر ہیں جس کا نام ناصرہ تھا ایک کواری کے پاس بھیجا گیا جس کی منگئی داؤد کے گھرانے کے ایک مردیوسف نام سے ہوئی تھی ، اور اس کنواری کا نام مریم تھا اور فرشنہ نے اس کے پاس اندرآ کر کہا سلام تجھ کوجس پرفضل ہوا، خدا دند تیرے ساتھ ہے۔

ای واقعہ میں آ کے ہے کہ "تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا"

"روح القدل" تجھ پر نازل ہوگا اور غدا کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گئ" (لوقا،ب:۱، نمبر۲۲)ان دونوں نصر بحات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ"روح القدل" ایک فرشتہ ہے جس کے نفخہ سے سے علیہ السلام کی ولادت ہوئی ہے،اس کو آ قرآن کریم بھی بیان کرتا ہے۔

قرآن كابيان: "روح القدل" فدانبيل بلكه فداكم قرب اوراس كاطرف سے بحيج جانے والے فرشتے بيں، اس طرح وہ "بيا" يعنى سے بھی نہيں بلكه وہ سے اس الگ بين جس كے فخہ سے سے بيدا ہوا۔

﴿ وَاذْكُرُ فِي الْكِتْبِ مَرْيَمَ ۗ إِذِ الْتَبَذَتُ مِنَ اَهْلِهَا مَكَانًا فَا وَاذْكُرُ فِي اَهْلِهَا مَكَانًا فَارَعَدُ وَاذْكُرُ فِي الْكِتْبِ مَرْيَمَ ۗ إِذِ الْتَبَذَاتُ فِي الْكِهَا وُوحَنَا فَرُوعَنَا فَرُوعَنَا فَرَوْ فَا اللَّهُ فَا اللَّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ

جب فرشتے نے کہا: اے مریم اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے ایپنے ایک تھم کی جس کا نام تے کہا جیسی مریم کا بیٹا۔

﴿ فَنَفَخُنَا فِيهِ مِنَ رُّوْجِنَا ﴿ رسورة التحريم ) فَنَفَخُنَا فِيهِ مِنَ رُّوْجِنَا ﴿ رسورة التحريم ) فَيَ فَعُرْبُم نِي النِي النِي روح يجونكي \_



اسلام اورعيسائيت، تعارف وتقابل ١١٠٠ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ لَمْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى الللَّهُ الللللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّ عَلَى اللَّهُ عَلَّ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْعِلَّ عَلَّ عَلَى اللَّهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَى الل

## د وسری قصل

عيسا تيت مين حضرت عيسى عليدالسلام كامقام

ال فصل میں حضرت عیسی علیہ السلام سے متعلق عیسائیوں کے عقائد اوران پر تفصیلی ردوقد رہے کے ساتھ ، اناجیل کے آپسی تناقضات کوسامنے رکھ کران کے عقائد کا تخفیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے، نیز قر آن کریم کی واضح تعلیمات کی روشنی میں ان کا بطلان کیا گیا ہے، اور ضرورت پڑنے پران کے سیجے رخ کی تعیین بھی کی گئی ہے۔ بطلان کیا گیا ہے، اور ضرورت پڑنے پران کے سیجے رخ کی تعیین بھی کی گئی ہے۔ حضرت عیسی سے متعلق عیسائی عقائد

عيما سول كايبلاعقيده

عقیدہ حلول: ال سے مراد ہیہ کہ خدائی صفات کی حال ذات ایک دنت مقررہ کے لئے خدائی صفات کو چھوڑ کرانسانیت کے روپ میں زمین پرآئی، خدائی حیثیت سے وہ ذات خالق تھی، اورانسانی حیثیت سے خلوق، یہ عقیدہ اسمام کی نگاہ فطرت میں آو کہاں اپنا مقام بناتا؟ عقل سلیم بھی اسے جے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ؛ لیکن عیسائیت اس پر دل وجان سے فریفتہ ہے۔

عیسائی ذہب کے عقائد کا خلاصہ بیہ ہے کہ خدائی صفت کلام (لیتنی بیٹے کا اقدم) انسانوں کی فلاح کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود میں حلول کرگئی مخص، جب یہود یوں نے آپ کوسولی پر چڑھا یا تو بیضدائی اقنوم ان کے جسم سے جدا ہوگیا، پھر نین دن کے بعد آپ دوبارہ زندہ ہوئے اور اپنے اصحاب کو پچھ ہدایات دے کر آسان پر نشریف لے گئے، اور یہود یوں نے جو آپ کوسولی پر چڑھا یا تھ دے کر آسان پر نشریف لے گئے، اور یہود یوں نے جو آپ کوسولی پر چڑھا یا تھ اس سے تمام عیسائیوں کا میعقیدہ بنا کہ اللہ تعالی نے عیسائی فرجب پر ایمان رکھنے والے لوگوں کے اس گناہ کومعانی کردیا ہے جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلطی سے والے لوگوں کے اس گناہ کومعانی کردیا ہے جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلطی سے

The make of the property to the state of the VI - Staring Se AMIN WANTER OF IN - FE IN MY TOWN WHAT TO MAN GO YOU WAR - --- - Stapping Buy Halling Suh Pite ニニーニューションははからいかいいいいいいけいけんだん - Enter the Shill of the fill with (11/19/1) 419 Mile 16/11/ المائة بدالقيدة برا الكرات ولول كي الاستادة عرف الدست المسا سخرة تريرهم سياسي السواسان الأعمالة ترات والكارب كرميرا كيات في المساحة المساحة عیت دیے کے عالی اوال میں کے در کر اور کے درکے اور کے عبیر تشاری تندیمی جران میک عقلی و فاکل کی بات سے تو سر مسئر کے تصلیب سے منتعظ المالية المنتقل الله الله والأستوية منول يراشدال والاستدى بالكراستون عاسب الماري والأرام بالمنهم بالتباد فلفن في وكويت كسيت التساخة التستيقت يسب المراه المراجع المراب المراز المراثة فعالى المراقبة المانية عند المانية المراية المراه والمراه والمراع والمراه والمراه والمراه والمراه والمراه والمراه والمراع والمراع والمراه والمراه والمراع والمراع والمراع والم والمراع والمراع والم والمراع والمراع والمراع والمراع والم والم والمراع والمراع وال The state of the s (اسلام) اور عیدائیت، تغارف و نقابل کے ان کی تناف ہے۔ کی کی اور سے جانا خالق کلوق سے مختلف ہوتا ہے۔

انسانیت کی جو ہماری انسانیت سے اتن مختلف ہے جانا خالق کلوق سے مختلف ہوتا ہے۔

خلاصۂ اسٹد لال بیہ ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی شخصیت میں خدائی اور

انسانیت وونوں چیزیں جمع تھیں ؛ لیکن بیانسانیت آدمی والی انسانیت نہیں تھی بلکہ خدا

والی انسانیت کی للہٰ اور نول کے بیک وقت پائے جانے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

جواب: اس تاویل کا مدار دو چیزوں پر ہے: ﴿ خدانے انسان کواپئی صورت پر

بنایا۔ ﴿ خدامیں ایک انسانیت ہے جس کو خدائی انسانیت کہا جاتا ہے۔

بنایا۔ ﴿ خدامیں ایک انسانیت ہے جس کو خدائی انسانیت کہا جاتا ہے۔

پینلی بات که خدان انسان کواپنی صورت پر بنایا ہے، بید بات بائیل میں اگر چہ موجود ہے ؛ لیکن اس کا مطلب قدیم علاء عیسائیت نے جو بیان کیا ہے اگر اسکو مجھ لیا جائے توبات واضح ہوجائے گی سینٹ اگٹائن این کتاب 'دی ٹی آف گاڈ'' کے کتاب جا کراب: ۲۳ / میں لکھتے ہیں: کہ پھر خدانے انسان کواپنی مشاہبت میں پیدا کیا، اس لئے اس نے انسان کیلئے ایک ایسی روح پیدا کی جس میں عقل وہم کی صلاحیتیں ودیعت لئے اس نے انسان کیلئے ایک ایسی روح پیدا کی جس میں عقل وہم کی صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں تاکہ وہ وزیم مندر کی تمام مخلوقات سے انسل ہوجائے ۔ (اگٹائن:۲۰۵/۲) کی گئی ہیں تاکہ وہ واضح ہوجا تاہے کہ استدلال کی پیلی بنیا دجس سے بیشہ ہوا کہ خدائی انسان بیت کوئی چیز ہے وہ باطل ہوجاتی ہے۔

دوسری مات: استدلال کی دوسری بنیاد خدائی انسانیت پر ہے توسوال بیہ کہ خدائی انسانیت کیا چیز ہے؟ کیااس میں بھوک بیاس تمام لوازم بشریت پائے جاتے ہیں یا بیٹی بائی انسانیت کے فقیدے کے خلاف ہے ہیں تو بیعیسائیت کے فقیدے کے خلاف ہے اورا گرکہیں کہ بیائے جاتے تو پھر حضرت عیسی علیہ السلام میں بیٹمام چیزیں کیسے اورا گرکہیں کہیں بیٹمام چیزیں کیسے بائی جاتی تھیں؟۔ (تلخیص عیسائیت کیا ہے؟ ص: ۱۳۳۱)

عيسائيول كاددمراعقبده

عقیدہ معلوبیت: حضرت سے علیدالسلام کے بارے میں عیسائی مذہب کا عقیدہ

(سلام اور عیسائیت، تعارف و تقابل) کے پہر چڑھا دیا تھا، اور اس سے ان کی و فات ہوگئی ہے ہے کہ انھیں یہود بوں نے سولی پر چڑھا دیا تھا، اور اس سے ان کی و فات ہوگئی تھی ،اس عقیدے کے سلسلے میں بیہ بات یا در کھنی چاہئے کہ عیسائیوں کے اکثر فرقوں کے نز دیک بھائی اقنوم ابن کوئیوں دی گئی، جو ان کے نز دیک خدا ہے بلکہ اس اقنوم ابن کوئیوں میں جو ان کے نز دیک خدا ہے بلکہ اس اقنوم ابن کوئیوں علیہ السلام کو دی گئی، جو ابنی انسانی حیثیت میں خدا نہیں ہیں؛ بلکہ ایک مظہر مینی حضرت سے علیہ السلام کو دی گئی، جو ابنی انسانی حیثیت میں خدا نہیں ہیں؛ بلکہ ایک مخلوق ہیں۔

عقيدة مصلوبيت الجيل اورقر آن كي نظر ميں

یوں تو حضرت عیسی علیہ السلام کی گرفتاری اور ان کی سولی دیئے جانے کا قصہ چاروں انجیلوں میں مذکور ہے گران میں اس قدر متضاد اور انہونی با توں کی آمیز ش ہے جن سے سولی کا سمارا قصہ بناوٹی اور خیالی محسوس ہوتا ہے ،ہم آ گے چل کر انجیلوں کی متضاد اور انہونی با توں کوفقل کریں گے ،گر پہلے حضرت عیسی علیہ السلام کے خلاف یہودی سازش اور مشورہ قتل کے بارے میں انجیل کا بیان پڑھے۔
حضرت عیسی علیہ السلام کے خلاف یہودیوں کی سمازش انجیل کی نظر میں دائیں ان سے باتھ دور اس نے بلند آواز سے بکارا کہ اے لعزر! نکل آ، جومر گیا تھاوہ کفن سے ہاتھ پاؤں بند ھے ہوئے نکل آیا، پس بہتیرے یہودی جومر کیا تھاوہ کفن سے ہاتھ جفوں نے بیورع کا بیکام دیکھا اس پر ایمان لائے '۔ (یوحنا، ب:۱۱)

آگے مردار کا ہنوں اور فریسیوں کی مخالفت کا ذکر اس طرح ہے کہ '' پس مردار کا ہنوں اور فریسیوں کی مخالفت کا ذکر اس طرح ہے کہ '' پس مردار کا ہنوں اور فریسیوں نے صدر عدالت کے لوگوں کو جمع کر کے کہا ، ہم کر نے کیا ہیں؟ بیدآ دمی تو بہت مجز ہے دکھا تا ہے ، اگر ہم اسے یوں ، ہی چھوڑ ویں تو سب اس پر ایمان لے آئیں گئے'۔

اس كے بعد ہے كه:

"بی وه ای روز سے اسے آل کرنے کامشور ہ کرنے لگے"

(الام) اور عيسائيت بتعارف وتقائل ﴾ ﴿ ﴿ إِنَّ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ وَ ﴾ ﴿ ﴿ وَ ﴾ ﴿ ﴿ وَ ﴾ ﴿ وَ اللهُ مِن عَلَيهِ السلام كما ل بي ؟

انجیل کا بیان: آنجیل بودنا باب میں ہے کہ "پس مردار کا ہنوں اور فریسیوں نے اُن کو پکڑنے کے لئے بیادہ جھے، یبوع نے کہا کہ میں تھوڑے دنوں تک تمہارے باس ہول، پھراسینے جھے والے کے پاس چلا جاؤں گا، تم مجھے وُھونڈ و کے مگر نہ پاک ہول، پھراسینے جھے فی والے کے پاس چلا جاؤں گا، تم مجھے وُھونڈ و کے مگر نہ پاؤگا ور جہال میں ہول تم نہیں آسکتے"

اخیر دفت میں اپنے حوار بول کو بھی حضرت عیسی علیدالسلام نے بہی کہا تھا جیسا کہ بوحنا،ب: ۱۳ رمیں ہے کہ 'اے بچو! میں تھوڑی دیر اور تمہار ہے ساتھ ہول، تم مجھے ڈھونڈ و گے اور جیسا کہ میں نے یہود بول سے کہا ہے کہ میں جہاں ہول دہاں تم نہیں آسکتے، ویسائی تم سے بھی کہتا ہوں'۔

قرآن كايان: قرآن كريم يس الله تبارك وتعالى كارشاد بك:

إِذْ قَالَ اللهُ لِيعِينَسَى إِنِّى مُتَوَقِّيْكَ وَ رَافِعُكَ إِلَى وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ اللهُ لِي وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ اللهِ اللهُ اللهُ

ا بن طرف اور باک کردوں گا تجھ کو کافرول سے اور رکھوں گا اُن کو جو تیرے تالع بین غالب اُن لوگوں سے جوانکار کرتے ہیں قیامت کے دن تک، پھر میری طرف بین غالب اُن لوگوں سے جوانکار کرتے ہیں قیامت کے دن تک، پھر میری طرف ہے تم سب کو پھر آنا۔ پھر فیصلہ کردوں گاتم میں جس بات میں تم جھڑتے ہے'۔ کیا حضرت عیسی نے اسینے پکڑنے والوں کی طرف اشارہ کیا تھا؟

جب حفرت عیسی علیدالسلام اینے حوار بول کے ساتھ کھانا کھا رہے ہتھ تو آپ نے اپنے حوار بول سے کہا کہ: "میں تم سے بچ کہتا ہوں کہتم میں سے ایک مجھے بکڑوائے گا۔ (آگے ہے کہ) جس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا وہی

(اسلا)اورعيهائيت، تعارف وتقائل ﴾ ﴿﴿﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ مجھے پکڑوائے گا۔اس کے پکڑوانے والے یہوداہ نے کہا: اےربی! کیا میں ہوں اس فال سے کہاتونے خود کہدیا"۔ (متی باب:۲۷) ا بیل مرض کا بیان: انجیل مرض ، باب ۲۲ میں ہے "جومیر سے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالتا ہے' آگے یہوداکے یوچھنے کا ذکر تہیں ہے۔ ا بیل لوقا کا بیان: اور انجیل لوقا، ب۲۲ میں ہے: '' دیکھو پکڑوانے والے کا ہاتھ میرے ساتھ میزیرے'۔(لینی دسترخوان یر) ا بحیل بوحنا کا بیان : انجیل بوحناباب ۱۳ میں ہے '' بوحنا نے کہا اے خداوند! وہ کون ہے؟ بیوع نے جواب دیا جے میں نوالہ ڈو بے کے دول گاوہی ہے۔ پھراس نے نوالہ ڈیویا، ادراس نوالہ کے بعد شیطان اس میں ساگیا پس بیوع نے اس سے كها: جو كچھ تجھ كوكرنا ہے جلد كرلے تهمره: بير بات كس قدر تعجب خيز ہے كه حصرت عيسى عليه السلام قل كى سازش ميں مخبری کرنے والے کو معین طور پر بتلارہے ہیں، جب بھی کھانے کی مجلس درہم برہم نہیں ہوتی، اور نہ ہی ان کے جان ٹار گیارہ حوار بول پراس کا کچھاٹر ہوتا ہے، اور س قدر جیرت ناک ہے یہ بات کہ کل تک توحضرت عیسی کے مبارک ہاتھ سے صرف شفاء ورحمت كاظهور موتاتهاا ورآج اس باتھ سے نوالہ ڈیوکر دینے سے کھانے والے پرشیطان ساجاتا ہے اور ان سب سے بھی زیادہ بیجیدہ بربات ہے کہ: آب جوایئے مخبری کرنے والے سے پیر کہتے ہیں کہ''جو کچھ تجھ کو کرنا ہے جلد کرلے'' کیا حضرت عیسی علیه السلام خوداییخ آل کی سازش میں شریک ہیں؟ الجيلول كي تضاو بياني: چارون الجيلون كي تضاد بياني د يكهي كدانجيل متى اورمرس مہتی ہے کہ"جومیرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالتا ہے، اور انجیل لوقا کہتی ہے کہ پکڑنے والے کا ہاتھ میرے ساتھ میز پر ہے، اور انجیل بوحنا کہتی ہے کہ جس کو میں

اور بھی ملاحظہ کیجئے کہ یہودا کے بارے میں ایک الہام ہے جس میں یہودا ملحون ہوجا تا ہے کہ اگر وہ آ دی پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا (انجیل مرقس وانجیل لوقا) گر دوسرے الہام میں اس یہودا کو آسانی بادشا ہت کے بارہ تختوں میں سے ایک تخت پر بٹھا کرعدالت کرائی جارہی ہے، لوقا،ب:۲۲۔اورمتی باب ۱۹۔ میں ہے کہ: ''بارہ تختوں پر بیٹھ کر بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے'' منظرا ورانجیلوں کی تضاد بیائی

یہوداجوان بارہ (حواریوں) میں سے ایک تھا آیا اوراس کے ساتھ ایک بھیڑ لاٹھیاں اور تلواریں لئے ہوئے سردار کا ہنوں اور بزرگوں کی طرف سے آپہو نجی اور اُن کے پکڑوانے والے نے انہیں یہ بتادیا تھا کہ جس کا میں بوسہوں وہی ہے اسے پکڑلینا ، اور فوراً بیوع کے پاس آکر کہا ، اے ربی! سلام اوراس کے بوسے لئے ، بیوع نے کہا میاں جس کام کے لئے آیا ہے کر لے اس پر انہوں نے پاس آکر بیوع پر ہاتھ ڈالا اور اسے پکڑلیا۔ (متی باب۲۲)

انجیل لوقا کا بیان: انجیل لوقاباب ۲۳، میں اتنااضافہ ہے کہ ''ییوع نے کہا، اے یہودا کیا تو بوسہ لے کرابن آ دم کو پکڑوا تاہے''۔

انجیل بوحنا کا بیان: انجیل بوحقا باب ۱۸ میں ہے کہ بیوع خودجی سے پوچھتے ہیں کہتم کس کو ڈھونڈتے ہو، انہوں نے اسے جواب دیا بیوع ناصری کو، بیوع نے ان سے کہا میں ہی ہوں، اور اس کا بکڑوانے والا یہودا بھی اس کے ساتھ تھا۔ مجمع سے کہا میں کی تضاد بیانی دیکھئے! انجیل متی کہتی ہے کہ یہودانے بوسہ لے کر جمع سے بیوع کا تعارف کرایا اور انجیل بوحقا کہتی ہے کہ خود بیوع نے اپنے آپ کی بیجان کرائی تھا۔

اب سوال ميه پيدا ہوتا ہے كه كيا لوگ يبوع كو بہيائے نه ہے كه يہودا كو پہچنوانے یا خود بیوع کوایئے تعارف کرنے کی ضرورت پڑی؟ جب کہ بیوع ہر وفت مجمع عام میں دعوت وتبلیغ کیا کرتے تھے اور ان کے معجزات کی وجہ سے ہمیشہ اُن کے ساتھ ایک بھیڑر ہا کرتی تھی؟ ظاہرہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کولوگ بہچانے تھے گرکیا کہا جائے ہی چیزیں توبائبل کے محرف ہونے پردلیل بنتی ہیں۔ حضرت عیسی کی بهود یوں کی عدالت میں پیشی اور انجیل کی تضاد بیانی الجیل متی باب ۲۷ میں ہے "بیوع کے پکڑنے والے اس کوسردار کا جن کے یاس لے گئے 'اورآ کے بیوع کے ساتھ سردار کائن کے سوال وجواب کا تذکرہ اس طرح ہے کہ "سروار کا بن نے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دے کر کہتا ہول کہ اگر تو خدا كابياً من بت به د ي توبيوع نے اس سے كها تونے خود كهدديا؛ بلكه میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعدتم ابن آ دم کو قا در مطلق کی دا ہنی طرف بیٹھے اور آسان کے بادلوں پرآتے دیکھوگے'۔ ا بيل يوحتا كابيان: الجيل يوحمًا الله يوع كويمل حمّا الله يوع كويمل حمّا كيا چناں چہ بوحتا باب ۱۸ میں ہے '' تب سیابیوں اور ان کے صوبہ دار اور یہود بول کے بیادوں نے بیوع کو پکڑ کریا ندھ لیااور پہلے حرّا کے یاس لے گئے'۔ تبھرہ: حتا کے یہاں لے جانے کی بات اس انجیل کے سوا اور کسی انجیل میں نہیں ہے؛ بلکہ انجیل متی ومرض سے معلوم ہوتا ہے کہ سے مقد مات کی شخفیق رات ہی میں ہوئی ،اورانجیل اوقا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جب سیابی رات میں گرفتار کر کے لے كتة وانهول نے رات میں سے كومارا پیٹااورش كوعدالت يہود میں پیش كرويا۔

غور يجيئ اكدا كريه كما بين الهامي بين تواس قدر تناقضات واعتلا فات كيامعني ركهتا ہے؟

دربار پیلاطیس میں یہوع کی پیشی کےسلسلہ میں انجیلوں میں اختلاف انجیل متی باب۷۱۰۱ورمرقس باب۵۱۰میساس طرح ہے کہ ''جب منے ہوئی توسردار کا ہنوں اور قوم کے بزرگوں نے'' دیبوع'' کے خلاف مشورہ کیا کہاسے مارڈالیں اور باندھ کرنے گئے اور پیلاطیس حاکم کے حوالے کیا"۔ انجل اوقا كابيان: الجيل اوقاءب: ٢٣ ميس كد: " بيلاطيس" في اس يوجها كياتويبوديول كابادشاه ہےأس نے اس كےجواب ميں كہا كةوخود كہتا ہے"۔ پھرآگے ہے کہ ' پیلاطیس' نے بیوع سے یوچھ تاچھ کرنے کے بعداسے "بیرودلیں" کے یاس بھیجا، اور" ہیرودلیں" نے اس کا مذاق اڑانے اور محملها كرنے كے بعد دوبارہ پيلاطيس كے ياس بھنے ويا"۔ تنصره: يبوع كاروى حاكم كى عدالت سے "جيروديس" كى عدالت ميں جاتا۔ پھر د جبیرودیس" کی عدالت سے رومی حاکم کی عدالت میں واپس جانا جس میں بیوع کوایک حکومت کی ولایت سے دوسری حکومت کی ولایت میں لے جایا گیا۔ کتنااہم وا قعہ ہے؟ مگرلوقا کی انجیل کےعلاوہ اور کسی انجیل میں اس کا ذکر نہیں حتی کہ بوحیّا بھی اسے تقل نہیں کرتا جے اپنے بارے میں اس واقعہ کا عینی شاہر ہونے کا دعوی ہے۔ يوع كصليب دية جانع كاحال اوراناجيل كي تضادبياني الجيل متى اور مرقس كابيان: الجيل متى باب ر ٢٤، اور الجيل مرقس باب ر ١٥ مين يوع كى سولى كاحال اسطرت مذكور ب:

'' حاکم کے سپاہیوں نے بیوع کوقلعہ میں لے جاکر ساری پلٹن اس کے گردجم کی اور اس کے کپڑ ہے اتار کرا سے قرمزی چوغہ پہنا یا، اور کا نٹوں کا تاج بنا کراس کے مر پررکھا، اور ایک سرکنڈ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا، زور اس کے آگے گھنے کئی کراسے شخصوں میں اڑانے گئے کہ اے یہود یوں کے بادشاہ!اور اس پرتھو کئے گئے کہ اے یہود یوں کے بادشاہ!اور اس پرتھو کئے

(اسلا) اور میسائیت، تغارف و تقابل کے سی اور جب اس کا شیخھا کر چکتو لگے، اور وہ جی سرکٹڈالے کراس کے سریر مارنے لگے، اور جب اس کا شیخھا کر چکتو چوغے کو اس پر سے اتار کر پھر اس کے کپڑے پہنا دیے ، اور صلیب دینے کو لے گئے، جب باہر آئے تو ' دشمعون' نامی ایک قرین ملا، اسے بیگار میں پکڑا کہ اس کی صلیب اٹھائے، اور اس جگہ جو گلگتا لینی کھو پڑی کی جگہ کہ لاتی ہے پہنچ کر پت ملی ہوئی مے (شراب) پینے کودی، گراس نے چکھ کر پینا نہ چاہا (اس کے کڑوا ہونے کی وجہ مے )، انہوں نے صلیب پر چڑھا یا، اس کے کپڑے قریمہ ڈال کر بانٹ لئے، وہاں پیٹھ کراس کی تکہبانی کرنے لگے، اور اس کا الزام ککھ کراس کے سرسے او پر لگایا، کہ یہ یہود یوں کا بادشاہ یہوئے ہے، اس وقت اس کے ساتھ دور ۲ ڈاکو صلیب پر چڑھائے گئے ایک دائے اور دوسرا با تیں، اور راہ چلے والے سر ہلا کر اس پر لعن طعن کرتے شے اور کہتے تھا اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے، اپنے تئیں بچااگر تو خدا کا بیٹا ہے، توصلیب پر سے اتر آ۔

آ گے ڈاکوؤل کالعن طعن کرنا بھی مذکور ہے کہ ''اس طرح ڈاکوبھی جواس کے ساتھ صلیب پرچڑھائے گئے ہتھاس پرلعن طعن کرتے ہتھے''۔ انجیل لوقا اور انجیل بوحتا کا بیان

متحقیقی تنظم رنجس کوصلیب پر چڑھایا جاتا ہے قانون کے مطابق وہ خود اپنی صلیب اٹھا تا ہے؛ گرتین انجیلوں کا بیان ہے کہ انھوں نے 'دفتمعون' نامی ایک قرینی کو پکڑ کے صلیب اس پر رکھ دی ، اور صرف انجیل بوحقا کہتی ہے کہ بیوع خود قرینی کو پکڑ کے صلیب اس پر رکھ دی ، اور صرف انجیل بوحقا کہتی ہے کہ بیوع خود

اسلام ادر میسائیت، تعارف و نقابل کے ایک ایک ایک اسلام ادر میسائیت، تعارف و نقابل کے اس جگر کی اس کو ایک صلیب آپ اٹھائے ہوئے اس جگر تک باہر گیاء اس صورت میں کس کی یات کو صحیح کہا جائے اور کس کو غلط بتا یا جائے ؟
انجیل بوحتا کا ، انجیل مرقس اور متی سے تصاد

انجیل متی ومرتس میں ہے کہ وہ دونوں ڈاکوبھی حضرت سے پرلتن طعن کررہے سے جوان کے ساتھ صلیب پر چڑھائے گئے سے بھر انجیل بوحنا ان دونوں کے بارے بیں صرف اتنا کہتی ہے کہ وہاں انھوں نے اس کواوراس کے ساتھ دوشخصوں بارے بیں صرف اتنا کہتی ہے کہ وہاں انھوں نے اس کواوراس کے ساتھ دوشخصوں کوصلیب دی ایک ادھرایک اُدھر۔
انجیل لوقا کا تفرو

اور لوقا میں ہے کہ: ''جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے، ان میں سے ایک اسے بول طعنہ دینے لگا کہ کیا تو سے نہیں ہے، تو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا، مگر دوسر بے اس کو جھڑپ کر جو اب دیا کیا تو خدا ہے نہیں ڈرتا؛ حالال کہ ای سزامیں گرفتار ہے، اور ہماری سز اتو دا جبی ہے'۔

تبھرہ: بہال چاروں انجیلوں کے اعتلاف و تناقض کود کھے! دوانجیلیں کہتی ہیں کہ دونوں ڈاکو بیوع کو طعندو ہے سے اور لوقا کی انجیل صرف ایک کے طعندو ہے کو کو کرکرتی ہے اور دوسرے کو بیوع کا حمایتی بتارہی ہے، اور عبنی شاہد ' ہوجتا'' ان دونوں ڈاکوؤں کے طعند سے کوسرے سے ذکر ہی نہیں کرتا ہے۔

پھر بیصلیب کا منظر تو نہایت در دناک اور عبر تناک ہوا کرتا ہے، ایسے عیں ان ڈاکودل کو طعنہ دینے اور بیوع کے ساتھ گفتگو کرنے کی کیسے فرصت ملی ہوگی؟ جب کے صلیب پران کے ہاتھ یا دُل عیں کیل تھوک دیئے گئے ہوں۔
مجھے ہاں تیا دبیا نیول کی وجہ سے جہال بیبات ٹابت ہوتی ہے کہ بیا کی البامی نہیں بلکہ محرف ہیں، وہیں نہی ٹابت ہوتا ہے کہ بیا تھی ہو فواہ "مصلوبیت" کا ہو

(الل)اورعيمائيت، تعارف وتقالي المحالي المحالي المحالية ال خواه الفاره كاموعيسائيول كالمعرابوا إ-يبوع كيمرن كامتظراورانجيلول كى تضاوبيانى متی اور مرس کا بیان: متی اور مرس بیوع کے مرنے کا منظراس طرح بیان كرتے ہیں، جیسے بیوع پریشان اور تھبرایا ہوا ہوا ورخداے شكایت كرر ہا ہو۔ " تیسرے پہرکے قریب بیوع نے بڑی آواز سے چلّا کرکہا۔ ایلی، ایلی لماسبقتني ليتى الم مير ع خدا، الم مير ع خدا! تونى جھے كيول چھوڙويا" اورائیل لوقائے معلوم ہوتا ہے کہ بیوع بہت مطمئن اور راضی بقضا تھا۔ "دیسوع نے بڑی آواز سے پکار کر کہا کہا ہے باپ میں اپنی روح تیرے مِ تَعُون مِين سونيتا هون اور سير كهر كردم تو ژوريا" ـ (لوقا، ب: ۴۴) الجيل يوحنا كااختلان یودنایس ان تمام انجیاوں کے برخلاف نہ یسوع کے جلا نے کا ذکر ہے نہ تھرانے كاصرف ايك بات أن كيمنه انكلي كه "تمام بوا" اورمر جهكا كرجان ديدي-الجيل تي كابيان متى "بيوع" كے جان ديتے وقت ايك عجيب معجز ہے كاذكركرتا ہے كه "بيوع چربری آوازے چا یا اور جان دیدی اور مقدس کا پردہ او پرے بیجے تک پھٹ کر دو الرح موگیا اورز مین لرزی، اور چٹانیس ترک گئیں، اور قبری کھل گئیں، اور بہت ہے جسم ان مقدسوں سے جوسو گئے تھے تی اٹھے'۔ الجيل مرس كابيان انجیل مرض میں صرف اتناہے کہ مقدس کا پردہ او پرسے بنیجے تک بھٹ کردو فكور بے ہوگئے۔ ا بیل لوقا کا بیان: لوقاس کواس طرح بیان کرتا ہے کہ: " پھر دو پہر کے قریب

معقید: بوحنا جواس واقعہ کا عین شاہد ہے اور شروع سے اخیر تک حضرت کے بیجے بیجے رہا ہے اس طرح کا کوئی واقعہ نقل نہیں کرتا ہے، اتنا بڑا واقعہ کہ مردے اپنی قبروں سے زندہ ہور ہے ہیں اور زلزلہ آرہا ہے، اس کا چرچا تو پورے ملک میں ہوتا چاہئے تھا، اور ہزارہا آ دمیوں کو دین عیسائیت قبول کرنا چاہئے تھا؛ مگر نہ کوئی ایمان لا رہا ہے اور نہ کی تاریخی کتاب میں اس کا تذکرہ ہورہا ہے تی کہ بوحنا بھی اس سے پہلو تہی کرتا ہے۔ (بائبل سے قرآن تک)

تبھرہ: انجیلوں کی تضاد بیانی دیکھئے کہ پہلی دوانجیلیں کہتی ہیں کہ بیدوا قعہ یسوع کے جان دینے کے بعد پیش آیا۔

اور تنسری انجیل کہتی ہے کہ بیسوع کے جان دینے سے پہلے پیش آیا ، اور انجیل مرقس میں صرف پردے کے پھٹنے کا ذکر ہے ، جب کہ تی میں زلز لہ اور قبروں سے مردوں کے بی اٹھنے اور مقد س شہر میں جا کر لوگوں سے ملاقات کرنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

غور سیجے!اس قدر سنگین اختلاف کی صورت میں کس انجیل کی بات سیح مانیں اور کس کی بات کوغلط کہیں؟

خلاصة كلام: عيسائيت كاحضرت عيسى عليه السلام كى مصلوبيت متعلق عقيده اناجيل كى روشى ميں بيد بنياد معلوم ہوتا ہے، اس سلسله ميں قرآن كريم كابيان ملاحظ فرمائيں۔ قرآن كا بيان ملاحظ فرمائيں۔ قرآن كا بيان: حضرت عيسى عليه السلام نة وقل كئے گئے اور نه سولى پر چر حائے گئے ؛ بلكه يبود يوں كى سازش كو خاك ميں ملاكر الله تعالى في انبيں زنده آسان پر الله اليا، اور يبود يوں بيرصورت حال كومشنته بناويا۔

وَمَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لَكِنَ شُبِّهَ لَهُمْ أُواِنَّ الَّذِيْنَ الْحَتَكُفُوا فِيهِ لَغِي شَكْ مِنْ عِلْمِ اللَّا الْجَبَاعَ الظَّنِ الْحَتَكُفُوا فِيهِ لَغِي شَكِ مِنْ عِلْمِ اللَّا الْجَبَاعَ الظَّنِ الْحَتَكُفُوا فِيهِ لَغِي شَكَ اللَّهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمِ اللَّا الْجَبَاعَ الظَّنِ اللَّهُ وَمَا قَتَكُوْهُ يَقِينُنَا فَ بَلُ رَّفَعَهُ الله الله الله الله عَزِيْرًا حَرِيْرًا مَا الله عَزِيْرًا حَكِيْبًا ﴿ وَكَانَ الله عَزِيْرًا حَكِيْبًا ﴿ وَكَانَ الله عَزِيْرًا حَكِيْبًا ﴾ (سورة النساء)

قر جمس، یہود نے عیسی علیہ السلام کونہ تو قبل کیا اور نہ اسے سولی دی؛ بلکہ اُن پر صورت حال مشتبہ کردی گئی، اور جولوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ اس کے اندر شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، اُن کو اس کی کچھ خبر نہیں، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں، اُن کو اس کی کچھ خبر نہیں، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں، اُن کو اس کی کچھ خبر نہیں، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں، اِن کو اس کی کی خبر نہیں، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں، بے حکمت انہوں نے اس کو تل نہیں کیا؛ بلکہ اللہ نے اسے اپنی جانب اٹھا لیا، اور اللہ ذیر دست ہے حکمت والا ہے۔

حضرت عینی علیه السلام کے قریبی دور کے عیسائی آپ کوسولی دیئے جانے کے قائل نہ تھے

جہال حضرت عیسی علیہ السلام مبعوث ہوئے یعنی فلسطین اور شام اِن جگہوں کے عیسائیوں کا عام طور سے بہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام مصلوب ہیں ہوئے ؛ بلکہ ان کی جگہدو سرا شخص مصلوب ہوا تھا۔

عیمائیوں میں ایک فرقد باسلیدی، دوسراسرنتی، تیسرا کارپوک راطی، چوتھا دولیی، بیہ چاروں فرقے حضرت سے کے قریبی زمانے میں سے بیسب کہتے ہے حضرت بیوع مصلوب نہیں ہوئے ہیں؛ بلکہ شمعون نامی ایک قرینی کو پکڑ کرصلیب دیا گیا تھا۔ (امان الا بھان ہمن : ۱۳۲)

اناجيل سے تائيد

اس کی تائیر تینوں انجیلوں متی ، مرقس ، اور لوقا کے بیان سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ پہلے گذرا کہ جب تھے توشمعون حبیا کہ پہلے گذرا کہ جب تھے توشمعون

(اسلام اور سیمائیت، تعارف و تقابل کے ایکی ایس ہے کہ اور روی قانون کے مطابق جس کو نامی ایک قرین کو پکڑ کرصلیب اس پر رکھ دی، اور روی قانون کے مطابق جس کو صلیب دیا جاتا ہے وہ اپنی صلیب خود لے جاتا ہے۔ انجیل برنایاس اور پیطرس کا بیان:

انجیل برناباس میں ہے کہ یہودا کی یولی اور چرہ بدل کر حضرت عیسی علیہ السلام کے مشابہ ہوگیا، یہاں تک کہ ہم لوگوں کو بھی خیال ہوا کہ وہی بیوع ہے، اور آج کل انجیل پطرس دستیاب ہوئی ہے، اس میں لکھا ہے کہ حضرت سے کوسولی دینے سے پہلے اسمان پراٹھالیا گیا۔

صلیب مقدس: عیسانی ندہب میں عقیدہ مصلوبیت ہی کی بناء پرصلیب کے نشان (†) کوعیسائیوں کے نز دیک بہت اہمیت حاصل ہے۔

تقديس صليب كي وجه؟

اس کی تفصیل ہے ہے کہ شاہ مسلط میں نے ۱۳ اور یکھا، پھر می ۱۳ اس میں اس کی جنگ کے دوران آسان پر صلیب کا نشان بنا ہوا دیکھا، پھر می ۲۲ ساء میں اس کی والدہ کو کہیں سے ایک صلیب ملی ،جس کے بارے میں لوگوں کا خیال بیتھا کہ بیون ی صلیب ہے جس پر برعم نصاری حضرت میں علیہ السلام کوسولی دی گئتی ، اس قصے کی مادی میں عیرائی ہرسال سام کی کوایک جشن مناتے ہیں جس کا نام ''وریافت صلیب'' یاد میں عیرائی ہرسال سام کی کوایک جشن مناتے ہیں جس کا نام ''وریافت صلیب'' رکھتے ہیں۔ (عیرائیت کیا ہے؟ ۲۳۳)

كياند بب عيما ئيت مين صليب كي تقديس واقعي ب

گذشتہ تقصیل سے جب بہ بات واضح ہوگئ کہ دنیائے عیمائیت دور ۲ صدیوں سے اس نثان سے ناوا قف تھی اور پھر بعد میں چل کر بینشان ان کا شعار بن گیا؛ حالاں کہ نہ تو حضرت عیسی علیہ السلام نے اس کا کوئی تھم دیا اور نہ ہی حواریوں میں سے کسی نے اس کو اختیار کیا بلکہ بہتو تیسری صدی کی پیداوار ہے، تو

(اسلام اورعيمائيت، تعارف وتقابل على الله ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ عَيِما ئيت مِين الله وجومقام حاصل ہے وہ يقينا كل نظر ہوگا۔ صليب كى تعظیم كيوں؟

عیمائیت سے آج تک اس کا کوئی سے جواب نہیں دیا جاسکا کہ جس چیز پر حضرت عیسی علیہ السلام کوسولی دی گئی وہ اتنی مقدس کیسے ہوئی؟ وہ چیز تو تکلیف کا سبب بنی ہے اور جو چیز ایک جلیل القدر بنی کو تکلیف پہونچانے کا ذریعہ بنے اس کی تعظیم کرنا اور اس کومقدس اور متبرک ماننا کیسے جے ہوسکتا ہے، ایک سلیم الفطرت شخص اس کو بھی بھی تسلیم نہیں کرسکتا ہے۔

ایک شہرکا جواب: عبمائیوں کی طرف سے اگر بیکہا جائے کہ چوں کہ حضرت عیسی علیہ انسلام نے مصلوب ہو کرعیسائیوں کے گنا ہوں کا کفارہ ادا کردیا ہے اس لئے ہم اس کی تعظیم کرتے ہیں تو پھر بیہ بات سے ہوسکتی ہے؛ لیکن بیچیدگی تو بیہ کہ 'عقیدہ کفارہ' ، بی غلط ہے جبیبا کہ آئندہ اس پر بحث آرہی ہے۔

## عيسائيول كاتيسراعقيده

عقیدہ حیات ثانیہ: حضرت سے علیہ السلام کے بارے میں عیسائی ندہب کا دوسرا عقیدہ بیہ کہ دوسولی پروفات پانے اور فن ہونے کے بعد تنیسرے دن چرزندہ ہوگئے تھے، اور حوار یول کو چھ ہدایات دینے کے بعد آسان پرتشریف لے گئے۔ (عیسائیت کیا ہے؟ص: ۱۳۳)

بیوع کے دوبارہ زندہ ہونے کا قصداور انجیلوں کی تضاو بیانی نجیل متی کا بیان: انجیل متی میں ایک واقعہ الکیا گیا ہے کہ

" کا ہنوں اور فریسیوں نے پیلاطیس کے پاس جمع ہوکر کہا کہ خداوند! ہمیں یادہے کہ دھوکہ ہازنے جیتے بی کہا تھا کہ میں تین دن کے بعد بی اٹھوں گا، پس تکم وے کہ دھوکہ ہازنے جیتے بی کہا تھا کہ میں تین دن کے بعد بی اٹھوں گا، پس تکم وے کہ تین دن قبر کی حفاظت کی جائے کہ یں ایسا نہ ہوکہ اس کے شاگر دچرالے

(سلام اور عیسائیت، تعارف و نقائل کی ای ای ای ای ای اور کی ای ای اور او ای ای اور ای ای اور او کاری ای کہ وہ مردول میں سے جی اٹھا، تو ہیہ پچھلا دھوکہ پہلے سے بھی بڑا ہوگا، پیلاطیس نے ان سے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہیں۔ جاؤ جہاں تک ہوسکاس کی حفاظت کرو، پس پہرے والے کوساتھ لے کرگئے اور پتھر پرمہر کر قبر کی حفاظت کرو، پس پہرے والے کوساتھ لے کرگئے اور پتھر پرمہر کر قبر کی حفاظت کی اور پتھر

عیسائی مذہب میں بسوع کے مردول سے جی اٹھنے کی گوائی میں یہی گوائی سب سے قوی ہے بعنی تیسر ہے دن قبر کا خالی یا نا۔

الجیل می کا بیان: انجیل متی بابر ۲۸ میں ہے: "ہفتہ کے دن پو پھٹے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور دیکھوایک بہت بڑا بھونچال آیا کیوں کہ خداوند کا فرشتہ آسان سے اترا، اور پاس آکر پھر کولڑھکا یا، اوراس پر بیٹھ گیا، اس کی صورت بجل کی مانند تھی اوراس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی اوراس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی اوراس کے ڈر کے مارے نگہان کا نب الے اور مردہ سے ہوگئے، اور فرشتوں نے عورتوں سے کہا کہتم نہ ڈرو کیوں کہ میں جانتا ہوں کہتم سے کہا کہتم نہ ڈرو کیوں کہ میں جانتا ہوں کہتم سے کہا کہتم نہ دورو کیوں کہ میں جانتا ہوں کہتم سے کہا کہتم نہ ڈرو کیوں کہ میں جانتا ہوں کہتم سے کوڈھونڈتی ہو، جومصلوب ہوا تھا فوریوں کہ میں جانتا ہوں کہتم سے کہا کہتم نہ دورو کیوں کہ میں جانتا ہوں کہتم سے کہا کہتم اور دیکھووہ تم اس خداوند پڑا تھا، اور جلد جاکران کے شاگر دوائی میں کہو کہوہ ہی اٹھا ہے، اور دیکھووہ تم خداوند پر اتھا، اور جلد جاکران کے شاگر دوائی میں کہو کہوہ جی اٹھا ہے، اور دیکھووہ تم سے پہلے گلیل کوجا تا ہے '۔ (متی ، باب: ۲۸)

انجیل مرقس کا بیان: انجیل مرقس میں ای واقعہ کوال طرح نقل کیا گیا ہے کہ دو عورتیں نہیں تھیں بلکہ تنین تھیں ،مریم مگدلینی ولیعقوب کی ماں مریم اورسلومی ، اور قبر دیکھنے نہیں آئی تھیں بلکہ بیسوع پرخوشبودار چیز ملنے آئی تھیں۔

تخفیق نظر: منی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پو پھٹنے وقت آئیں، اور مرض میں طلوع آفار، منی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اور لو قاکی انجیل میں ہے کہ بہت سی عور نیس شیس، منی کی انجیل میں ہے کہ اُن عور توں کے سامنے بھونچال ہیا، اور فرشت عور نیس شیس، منی کی انجیل میں ہے کہ اُن عور توں کے سامنے بھونچال ہیا، اور فرشت

(اسلا) اور عیسائیت، تعارف و تقابل کے اور سے حورتیں قبر کے اندر نہیں گئیں، اور مرض کی نیخر کو اُن کے سامنے لڑھا و یا، اور سے حورتیں قبر کے اندر نہیں گئیں، اور مرض کی انجیل میں پھر پہلے سے لڑھا ہوا تھا۔ اور اس میں ایک سفید پوش نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ لو قامیں ہے کہ دو براق پوشاک پہنے ہوئے خص بعد میں آ کھڑے ہوئے۔ انجیل پوحنا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مریم مکد لین اکیلی قبر پر آئی تھی، اور قبر سے پھر کو ہٹا ہواد کھر کی طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم مکد لین اکیلی قبر پر آئی تھی، اور قبر سے پھر کو ہٹا ہواد کھر کی طری اور دو سرے شاگر دول کے پاس دوڑی ہوئی گئی اور ان سے کہا کہ فداوند کو قبر سے نکال لے گئے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اسے کہاں رکھ دیا ہے۔ تشہرہ: خرض یہ کہ بیوع کے دوبارہ جی اُٹھنے اور شاف لوگوں کے دکھائی دینے کا بیان مقبرہ خرص یہ کہ بیوع کے دوبارہ جی اُٹھنے اور شاف لوگوں کے دکھائی دینے کا بیان معلوم ہوتا ہے جس کی کوئی حقیقت شہو۔ سے میرواد شاکہ خیالی اور بناوٹی کہائی معلوم ہوتا ہے جس کی کوئی حقیقت شہو۔ عیسا تیوں سے موال

پھر یہاں یہ سوال بھی ہوتا ہے کہ جب یہود بول نے قبر پر پہرہ بٹھار کھا تھا تو پہرے دار کیا کر جا گ گیا؟ اور پہرے دار کیا کر رہے کہ یسوع قبر سے نکل کر بھاگ گیا؟ اور پہرے دار کیا کررہے ہے کہ یسوع کے شاگر دبلا روک ٹوک آرہے ہیں اور عور تیں یسوع کی لاش یہ خوشبو ملنے آرہی ہیں، کیا تین دن کے بعد بھی مردے کی لاش ایسی رہ جاتی ہیں۔ ہے کہ اس پرخوشبولی جاسکے؟ یہ ساری با تیں خیالی اور انہونی معلوم ہوتی ہیں۔ عیسا تیوں کا چوتھا عقیدہ

عقیدہ کفارہ: عیسائیوں کے بہاں بن ٹوعِ انسان کا طریقِ نجات، اب وہ بہلی جو بہلے رہا، اورجس کی بچھلے انبیاء دعوت دیتے رہے، ان کے بہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے مسئلہ نجات ایک دوسری صورت میں ابھرا کہ مدارِنجات، شریعت کی بیروی میں نہیں ہے، بلکہ سے علیہ السلام کے خون میں ہے جو بیولی پاکر شریعت کی بیروی میں نہیں ہے، بلکہ سے علیہ السلام کے خون میں ہے جو بیولی پاکر گناہ گارؤں کے گناہ کا کفارہ ہوا، اور گناہ کی مزدوری موت کی صورت میں موصول

(اسلام) اور عيسائيت، تعارف وتقابل ﷺ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ مُلَّ اللَّهُ عَالَ مِنْ اللَّهُ عَالَمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَالَمُ عَلَى اللَّعْلَمُ اللَّهُ عَالَمُ اللَّهُ عَالَمُ عَلَى اللَّهُ عَالَمُ عَلَى اللَّهُ عَالَمُ اللَّهُ عَالَمُ عَالَمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَالَمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَالَمُ عَلَى اللَّهُ عَالَمُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَا عَلَمْ اللَّهُ إِ أَنَا عِلَا عَلَا عَلَا عَلَمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ الللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ الللَّ

عقيدة كفاره الجيل اورقر آن كريم كى روشن ميں

عیمائیوں کا عقیدہ: خدا کا ازلی وابدی بیٹا (میخ) انسان کی نجات کے لئے آسان سے اتر ااور اس نے انسان کے گناہوں کے عوض اپنی جان کو کفارہ میں دیا تاکہ آدمیوں کے گناہوں کے گناہوں کے گناہوں کے گناہوں کے گناہوں کے گناہوں کی مزاخودا تھا کر گناہ گارکومز اے ابدی سے رہائی بخشے۔ ودسوسنہ سلیمان "میں ہے:

والذي من اجلنا نحن البشر ومن أجل خطايانا نزل من السماء وتجسد من الروح القدس ومن مريم العذراء تأنس وصلب عناعلى عهد بيلاطيس، وتألم وقبر وقام من الاموات في اليوم الثالث (النصرائية ،ص:١٢٠)

جوہم انسانوں اور ہمارے گناہوں کے سبب آسان سے اتر ااور روح القدی اور مریم سے جسم حاصل کیا، اور انسان بنا، اور بیلاطیس گورنر کے زمانہ میں ہماری طرف سے سولی پر چڑھایا، اور تکلیف اٹھائی، اور قبر میں فن ہوا، اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا۔

اناجیل کابیان: گناه گاروں کو گناموں کی معافی اور نجات صرف ایمان ، کمل صالح اور توبد فیره سے ملتی ہے، اور یہی چیزیں انسان کو سز ائے ابدی سے رہائی دیتی ہیں۔ مجمل بوحنا کا بیان: میں تم سے سے کہتا ہوں کہ جومیر اکلام سنا ہے اور اس پرجس نے جھے بھیجا ہے ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اس پر سز اکا تھم نہیں ہوتا۔ (یوجنا،ب،۵)

تعجیب، معلوم ہوا کہ نجات کا مدار ایمان اور مل ہے۔ شحاریات

الجيل متى كابيان

ایک شخص نے سوال کیا کہ اے استاذ! میں کون ی نیکی کروں تا کہ جمیشہ کی

(اسلام) اورعیمائیت، تعارف و نقابل کی ای ایکن اگر تو زندگی میں وافل ہونا چاہتا ہے تو زندگی پاؤل؟ یسوع نے جواب و یا: لیکن اگر تو زندگی میں وافل ہونا چاہتا ہے تو طکموں پر یسوع نے کہا ہے کہ خون نہ کر طکموں پر یسوع نے کہا ہے کہ خون نہ کر نانہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گوائی نہ دے اپنے باپ کی عزت کراورا پنے پڑوی سے اینے مانند محبت رکھ۔ (متی،ب:۱۹)

جو جو جھے اے خداوند! اے خداوند! کہتے ہیں ان ہیں سے ہرایک آسان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا مگروہی جو میرے آسانی باپ کی مرضی پر جپاتا ہے۔ پس جو کوئی میری با تیں سنتا ہے اوران پڑل کرتا ہے وہ اس عقلند آدمی کے ماند کھیرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا ، اور مینے برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں ، اور اس گھر پر کلّریں گین لیکن وہ نہ گرا کیوں کہ اس کی بنیاد چٹان پر ڈال اگئی ہے ، اور جو کوئی میری با تیں سنتا ہے اوران پڑل نہیں کرتا ، وہ اس بے وقوف آدمی کے ماندل کوئی میری با تیں سنتا ہے اوران پر عمل نہیں کرتا ، وہ اس بے وقوف آدمی کے ماندل عظیم رے گاجس نے اپنا گھر ریت پر بنایا اور مینے برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں علی اوراس گھر کوصد مہ بہونچا اوروہ گرگیا ، اور بالکل برباد ہوگیا۔ (متی ، ب: د) علی صرورت ہے وہیں علی اوراس گھر کوصد مہ بوا کہ نجات کے لئے جہاں اعمال صالحہ کی ضرورت ہے وہیں اعمال سیّد سے جی اجتناب لازم ہے۔

الجيل لوقا كابيان

﴿ زَكَانَى نِے كَفُرْ ہِے ہُوكر كہا، اے خداوند! دیكھ بیں اپنا آ دھا مال غریوں كو دیتا ہوں، اور اگر كى كا پچھناحق لیا ہے تو اس كو چوگنا ادا كرتا ہوں، یسوع نے اس سے كہا آج اس گھر بیں نجات آئی ہے۔ (لوقا،ب: ١٩)

نتیجہ اس سے معلوم ہوا کہ حصول نجات میں خلق خدا کی خدمت کو بھی وغل ہے۔ آت تم میں ایسا کون آ دمی ہے جس کے پاس سو بھیٹریں ہوں اور ان میں سے ایک کھوئی جائے تو نتا نوے کو بیاباں میں جھوڑ کراس کھوئی ہوئی کو جب تک مل نہ جائے (سلا) اور میرائیت، تعارف د تقابل کے اور چیز ہے۔ پھی ایک کندھے پر اٹھا لیہا ہے، دھونڈ تا نہ رہے، پھر جب مل جاتی ہے تو وہ خوش ہوکراسے کندھے پر اٹھا لیہا ہے، اور گھر میں پہوئ کر دوستوں اور پڑوسیوں کو بلا تا ہے اور کہتا ہے میرے ساتھ خوشی کرو؛ کیوں کہ میری کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی ہے، میں تم سے کہتا ہوں اسی طرح نانوے داست بازوں کی بہ نسبت جو تو بہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک تو بہ کرنے والے گناہ گار کی بابت آسمان میں زیادہ خوشی ہوگی۔ (اوقاءب: ۱۵)

نتیجہ: اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ توبہ کے ذریعہ بندے کی مغفرت ہوتی ہے۔ خلاصۂ کلام: حصول نجات کا ذریعہ ایمان عمل صالح کے ساتھ ساتھ گنا ہوں سے توبہ بھی کرنا ہے، ای کوقر آن کریم کہتا ہے۔

قرآن كابيان: كناه كارول كوكنا بول كم معافى صرف فداك فنل ايمان بمل صالح اور توبوغيره سع ما مل بوتى بهاور بهي جيزي انسان كوعذاب دائى سے نجات دلاتى بيل في قُلُ يُجِبَادِى النّبِيدَى السّرَفُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن لَا قُلُولُ مِن لَا تُقْنَطُوا مِن لَا تُحْمَةِ اللّهِ " إِنَّ اللّهَ يَغْفِرُ النَّانُوبَ جَمِينَعًا " إِنَّهُ هُوَ الْخَفُورُ الدَّرَ حَبِيمًا " إِنَّهُ هُوَ الْخَفُورُ الدَّرِيمُ فَي اللّهُ مَعْمُ الدَّرِيمُ فَي اللّهُ مَعْمُ الدَّرِيمُ فَي اللّهُ مَعْمُ الدَّرِيمُ فَي اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

اَ عِيرِ عِيرِ اللهِ اللهُ اللهِ ال

﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أَنُزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أَنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ مَا أَنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ مَا أَنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ اللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللّ

جولوگ ایمان لائے اس پرجو کھنازل ہوا تیری طرف اور اس پرجو کھنازل ہوا تیری طرف اور اس پرجو کھنازل ہوا تجھ سے پہلے، اور آخرت کووہ یقینی جانتے ہیں، وہی لوگ ہیں ہدایت پراپنے پروردگار کی طرف سے اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ أَمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّلِخْتِ كَانَتَ لَهُمْ جَنْتُ الْفِرْدَوْسِ ثُانَتُ لَهُمْ جَنْتُ الْفِرْدَوْسِ نُؤلِّلْ فَحْلِدِيْنَ فِينَهَا ﴿ (سورة الكهف)

ہے شک جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے مہمانی ہے جنت الفردوس کی وہ اس میں ہمیشہ رہا کریں گے۔

﴿ مَنْ تَابَ وَ أَمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَيْكَ يُبَرِّلُ اللهُ سَيِّأْتِهِمُ حَسَنْتٍ ﴿ (سورة الفرقانِ)

ی جَس نے تو ہدگی ، ایمان لا یا اور نیک عمل کیا تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیتا ہے۔

خلاصہ کلام اور روح القائل میں خدا تعالی کے وحدہ لاشریک ہونے، حضرت عیدی علیہ السلام اور روح القدی کے محلوق ومصنوع ہونے نیز گناہوں کی معافی کا ایمان عمل صالح اور توبہ وغیرہ پر موقوف ہونے سے متعلق انا جیل کے جتنے بیانات گذر ہے، عیمائی لوگ ان تمام سے منحرف اور الگ ہے ہوئے ہیں۔

گذر ہے، عیمائی لوگ ان تمام سے منحرف اور الگ ہے ہوئے ہیں۔

عیمائیوں سے مجھ سوالات

میبلاسوال: اگر حضرت میسی علیه السلام کی موت گناه گاروں کی نجات کے لئے کافی ہے تو انجیل کی کسی عارت میں اس کا ذکر کیوں نہیں ہے؟ چاروں انجیلوں میں سے کسی کماب سے کوئی الی صرح عبارت دکھلائی جائے جس میں حضرت عیسی علیہ السلام نے بیکہا ہوکہ میری موت تمہاری نجات کے لئے کافی ہے، یا بیکہا ہوکہ میں السلام نے بیکہا ہوکہ میں

(اسلام اور عیدائیت، تعارف و تقابل کے گئے جان دے رہا ہوں، کوئی بھی عیدائی قیامت تمہارے گناہوں کی معافی کے لئے جان دے رہا ہوں، کوئی بھی عیدائی قیامت تک چاروں انجیلوں سے اس بات کو ثابت نہیں کرسکتا۔
دومراسوال: یہ ہے کہ یہ توعقل کے بھی خلاف بات ہے کہ گناہ تو دنیا والے کریں اور موت کی سز احضرت عیسی علیہ السلام جھیلیں؟
میسرا سوال: یہ ہے کہ حضرت سے کے گناہوں سے نجات پانے کے جوطریقے تیسرا سوال: یہ ہے کہ حضرت سے کے گناہوں سے نجات پانے کے جوطریقے

تبسرا سوال: یہ ہے کہ حضرت سے نے گناہوں سے نجات پانے کے جو طریقے بنلائے ہیں ان میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں ہے کہ میری یا کسی اور کی موت سے تمہارے گناہ معاف ہوسکتے ہیں؛ بلکہ اس کے برخلاف حضرت میں نے گناہوں سے نے گناہوں سے نے اس کے جو طریقے بنلائے ہیں وہ یہ ہیں:

"میشکی زندگی بیہ کہوہ تجھ کو اکیلاسچا خداء اور یسوع کو جسے تونے بھیجا ہے جانیں" "مجھ میں نہیں آیا (یوحیّا،ب: ۱۷)

''میں تم سے بھے کہتا ہوں کہ: جو میرا کلام سنتا ہے، اور اس پر جس نے جھے بھیجا ہے۔ ایران لاتا ہے، ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا''۔ (یوخا،بدہ)

'' ایک شخص نے سوال کیا کہ اے استاد! میں کون می نیکی کروں کہ ہمیشہ کی فرندگی پاؤں؟ بیبوع نے جواب و یا: اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر اس نے اس سے کہا: کون سے حکموں پر؟ بیبوع نے کہا: یہ کہ خون نہ کر، زنا ممل کر، اس نے اس سے کہا: کون سے حکموں پر؟ بیبوع نے کہا: یہ کہ خون نہ کر، زنا فرہ چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے'۔ (ستی، ب: ۱۹)

"ننانو براست بازوں کی بنسبت جوتو بہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک تو بہ کرنے والے گناہ گار کی بابت آسمان میں زیادہ خوشی ہوگی"۔(لوقا،ب:۱۵)

ان تمام عبارات کا کیامطلب ہے؟ اگر صرف حضرت سے علیہ السلام کی موت

اسم خفرت ہوجائے گی تو پھران تمام تعلیمات کی کیا ضرورت ہے؟

## (سلام)ورىيىيائىت،تغارف وتقائل ، ﴿﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ اللَّهُ مِنْ أَنْ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَالَى اللَّهُ اللَّ

اس نصل میں عیسائیوں کی بنیادی کتاب بائیل کا تعارف بیش کیا گیاہے، اور
اس بات کو ثابت کیا گیاہے کہ بائیل کا محرف ہونا عیسائیوں کے نزد یک بھی مسلم
ہے، اس کے باوجود جولوگ بائیل کے محرف نہ ہونے پردلیلیں پیش کرتے ہیں ان کا دلائل کی روشنی میں تعاقب کیا گیاہے، اس سلسلہ میں مباحث پیش خدمت ہیں۔
مائیل کی روشن میں تعاقب کیا گیاہے، اس سلسلہ میں مباحث پیش خدمت ہیں۔
مائیل کی روشن میں تعاقب کیا گیاہے، اس سلسلہ میں مباحث پیش خدمت ہیں۔

بائیل کے معنی: بائیل، ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی کتاب کے ہیں۔

بائیل کی تقییم: عیسائی لوگ اس کی دوشتم کرتے ہیں:

قشم اوّل: بائیل قدیم: یعنی وہ کتا ہیں جو انہیں حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے

آئے ہوئے انبیاء کیم السلام کے واسطے یہونچی ہیں۔

قشم ثانی: بائیل جدید: یعنی وہ کتا ہیں جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد بذریعہ
الہام کھی گئی ہیں۔

المجالی شم کوم بدقد یم اور دومری شم کوم بدجد بدکہتے ہیں، اور دونوں کے مجموعہ کو اسلام مقدل (بائل) کہتے ہیں۔ (قاموں الکاب المقدی، ص: ۱۳۳۸، میزان الحق، ط: ۱۳۹۰ مقدی الفظ عہد کے معنی جو اس سے میں لفظ مجد کے معنی میں الفظ عہد کے معنی میں استعال کیا گیا ہے جواس نے تمام انسانوں سے لیا لیکن "عہد قدیم" اور "عہد جدید" کی استعال کیا گیا ہے جواس نے تمام انسانوں سے لیا لیکن "عہد قدیم" اور "عہد جدید" کی اصطلاح عیسائیوں نے قالبا کماب "میرمیاہ" کے درج ذیل فقروں سے اخذ کیا ہے۔

"د کھے وہ دن آتے ہیں خداد ندفر ما تا ہے جب میں اسرائیل کے گھرانے اور میں نے اس کے گھرانے اور میں نے اس کے گھرانے دور میں نے اس کے گھرانے دور میں نے اس کے گھرانے دور میں نے گئی کے گھرانے دور میں نے گئی کے گھرانے کے مطابق نہیں جو میں نے اس کے مطابق نہیں جو میں نے اس کے باپ دادا سے کیا، جب میں نے اُن کی دستگیری کی تا کہ ان کو ملک مصر سے اُن کے باپ دادا سے کیا، جب میں نے اُن کی دستگیری کی تا کہ ان کو ملک مصر سے

نكال لا وَل ، اور انھوں نے ميرے أس عبد كوتو را، اگرچه ميں أس كا مالك تھاء خداوندفر ما تاہے بلکہ بیعہدہے جومیں اِن دنوں کے بعداسراتیل کے گھرانے سے باندهول گا''۔ ( پرمیاہ، ب: ۳۱ آیت: ۳۳ تا ۳۳) موجودہ عیبما تبیت کے مآخذ ومصادر کی تقصیل بالنكل مح تسخ : بهرحال بائبل قديم كتين نسخ بين: T عبرانی نسخه۔ ک یونانی نسخه۔ ک سامری نسخه۔ عبرانی نسخ میں کتنی کتابیں؟ عبرانی نسخه: اس میں مندر جهذیل ۹ ۳/کتابیں ہیں: (۳) گنتی۔ (۱) پيدائش\_ (۲) څروج۔ (۲) کتاب پوشع۔ (۵)استثناء\_ (۴)احیار۔ (۹)شمویل اول به (۸) ژوت۔ (۷) كتاب تضاة ـ (۱۲)سلاطين ثاني\_ (۱۱)سلاطین اول به (١٠)شمويل ثاني \_ (۱۵) گزرا۔ (۱۲) تواریخ ثانی۔ (۱۳) تواریخ اول\_ (۱۸) الوب (١٤) أسرّ ـ (۱۲)نحمیاه۔ (۲٠)اشال\_ (۲۱)داعظ۔ (19)زيور\_ (۲۳) برمیاه۔ (۲۳) يسعياه۔ (۲۲)غزل الغزالات (۲۲) و قبل۔ (۲۷)دانی ایل (۲۵)نوحه۔ (۲۹) يوايل\_ (۳۰)عاموس (۲۸) بوسے۔ (۳۳)ميكاه-(۳۲) يوناه\_ (۱۳)عبدیاه۔ (۳۲)صفدیاه۔ (۳۵)حبقوق۔ (۱۳۳)نا وم\_

(۳۸)زکریا۔

(۳۹) لما كى۔

Control of the Contro

(۳۷) جی۔

(اسلا) اورعیدائیت، تعارف و تقابل کے ایج کی جوسے کی جوسے کے خود کے معتر ہیں۔

یہ کتا ہیں یہودا اورعیدائیوں میں فرقۂ پروٹسٹنٹ کے خود کے معتر ہیں۔

الوریت کی حقیقت؟ ان کتابوں میں سے پہلی پانچ کتا ہیں ( یعنی ت پیدائش۔

و خروج سے گئی ہو احبار سے استفاء حضرت موی علیہ السلام کی جانب منسوب ہیں، اور اِن ہی کے مجموعہ کو ' تورات' کہا جا تا ہے۔

الورات کے معتی؟ تورات عبر انی لفظ ہے اس کے معنی قانون تعلیم اور شریعت کے معتی ہی بین کورات کہدد ہے ہیں۔

اور ان کی محموعہ کو ہی بیازا تورات کہدد ہے ہیں۔

اور نائی نسخہ: جس کوستر یا بہتر علماء یہود نے یونانی زبان میں منتقل کیا، اس کوستر کی مناسبت سے سپوا جنٹ کہتے ہیں۔

اور نائی نسخہ کا امتیاز؟ یہ نسخ عبر انی نسخہ کے خورہ ۹۹ / کتابوں کے علاوہ مزید سات کتابوں کو شامل ہے جو مندر جد ذیل ہیں:

ہیر برانی زبان میں ہے،اس میں کل سات کتابیں ہیں۔ بینی عبرانی نسخہ کے نمبر (۱) سے نمبر (۷) تک کی کتابیں جومندر جہ ذیل ہیں:

یدائش۔ ﴿ خروج۔ ﴿ احبار۔ ﴿ کُنتی۔ ۞ اسْتُناء۔ ﴿ کَابِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ ا ایشوع۔ ﴿ کَمَابِ تَضَاة۔ (سلا) اورعیرائیت، تعارف و قابل کی ایکی ایک فرقد ہے، یہ فلسطین کے شہرسامرہ سامری کا مطلب ؟ ' سامری کا ایک فرقد ہے، یہ فلسطین کے شہرسامرہ کی طرف منسوب ہے، جو تباہ ہونے کے بعد دوبارہ ' نابلی' کے نام سے مشہور ہوا، یہاں کے باشد ہے عام یہود یول سے بنیادی طور پر دوامور میں اختلاف کرتے ہیں، ایک مسلمہ کتب کی تعداد میں، دوسر ہے عبادت گاہ کے سلسلے میں، یعنی عام یہود یول کے بجائے کو ہے جریزم پر عبادت کرتے ہیں، جو یہود یول کے بجائے کو ہے جریزم پر عبادت کرتے ہیں، جو نابلی کے جنوب میں ایک بہاڑ ہے۔
باتمل جد میداور اس میں فرکور کتب بائے ہے۔

بائبل جدیدجس کوعہد جدید بھی کہا جاتا ہے، اس میں ۲۷ / کتابیں ہیں، جن کو درج ذیل چار حصول میں تقتیم کیا جاتا ہے:

ا ناجیل۔ ورسولوں کے اعمال۔ و خطوط۔ و مکاشفہ۔

انا جیل: انجیل کی جمع ہے۔ انجیل کا لفظ چار کتابوں پر بولا جاتا ہے، بالفاظ دیگر انجیل یا جیل کی جمع ہے۔ انجیل کا لفظ چار کتابوں پر بولا جاتا ہے، بالفاظ دیگر انجیل میں جیل میں حضرت عیسی علیہ السلام کی سیرت اور اُن کی تعلیمات کاذکر ہے اس لئے انہیں تاریخی اسفار (کتابیں) کہا جاتا ہے۔

اناجيل اربعه كاخلاصه

﴿ الجيل متى ميں حضرت عيسى عليه السلام كوايك قانون دال اور قانون سازكى حيثيت سے بيش كيا گياہے ، جن كامقصد ميہ عليه السلام كوا يك كوزندگى مسطرح گذار فى چاہئے۔ چيش كيا گياہے ، جن كامقصد ميہ عليہ السلام كوا يك نجات دہندہ اور انتہائى صابر وشاكردكھا يا گياہے۔

ال الوقائمی حضرت عیسی علیدالسلام کوتمام انسانیت کے لئے نجات وہندہ کی حیثیت سے بیش کرتے ہیں، اور ایسے الفاظ استعال کرتے ہیں کہ جن سے حضرت عیسی کی

ان تمام انجیلوں میں حضرت عیسی علیہ السلام کی سوائے اور تعلیمات کو ذکر کیا گیا ہے، پہلی تین انجیلوں کی تفصیل اور تر تیب تقریباً کیساں ہے؛ جب کہ انجیل یوحنا کی تر تیب اوراس کا انداز کچھا لگ ہے، یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات کوچھوٹے چھوٹے جملوں اور مقولوں کی شکل میں بیان کرتے ہیں۔
مولوں کے اعمال: یہ انجیل کی ایک کتاب کا نام ہے، جس کے مصنف ''مرقس'' کیس یہ کتاب المیام کے ہیں یہ کتاب انجیل ''مرقس'' کا تمہ ہے۔ اس کتاب میں حضرت سے علیہ السلام کے ان شاگردوں کے حالات اور ان کی تبلینی مساعی کا تذکرہ ہے جفیں رسولوں کے افتات اور ان کی تبلینی مساعی کا تذکرہ ہے جفیں رسولوں کے افتاب سے یا و کیا جاتا ہے۔

خطوط: ان پانچ کمابول کے علاوہ عہد جدید بیس ا ۲ / خطوط ہیں، ان میں دین کی تعلیم کااہتمام ہے اس لئے آئیں تعلیمی اسفار (کما ہیں) بھی کہا جاتا ہے، وہ خطوط بیہیں: (۲) بوس کار دمیوں کے نام کا خط۔ (۱۷) پوس کا طفمس کے نام کا خط۔

(2) بولس كا كونت ول كام كابهلا خط (١٨) بولس كافليمون كانام كاخط

(٨) پولس كا گزشتيول كے نام كادومرافظ۔ (١٩) پولس كاعبرانيول كے نام كا خط۔

(۹) بولس كالكليةول كينام كاخط (٢٠) يعقوب كاعام خو

(۱۰) پیس کافسیوں کے نام کا خط۔ (۲۱) پطرس کا پہلا خط

(۱۱) يوس كافليول كنام كاخط

(۱۲) پوس کاکلیسوں کے نام کا خط۔

(۱۱۱) يوس كالمسلنكيول كينام كايبلاخط

(۱۲) اوس کا مسلنکیوں کے نام کادور اخط۔

(۱۵) بوس کا مجمعیس کے نام کا پہلا خط۔

(١٧) يوس كالميتنيس كنام كادوسرانط-

(۲۰) ليقوب كاعام خط (۲۱) پطرس کا پہلا خط۔ (۲۲) پطرس کا دوسر اخط (۲۳) بوحنا كايبلا خط\_ (۲۴) يوحنا كادومراخط (۲۵) يوحنا كاتيسرا خط (٢٦) يهوداه كاعام خط

يە چىبىل كتابىل ہوئىں\_

(اسلام اورعیمائیت، تعارف و تقابل اسلام الا میس حفرت کی کی حکومت کابیان اسلام اسلام کرح عهد جدید کی ستائیس کتابیس پوری ہوئیس، ان میس سے پہلی چار کتابوں العینی انجیل متی انجیل مرقس، انجیل لوقا، انجیل یوحتا) کو 'اناجیل اربعہ' کہتے ہیں۔
انجیل کے معنی ؟ ''اناجیل' انجیل کی جمع ہے جومعرب لفظ ہے، یونانی زبان میں اس کی اصل (انگلیوس) اور قبطی زبان میں (انگلیون) ہے، انجیل کے معنی ہیں بشارت، کی اصل (انگلیوس) اور قبطی زبان میں (انگلیون) ہے، انجیل کے معنی ہیں بشارت، تعلیم ، یولفظ (اناجیل اربعہ) ہی کے لئے خاص تھا؛ مگر بعد میں یہ بطور مجازع مدجد ید کے پورے مجموعہ پر بولا جانے لگا۔

بائبل قديم اور بائبل جديد كاوصف مشترك

یہاں پراس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ کتابوں کی تحقیق کے سلسلے میں مسیحی کونسلوں کے آغاز سے پہلے جس طرح بائبل قدیم کی بیرسات کتابیں: ﴿ الله الله وَحَمْت اللّٰهِ الله وَحَمْت اللّٰهِ الله وَحَمْت اللّٰهِ وَحَمْتُ وَلَى اللّٰ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهِ وَمِنْ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهِ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰمُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰمُ اللّٰ اللّٰمِنُ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰمُ

ا عبرانیوں کے نام کا خطر آ لیتقوب کا عام خطر آ لیطری کا دومرا خطر آ ہودیا کا دومراخط آ ہودیا کا تیسرا خطر آ ہیودا کا عام خطر آ ہودیا رسول کا مکاشفہ اس طرح گویا پور تا کا تیسرا خط سے ایکن اس طرح گویا پورے بائبل میں ۱۲ اس مشکوک اور مختلف فیہ تھیں ؛ لیکن پھر جب کتا بول کی تحقیق کے سلسلہ میں مسیحی کوشلوں کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہوا تو پھر یہ مشکوک اور مختلف فیہ کتا ہیں بھی معتبر اور واجب التسلیم ہو گئیں تا آئکہ فرقہ یروشنٹ کا ظہور ہوا۔ اسلام اور عیسائیت، تعارف و تقابل کی این ایس کی جیسی کی ایس کی جیسی کی جیسی کی جیسی کی جیسی کی جیسی کی جیسی کی می کا بول کی تحقیق کے لئے عیسائی علماء کی مجلسیں میں میں سب سے پہلی و فعہ شہر میں سب سے پہلی و فعہ شہر انس (غرق کے کرم اللہ اور کا کرم میں انسان عقد اللہ علیہ کا کہ میں انسان عقد اللہ علیہ کا کہ کا کا کہ علیہ کا کہ کہ کہ کا ک

رہیں، جروم سیحی عالم نے کتاب یہودیت کے مقدمہ میں یہی بات تکھی ہے۔ وومری جلس: اس کے بعد ۱۲۳ء میں شہرلوڈیشیا (لا دوقیہ) کے اندرعیسائی علاء کی ایک دومری مجلس منعقد ہوئی، اس مجلس نے مختلف فیہ ۱۳ / کتابوں میں سے مزید ۲ / کتابوں کوواجب التسلیم قرار دیا، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

العقوب كاخطه ⊕ بطرس كا دوسرا خطه ⊕ يوحنًا كا دوسرا خطه ⊕ يوحنًا كا تيسرا خطه ⊕ يهودا كاخطه ⊕ پولس كاخط عبرانيوں كے نام باقى سات كتابيں بدستورمشكوك رہيں۔

توٹ: ''کتاب اُسر''کا بچھ حصہ جومختلف فیہ تھا وہ بھی اسی مجلس میں معتبر قرار پایا۔ تغیسری مجلس: اس کے بعد تنیسری مجلس ۹۷ ساء میں شہر کا رقیع میں منعقد ہوئی جس میں مشہور عیسائی فاضل'' آگٹائن'' بھی شریک ہے، اس مجلس نے مابقیہ سات کتابوں کو بھی معتبر اور واجب التسلیم قرار دے دیا، وہ سات کتابیں ہے ہیں:

کتاب دانش ۔ ﴿ کتاب طوبیا۔ ﴿ کتاب باروخ ۔ ﴿ حکمت یشوع بن
 سیراخ ۔ ﴿ مکابین اوّل ۔ ﴿ مکابین ثانی ۔ ﴿ مکاشفہ یوحنا ۔

ان مجانس کے بعد بھی مجلسیں منعقد ہوتی رہیں اور بائیل کے مجموعہ ہے بعض کتابوں کو خارج کرنے اور اس میں بعض کتابوں کو خارج کرنے اور اس میں بعض کتابوں کو داخن کرنے کے سلسلے میں اختلاف جاتارہا۔ چوتی اور آخری مجلس: ۸۲۲ء میں روم میں ایک مجلس منعقد ہوئی اس نے موجودہ

ملام اور عيرما ئيت ، تعارف و نقابل ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ عهد جدید کے مجموعہ کومستند تسلیم کیا اور پوپ'' گلاسیوں''نے باضابطہ طور پرانہیں سند قبول عطاء کی ،اس کے بعد سیحی دنیا کے سواد اعظم نے ایک مکمل بائبل پراتفاق کیا۔ ان مجالس کے منعقد ہونے کے بعدوہ کتا ہیں جوتقر بیا تین صدی تک مشکوک اور غیر معتبر محجی جاتی رہیں تسلیم شدہ قراریا تیں اوراس کے بعد تقریباً بارہ سوبرس تک عيهائيوں كے تمام فرقول كے نزديك واجب التسليم رہيں اور روكن كيتھولك والے آج بهى ان سب كوواجب التسليم قرار دين بين بليكن كافي بعد ميس جب فرقه بروششنش كا وجود ہواتو سے پھر کتا ہے آستر کے بعض ابواہ، کتاب باروخ ، کتاب طوبیا، کتاب الم يهوديت، كتاب وإنش (حكمت مليمان) كتاب حكمت يشوع بن سيراخ اورمكايين كي دونوں کتابوں کو کتب مقدسہ سے خارج کر کے اُن کی صدافت کو داجب التسلیم مانے سے اٹکار کردیا اور ان کے غیر معتبر ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل بیش کئے۔ ان كتابول كى اصل عبرانى زبان مفقود ب، اوراس زماند ميس جو يجوموجود ب وه عبرانی کانز جمه ہے۔ ا عبرانی یہودی اِن مذکورہ کتا بول کوسلیم ہیں کرتے۔ ا بركتابين اكثر قديم عيهائيون كے نزديك غيرمسلم بين اوران كے مقبول ہونے 🖟 پرکوئی اجماع بھی نہیں ہے۔ ﴿ جِيرِهِم (متونى ٢٠٠٥ء) كبتاب كه بيكتابين ويني مسائل كى تقريروا ثبات كے کئے ناکافی ہیں۔ (ق ملوس فنصرت كى ب كديد كما بين برمقام يرنبين يرهى جاتين-الا اوی بیس نے صراحت کی ہے کہ بیا کتا بیں محرف ہیں، خصوصاً "م کا بین" کی دوسری کتاب، بددلائل جس طرح فرقہ بروٹسٹنٹ کے لئے رومن کیتھولک والوں كے خلاف جحت بن رہے ہیں اى طرح سے بمارے لئے بھی خود فرقہ پروٹسٹنٹ،

(اسلام) اور عیمائیت، تعارف و تقائل کے جُلاف و لائل بنیں گے کہ ''بائیل'' جن کی رومن کیتھولک اور عام عیمائیوں کے جُلاف ولائل بنیں گے کہ ''بائیل'' جن کی کتابوں کے معتبر اور غیر معتبر ہونے میں خودعیمائی کے مابین اس قدر شدیدا ختلاف رہا ہوائس بائیل کو ہم کس طرح معتبر یا الہامی تسلیم کرلیں؟۔
انجیلوں سے متعلق عیمائیت کا اعتراف

جس طرح موافق وخالف سب کوید بات تسلیم ہے کہ جوانجیل حضرت عیسی علیہ السلام پراتاری گئی تھی وہ اب کہیں موجو زنہیں ہے، اس طرح بیہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ موجو دہ چاروں انجیلوں میں سے کوئی انجیل بھی حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل شدہ انجیل نہیں ہے؛ بلکہ بیانا جیل حضرت عیسی علیہ السلام کے تلافدہ اور اُن کے متعلقین کی یا دواشت ہے جس میں انھوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم، تقریر اور اُن کے حالات قلم بند کئے ہیں، اور اس پر انجیل کا اطلاق بھی بہت نمانہ کے بعد کیا گیا، چہرس انسائیلو پیڈیا مطبوعہ لندن ۱۸۲۸ء جلد پنجم لفظ گاسپک ذمانہ کے بعد کیا گیا، چہرس انسائیلو پیڈیا مطبوعہ لندن ۱۸۲۸ء جلد پنجم لفظ گاسپک

ومسیح کی تعلیم یا پیغام انجیل کہلاتی ہے، اور وہ الہا می نوشتہ جس کے ذریعہ بعد میں ہم کووہ تعلیم یا پیغام پہونچا ان کو بھی انجیل کا لقب ملا مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان نوشتوں کا بیٹام کب پڑا؟ اس میں تو بہت جھگڑا ہے کہ اس کا نام دوسری صدی کے نصف میں جسنشن مَا ذِئْز کے عہد میں پڑا البتہ تیسری صدی میں عام طور پر بینام استعال کیا گیا''۔

آ گے لکھا ہے کہ: '' پئے پیس نے ایک مقام پرمتی ، مرض کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ انھوں نے سے کہ انھوں نے سے کے حالات اور اعمال اور وعظ لکھے؛ لیکن لفظ گاشپل (انجیل) کا اطلاق نہیں کیا ، اس طرح اُن کے مستقین کا نام اول زمانہ کے عیسائیوں میں نہیں ملتا ہے ، یہاں تک کہ جسٹن مارٹر ہمیشہ ہجائے گاسپل (انجیل) متی یالوقا یا بوحنا کی یاد

(الا) اورعيها ئيت، تعارف وتفاعل على الله ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّ

عیمائیوں کی جث دھری: ندکورہ بالا اعتراف کے باد جود کچھ عیمائیوں کی بیضد ہے کہ وہ پہلی اور دوسری صدی میں چاروں انجیلوں کا وجود ثابت کرنے اور پھر انہیں الہامی وآسانی انا جیل بتانے کی ناکام کوشش کریں۔
انا جیل کے حرف ہونے پر دلیل

حضرت مولانا رحمت الله صاحب كيرانوى عليه الرحمه اپنى شهرهُ آفاق تاليف "اظهارالحق" كى پېلى جلد ميں تحرير فرماتے ہيں كہ:

ودسمى كتاب كے آسانی اور واجب التسليم ہونے كے لئے سير بات نہايت ضروری ہے کہ پہلے تو شوں اور پختہ دلیل سے بیر ثابرت ہوجائے کہ ریم کتاب فلاں پیغمبر کے داسطے سے کھی گئی ،اس کے بعد ہمارے پاس سندِ متصل کے ساتھ بغیر کی بیشی ادر تغیرو تبدل کے پہونجی ہے،اور کسی صاحب الہام کی جانب محض گمان ودہم کی بنیاد پر نسبت کردینااس بات کے لئے کافی نہیں کہوہ منسوب الیہ کی تصنیف کردہ ہے۔ اس طرح اس سلسله میں کسی ایک یا چند فرقوں کامحض دعوی کر دینا کافی نہیں ہو سكتا، ويجھئے كتاب المشاہدات اور تكوين كى سفرصغير كتاب المعراح، كتاب الاسرار كتاب يششيف اوركتاب الاقرار، موى عليدالسلام كي جانب منسوب بين، اسي طرح سفررالع عَزْ رَا كاعزرا عليه السلام كي جانب منسوب ہے، اور كتاب معراج أتُنعِياء اور كمّاب مشاہدات اشعیاءان كی جانب منسوب ہیں اور ارمیاء علیہ السلام کی مشہور کتا ہے علاوہ ایک دوسری کتا ہے، جوان کی جانب منسوب ہے اور متعدد ملفوظات ببين جوهبقوق عليه السلام كي طرف منسوب بين اورعهد جديد كي كما بون میں سے علاوہ کتب مذکورہ کے کچھ کتابیں ہیں جوستر سے متجاوز ہیں اور عیسی علیہ السلام دمريم عليهاالسلام اورحوار بول كى اورأن كے تابعين كى جانب منسوب ہيں۔

اس زمانہ کے عیسائی مذعی ہیں کہ بیتمام کتا ہیں من گھڑت اور جھوٹ ہیں ، آج اس دعوی پرگریک کنیسه اور کیتھولک و پروٹسٹنٹ کے تمام کلیسامتفق ہیں۔ آ گے تحریر فرماتے ہیں کہ: "پھرجب ایسی صورت ہے تو ہم کسی کتاب کی نسبت کسی حواری یا نبی کی جانب کرنے سے بیر کیوں کرمان لیں کہ بیرکتاب الہامی اور واجب التسلیم ہوگئ؟ای طرح جم محض ان کے دعوی بلادیل کسی صورت میں تسلیم بیس کرسکتے"۔ خلاصة كلام: بائبل كغيرالهاى اورغير مستند بون پر حضرت مولانا كيرانوي نيب شاردلاً کی پیش کتے ہیں۔ پہلے تواس کے ۱۲۴/اختلافات وتضادات اور ۱۱۰/اغلاط کو مع حوالہ ذکر فر مایا ہے پھراس کے بعد تحریفات لفظی ومعنوی کی ایک کمبی فہرست بیش فرما كر"انسائيكلوپيڈياريس" سے متعدد عيسائي محققين كے اعترافات نقل كئے ہيں، جنھيں ''بائبل''میں موجود بہت کی کتابوں کے محرف ادرغیر الہامی ہونے کااعتر اف ہے۔ ان تمام تحقیقی میاحث کے بعد حضرت مولانا موصوف نے عیسائیوں کی دو فریب کاریوں ہے مسلمانوں کوآگاہ کیا ہے جن کے ذریعے عیسائی لوگ انجیلوں کے الہامی ہونے پرسندمہیا کرنے کی ناکام کوششیں کرتے ہیں۔

عيسائيول كے دومغالطے

پہلا مغالطہ: علاء پروٹسٹنٹ عوام کوفریب وینے اور پہلی ودوسری صدی میں ابنی انجیلوں کی موجودگی کا دعوی ثابت کرنے کے لئے بھی بھی بیم عالطہ دیتے ہیں کہ روم کے بڑے باوری بیٹنٹس اورا مکنا شس جو پہلی اور دوسری صدی کے علاء میں سے ہیں ان کے خطوط میں بعض الی عبارتیں ہیں جو انجیل کی عبارتوں کے مشابہ ہیں، الہذا اس سے بیٹا بت ہوتا ہے کہ بیٹنٹس اورا مکنا شس کے زمانے میں انجیلوں کا وجود تھا جب ہی توان دونوں علاء نے انجیلوں کے مشابہ عبارتیں اپنے خطوط میں تھیں۔ جب ہی توان دونوں علاء نے انجیلوں کے مشابہ عبارتیں اپنے خطوط میں تھیں۔ مفالے کا پہلا جواب: ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان جس سند کا جھگڑا ہے مفالے کا پہلا جواب: ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان جس سند کا جھگڑا ہے

(اسلا) اورعیدائیت، تعارف و تقابل کے ایک اسٹا کے ایک معتبر انسان ایک یا چند اس سے مراد سند متصل ہے ، جس کا مطلب بیہ ہوتا ہے کہ ایک معتبر انسان ایک یا چند واسطوں سے کسی دومرے معتبر مخص سے اس کا بی قول نقل کرے کہ فلال کتاب فلال حواری یا فلال پیٹیمبر کی تصنیف ہے ، اور میں نے پوری کتاب اس کی زبان سے خود سی ہے ، یا بیہ کہ اس نے میرے سامنے بیا قر ادکیا ہے کہ بیہ کتاب میری تصنیف ہے ، اور اس واسطہ یا واسطوں کا معتبر اشخاص ہونا ضروری ہے ، جن میں روایت کی تمام شرطیس موجود ہوں ؛ لاہداصرف بیہ کہدد ہے ہے کہ دیہا کی اور دومری صدی کے علاء مشرطیس موجود ہوں ؛ لاہداصرف بیہ کہدد ہے ہے کہ دیہا کی اور دومری صدی کے علاء کا میں اور اگناست کے خطوط میں آنجیل کے مشابہ عبارتیں پائی جاتی ہیں اس کے طوط میں آنجیل کے مشابہ عبارتیں پائی جاتی ہیں اس کے طوط میں آنجیل کے مشابہ عبارتیں پائی جاتی ہیں اس دومری صدی میں انجیلوں کا وجود ثابت کرنے کے لئے سند شصل درکار ہے۔ معلی کا دومراجواب

عیسائیوں کا مذکورہ دعوی چنداسباب کی بناء پر باطل ہے:

پہلاسیب: کلیمنس یا گناسٹس کے خطوط کے بعض مضامین کا نجیلوں کے مضامین سے متحد ہوجانا اس امر کے لئے کافی نہیں ہے کہ وہ مضامین انجیلوں سے ماخوذ ہوں اور ان کے ذمانہ میں بیانجیلیں موجود رہی ہوں، ورند بیہ بات لازم آئے گی کہ ان لوگوں کا دعوی سچا ہوجائے جن کو پروٹسٹنٹ فرقہ کے لوگ ملحد کہتے ہیں؛ کیوں کہ ان کا دعوی بیہ ہے کہ انجیل میں جو اخلاق حسنہ کی تعلیمات نظر آتی ہیں وہ حکماء اور بت پرستوں کی کتابوں سے منقول ہیں۔ اگسیٹرو مو کا مصنف کہنا ہے کہ:

" انجیل میں اخلاق فاصلہ کی جوتعلیم موجود ہے، اور جس پرعیسائیوں کو بڑا ناز ہے دہ لفظ ہدافظ کنفیئو شسس کی کتاب الاخلاق سے منقول ہے جوولا دت سے علیہ السلام سے اسلام سے اسلام کا گذرا ہے ، مثلاً اس کی کتاب کے خلق (۲۴) میں یوں کہا گیا ہے کہ: دوسر سے کے ساتھ وہی برتا و کروجس کی اس سے اپنے لئے تو قع رکھتے ہوا درتم کو

(اسلام اور میسائیت، تعارف و تقابل کے ایک کہ بیتمام اخلاق کی جڑ ہے، خاق نمبر (۱۵) میں صرف اس خلق کی ضرورت ہے؛ کیول کہ بیتمام اخلاق کی جڑ ہے، خلق نمبر (۱۵) میں ہے کہ '' اپنے وشمن کی موت مت ہا نگو کیول کہ بیتمام اخلاق کی جڑ ہے، جب کہ اس کی زندگی خدا کی قدرت میں ہے' خلق نمبر (۱۵۳) میں ہے کہ '' ہمارے لئے وشمن سے اعراض کرنا بغیرانقام لئے ممکن ہے، اور طبعی خیالات ہمیشہ بڑ نہیں ہوتے ، ای قسم کی اور بہت کی عمرہ فیصی ہندوستان و بونان کے حکماء کے کلام میں موجود ہیں'۔ کو اور بہت کی عمرہ فیصی ہندوستان و بونان کے حکماء کے کلام میں موجود ہیں'۔ ووقعرا سعیب: فیصی سا بعین میں سے ہے، اور سے کے اقوال واحوال سے اس کی واقفیت سے کم نہیں، اس لئے غالب یہی ہے کہ اس نے اپنے خطوط کے مضامین مروجہ انجیلوں سے قبل کرنے کے بجائے خودان روایات سے قل کیا ہوگا جو اُس تک پہونی تھیں، ہاں اگر اس کے کلام میں اس امر کی صراحت ہوتی ہوگی ہے کہ میں نے قبل کی ہے تو بیدوی برخل ہوسکتا تھا مگر موجودہ صورت میں قطعی ہے کہ سے کہ میں نے نقل کی ہے تو بیدوی برخل ہوسکتا تھا مگر موجودہ صورت میں قطعی ہے کہ میں نے نقل کی ہے تو بیدوی برخل ہوسکتا تھا مگر موجودہ صورت میں قطعی ہے کہ میں نے نقل کی ہے تو بیدوی برخل ہوسکتا تھا مگر موجودہ صورت میں قطعی ہے کہ میں ای ا

ہے۔ یوں ہے۔ اگر کیمنس ان انجیلوں سے نقل کرتا تو اس کی نقل پورے مضمون ہیں اصل کے مطابق ہونی چاہئے مگر ایسانہیں ہے؛ بلکہ اس نے کئی جگہ انجیلوں کی مخالفت کی ہے بیاس امر کی بڑی دلیل ہے کہ اس نے اُن انجیلوں سے نقل نہیں کیا، اوراگر اس کی نقل ثابت بھی ہوجائے تو ہوسکتا ہے اس نے اُن چاروں متداول انجیلوں کے بجائے اُن انجیلوں کے بجائے اُن انجیلوں سے نقل کیا ہو جو اس کے عہد میں مرقہ جتھیں؛ لہذا اب بھی موجودہ ونا ثابت نہیں ہو تا۔

مغالطے کا تیسراجواب

تعیمنس کے جس خط کے بارے میں عیسائیوں کا دعوی ہے کہ وہ انا جیل سے ماخوذ ہے اُس خط کے سال تحریر میں شدیدا ختلاف ہے، چناں چیکٹر بری کہتا ہے کہ:
''بیسال ۱۲۴ء،اور ۲۰ءکے درمیان کا کوئی سال ہے'۔

اسلام اورعيهائيت، تعارف وتقابل على الحيالي المحافظ ال

تبصره: غور سيجيئ جب طليمنس ال وقت تك اسقف بى نبيل بنا تفاتو پھر ١٢٠ ء يا مدوم دي غور سيجيئ جب لکھ ملتا ہے؟ الل لئے كہ بيخط كوئى عام خطاتو تھا نبيل بلكه دومي مرجا كى جانب سے كرتھس كے گرجا كولكھا جانے والا ايك تبليغى خطاتھا، جس كوصرف اسقف بى لكھتا ہے۔

مشہورمؤرخ ولیم میور نے 90ء کوتر جیج دی ہے، اور مفسر لارڈنر نے 91ء کو ترجیح دی ہے۔

ہم مذکورہ اختلاف سے قطع کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کلیمنس کے خطاکا سالِ
تحریر ۹۹ء سے متجاوز نہیں ہوتا، یعنی سینس نے یہ خط بہت سے بہت ۹۹ء میں لکھا،
اس سے آ گے نہیں ، اب لگے ہاتھوں کیمنس کے خطاکی ایک عبارت ملاحظہ کیجئے اور
اس کے متعلق عیسائیوں کا دعوی بھی سنتے جائے۔

کلیمنس کے خط کی عیارت

" جو شخص عیسی سے محبت رکھتا ہے اس کوعیسی کی وصیت پر مل کرنا چاہیے " مسٹر جو شخص عیسی کے دعوی ہے کہ مسئر جو نسب کا میں سے بیر عبارت انجیل بوحتا، ب: ۱۲ ا آ بیت ۱۵ سے نقل کی ہے ، آ بیت مذکورہ بول ہے:

''اگرتم مجھ سے محبت رکھتے ہوتو میر سے حکموں پر مل کردگئے'۔
اور معلوم ہو چکا ہے کہ پیمنس کے خط کا سال تحریر ۴۹ء سے متجاوز نہیں ہے ،
اس کو ذہن میں رکھ کر اب انجیل بوحنا کا سال تحریر خود جونس کی رائے کے مطابق معلوم سیجئے ،مشہور عیسائی فاصل ہورن ا بنی تفسیر مطبوعہ ۱۸۲۳ء جلد ۲ مس ۷۰ سم میں کہنا ہے کہ:

ىلا )اورعيسا ئيت،تعارف وتقامل ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ اللَّهُ لَا لَهُ لَا لَهُ اللَّهُ و این این انجیل کریز استهٔ اور اینی فاز مِنس جیسے متقدمین اور متاخرین میں سے ڈاکٹرمل اور فیبری شیس ، لیگارک اور بنشب ٹاملائن کی رائے كيمطابق ٩٠ ء ين كسى ہاورمسر جونس كى رائے كےمطابق ٩٨ ء ميں كسى ہے"۔ تنهمره: د يكھے ہورن كى صراحت كے مطابق مسٹر جونس كى رائے بيہ كما تجيل يوحنا ۹۸ء میں لکھی گئی، بیرائے رکھتے ہوئے بھی تیمنس کے خط کی عبارت کے بارے میں بیدوعوی کرنا کہوہ انجیل بوحناہے ماخوذ ہے کس قدر جیران کن ہے؟ تعیمنس کا خط ۹۲ء اور انجیل بوحنا ۹۸ء میں لکھی جارہی ہے، بہر حال مذکورہ تمام تفاصیل سے بیہ یات مایت ثبوت کو پہونچ جاتی ہے کھیمنس کا خط انجیل سے ماخوذ نہیں ہے،اس کئے لیمنس کے زمانے میں انجیل کے موجود ہونے کا دعوی بے بنیا داور غلط ہے، اب آ کے بیدد میکھتے کہ اُگٹا شخس جو میمنس ہی کی طرح پہلی اور دوسری صدی کے علماء میں سے ہے اس کے خطوط بھی انجیل سے ماخوذ نہیں ہیں اس لئے اگنا مشس کے زمانے میں بھی انجیلوں کی موجودگی کا دعوی باطل اور لغوہے۔ أكنائس كخطوط اورأن كي حقيقت

لارونرا پی تفسیری جلد ۲ میں کہتا ہے:

" نیسی بیس اور چیر وم نے اس کے نایا ب خطوط کا ذکر کیا ہے ، ان کے علاوہ کی دومر سے خطوط کی رائے یہ کے حدومر سے خطوط کی رائے یہ ہے کہ وہ جعلی ہیں ، میر سے نزد یک بھی ظاہر یہی ہے ، ان سات خطوط کے دو ننج ہیں ایک بڑا اور دومرا چیوٹا ، اور سوائے مسٹر وسٹسن اور دویا چار اس کے تبدین کے سب کا فیصلہ بیہ ہے کہ بڑے ننځ میں اضافہ کیا گیا ہے ، اور چیوٹا نسخہ اس لائق ہے کہ اس کی جانب منسوب کیا جا سکے۔

لار ڈنرمزید کہتاہے میں نے بڑے فورسے ان دونوں کا مقابلہ کیا ہے جس سے

(اسلام) ورعيسائيت، تعارف وتقابل ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ مجھ کو بیہ منکشف ہوا ہے کہ چھوٹے نسخہ کو الحاق اور زیادتی سے بڑا بنا دیا گیا، بیہ بات نہیں ہے کہ بڑے کو حذف اور اسفاط کے ذریعہ جھوٹا کرلیا گیا ہو، متفذمین کے منقولات بھی برنسبت بڑے کے چھوٹے کے زیادہ موافق ہیں، اب سوال بیرے کہ چھوٹے نسخہ کے خطوط کیا واقعی اگناسٹس کے لکھے ہوئے ہیں یانہیں؟اس میں بڑا نزاع واختلاف ہے، بڑے بڑے محققول نے اس باب میں اپنے اپنے قلم کے گھوڑے دوڑائے ہیں،فریقین کی تحریرات دیکھنے کے بعد بیسوال میرے نزدیک پیچیدہ ہوگیاہے؛ البندمیرے نزویک میہ بات واضح ہے کہ بیخطوط وہی ہیں جن کو یوی ہیں نے پڑھاہے،اور جوآریجن کےعہد میں موجود نتھے،ان کے بعض فقرے ا گناسس کے دور کے مناسب نہیں ہیں اس بناء پر مناسب ریے کہ ہم رینال کرلیں کہ بیفقرےالحاق ہیں، نہ بیر کہ ہم تما مخطوط کوان بعض فقروں کی وجہ سے رو كردين، بالخصوص نسخول كي قلت كي صورت مين جس مين جم مبتلا بين، اورجس طرح فرقدُ ایر ین کے کسی شخص نے بڑے نسخہ میں اضافہ کردیا تھا، ای طرح ممکن ہے کہ ال فرقه کے کسی شخص نے یا دینداروں میں سے کسی نے یا دونوں میں سے کسی شخص نے چھوٹے نسخہ میں بھی تصرف کیا ہو، اگر چہ میرے نزدیک اس تصرف سے کوئی بڑا نقصان وا قع نہیں ہوا''۔

محشی بیلی حاشیه پرلکھتاہے کہ:

''گذشته زمانه میں اگنا مشس کے تین خطوط کا ترجمہ نمریانی زبان میں پایا جاتا تھا جس کو کیوری ٹن نے طبع کیا تھا، اور بیہ بات قریب قریب بقین ہے کہ چھوٹے خطوط جن کی اصلاح آشرنے کی تھی ان میں الحاق موجود ہے''۔

عيسائى علاء كى ان عبارتول سے چند باتيں ثابت ہوتی ہيں:

مملی بات: ان مذکورہ سات خطوط کے علاوہ باتی تمام خطوط تمام علاء سیجی کے

\_\_\_

نزد یک جعلی ہیں اس لئے بیخطوط غیر معتر ہوئے۔ وومرى بات: خطوط كابر انسخ بجى سوائے مسٹر وسٹسن اوراس كے بعض تبعين كے سب کے نز دیک جعلی اورمحرت ہے،اس لئے دہ بھی لائق اعتبار نہیں ہے۔ تنسرى بات: چھوٹے نسخ میں زبردست اختلاف یا یا جا تاہے کہ وہ اصلی ہے یا جعلی؟ اور دونوں جانب بڑے بڑے محققین گئے ہیں، اس کے منکرین کے قول کے مطابق یہ نسخ بھی غیرمعتبر ہے اور لوگ اسے مانتے ہیں اُن کے قول کی بناء پر بھی اس میں تحریف مانے کے سواچارہ بیس،خواہ تحریف کرنے والان فرقتہ ایرین "کاکوئی فردہو، یا خود دیندار طبقہ کا ہو، یا دونوں کےعلاوہ کوئی اور ہو،اس لحاظہ بینخ بھی قابل اعتبار نہیں ہے۔ غالب یمی ہے کہ یہ خجعلی ہے،جس کودوسرے خطوط کی طرح تیسری صدی میں گھڑا گیا ہے، اوراس میں کوئی تعجب کی بات بھی نہیں ہے، کیوں کہ اس متم کی جعلسازی ابتدائي سيحي صديول من نصرف جائز بلكه متحب شارك جاتي تقى، چنال چيتقريباه، انجیل اور رسالے بنائے گئے، جن کوعیسی علیہ السلام اور مریم اور حوار بوں کی طرف منسوب كرديا كيا، پھران سات خطوط كاجعلى مونا قطعاً مستبعد نہيں بلكة قرين قياس ہے، یالکل اس طرح جس طرح دومرے خطوط اس کی جانب منسوب کردیئے گئے ہیں۔ اوراگرہم میہ بات فرض بھی کرلیں کہ بیخطوط ا گناسٹس ہی کے ہیں تب بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا؛ کیوں کہ جب ان میں الحاق ہو چکا توان خطوط ہے اعتماد اٹھ گیا، بچرجس طرح اُن کے بعض فقرے عیسائیوں کے نز دیک الحاق ہیں ای طرح ممکن ہے کہ دوسر کے بعض فقر ہے جن کی نسبت مدعیوں کا خیال ہے کہ وہ مستند ہیں وہ بھی جعلی ہوں ،اوراس منتم کی باتیں اُن لوگوں کی عادت سے مستبعد بھی نہیں ہیں۔ خلاصة كلام: التفصيل كا غلاصهيه بكدا كناسس كخطوط المعنى كركدوه ا گنامشس کےخطوط ہیں بھی یانہیں؟ مشکوک اور قابل نظر ہیں ، اور اگر بالفرض اسی

(اسلام اورعیدائیت، تعارف و تقابل کی اب ایک محرف الحلی است ایک محرف خط کوا گذاشش کی جانب منسوب کرنا اور پھراس کے بارے میں بید دعوی کرنا کہ وہ انجیل سے ماخوذ ہے، مالکل درست نہیں، اوراس سے بھی زیادہ غیر درست بات بیہ کرمش فرکورہ خط کے بالکل درست نہیں، اوراس سے بھی زیادہ غیر درست بات بیہ کرمش فرکورہ خط کے موجوم سے افسانے کی وجہ سے بیر کہا جائے کہ اگناسشس جو پہلی اور دوسری صدی کے علاء میں سے ہیں ان کے زمانہ میں انجیلوں کے موجود ہونے کا تجوت مالی ہے۔ دوسرا مغالطہ: مرس نے اپنی انجیل "پطرس" کی اعانت سے کسی ہے اور "لوق" کے دوسرا مغالطہ: مرس نے اپنی انجیل "پطرس" کی اعانت سے کسی ہے اور "لوق" نے اپنی انجیل کسی، اور "پطرس" اور پولس دونوں صاحب الہام نے یہ دونوں انجیل اس لئا ظسے الہا می قرار پاتی ہیں۔

جواسي:

انجیل مرض پطرس کے بعد لکھی گئی یہ بھی سراسردھوکہ دہی اور خالص فریب کاری ہے، سنیے! ارینوس کہنا ہے کہ: '' پطرس کے مرید اور مترجم جناب مرض نے پطرس و پولس کے مرید اور مترجم جناب مرض نے پطرس و پولس کے مرید کیا ہے''۔

اورلار دُنرا پن تفسير مين كهتاب كه:

"میراخیال ہے کہ مرض نے اپنی انجیل ۱۲ ءو ۱۲ ء سے پہلے نہیں لکھی کیوں کہ پہلے سے روم میں اس سے قبل قیام کرنے کی کوئی معقول وجہ ہم کونظر نہیں آتی ، اور بیہ تاریخ ، قدیم مصنف آرینوں کے بیان کے بالکل مطابق ہے جو کہتا ہے کہ مرقس نے پہلے س وپولس کے مرنے کے بعد انجیل کھی ہے ، یا بیخ آرینوں کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل پطرس وپولس کی وفات کے بعد ۲۲ ء میں کھی ہے ۔ کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بطرس وپولس کی وفات کے بعد ۲۲ ء میں کھی ہے ۔ پیلے سے بیہ بات صاف ہوگئ کہ مرقس نے اپنی انجیل کوئی نے کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل کوئی نے مرقس کی انجیل کوئی کی مرقس نے اپنی انجیل کوئی کے مرقس کے بعد کھی کے ، اور پطرس نے مرقس کی انجیل کوئی کی مور پر بہیں دیکھا اور جوروایت پطرس کے دیکھنے کی پیش کی جاتی ہے وہ بالکل ضعیف ہے ،

(اسلام اورعیسائیت بتنارف و تقائل کے حوشد الطالیین کے مصنف نے باوجودا پنے
اور بالکل قابل اعتبار نہیں ہے ، ای لئے مرشد الطالیین کے مصنف نے باوجودا پنے
تحصب کے نیج مطبوعہ ۱۸۲۰ء کے صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے کہ:
"اس کا زعم ہے کہ انجیل مرقس، بیطرس کے ذیر نظرانی لکھی گئے ہے ''۔
غور کیجئے! فقط زعم صاف اس بات پردلالت کر دہا ہے کہ بیدوی باطل ہے جس
کی کوئی اصل نہیں ہے۔
پولس نے انجیل لوقا کوئیس و یکھا: ای طرح پولس نے بھی انجیل لوقا کوئیس و یکھا:
وووجہ سے
وووجہ سے انٹیل قائد کوئیس و یکھا: ای طرح پولس نے بھی انجیل لوقا کوئیس و یکھا:

میلی وجد: اوّل تواس لئے کہ آج کل علماء فرقدُ پردشٹنٹ کاران ج قول مدہے کہ لوقا نے ابنی انجیل ۳۳ء میں کھی تھی، اور اس کی تالیف اخیاء میں ہو کی تھی۔

وومری جانب بیخق ہے کہ پولس نے ۱۲ عیل قیدسے رہائی پائی تھی ، پھر کسی صحیح روایت سے مرتے دم تک اس کے حال کا پہنیں جاتا ؛ لیکن غالب بہی ہے کہ رہائی کے بعدوہ اسپانیہ اور مغرب کی طرف چلا گیا تھا ، نہ کہ شرقی گرجوں کی طرف اور ''اخیای'' مشرقی شہروں میں سے ہے ، اور غالب گمان یہ ہے کہ لوقا نے اپن انجیل سے فارغ ہونے کے بعداس کو در حقیقت انجیل سے فارغ ہونے کے بعداس کو در حقیقت انجیل کی تالیف کا باعث تھا ۔ و در حقیقت انجیل کی تالیف کا باعث تھا ۔

مران شیادت: مرشدالطالبین کامصنف تسخه مطبوعه ۱۸۴۰ء جلد ۲ فصل ۲ بصفحه ۱۲۱ میں لوقا کے حال میں یوں لکھتا ہے کہ:

" چوں کہ لوقائے پوس کی رہائی کے بعداس کا کوئی حال نہیں لکھااس لئے کسی سیح روایت کی بناء پر رہائی سے موت تک اس کے سفر وغیرہ کا حال کچھ معلوم نہیں ہوتا"۔ ووسری شیادت: لارڈ نرایت آفسیر مطبوعہ ۲۸ کا عجلہ ۵ صفحہ: ۵ صویس کہتا ہے کہ: " دم جا ہے ہیں کہ اب حواری کا حال اس وقت سے ( لیعنی رہائی کے وقت

سے) موت تک نقل کریں ، مگراوقا کے بیان سے پھیجی مدنہیں ملتی ،عہد جدید کی دوسری کتابوں سے البتہ کچھٹھوس مدوملتی ہے، متفرین کے کلام سے کھوزیادہ مدد نہیں ملتی ، اور اس معالمے میں اختلاف یا یا جاتا ہے کہوہ رہائی کے بعد کہاں گیا"۔ تبھرہ:ان دونوں مفسروں کے کلام سے ثابت ہوجاتا ہے کہ بولس کا کوئی حال رہائی سے موت تک کی سی وایت سے ہرگز معلوم نہیں ہوتا، اس لئے بعض متاخرین کامیر گمان که آزادی کے بعدوہ مشرقی گرجوں کی طرف چلا گیا تھاقطعی ججت اورسند بیس ہوسکتا ،رومیوں کے نام خط کے باب: ۱۵ ،آیت: ۱۳ میں ہے کہ: '' مگر چول کہ جھے کواب اُن ملکول میں جگہ باقی نہیں رہی ، اور بہت برسوں سے تمہارے پاس آنے کا مشاق بھی ہوں،اس لئے جب اسفانیہ کوچاؤں گاتمہارے یاں ہوتا ہوا جا دُن گا؛ کیوں کہ جھے امید ہے کہ اس مفریس تم سے ملوں گا"۔ د بکھتے ایوس صاف کہدرہا ہے کہ اس کا ارادہ اسیانیہ جانے کا ہے اور کسی بھی سیجے اور توی دلیل سے بی ثابت تبیں ہوتا کہ وہ رہائی سے قبل ادھر گیا ہو، اس لئے غالب یمی ہے کہ وہ رہائی کے بعد ادھر گیا ہوگا، کیول کہاس کے ارادہ کے فتح کی کوئی معقول وجدنظر نبيس آتى ، كماب الاعمال باب ٢٠ آيت ٢٥ يس يون ٢٥ كه ''اب دیکھومیں جانتا ہوں کہتم سب جن کے درمیان میں بادشاہی کی مناوی كرتا كجرمير امنه نه ديكھوگئ ً\_ بہ قول بھی اس امر پر دلالت کررہاہے کہ اس کا ارادہ مشرقی گرجوں کی جانب

بی تول بھی اس امر پر دلالت کررہاہے کہ اس کا ارادہ مشرقی گرجوں کی جانب جانے کا نہ تھا۔ کیمنس رومی اسقف اپنے رسالہ میں لکھتاہے کہ:

"بولس سارے عالم کوسچائی کاسبق پڑھائے کے لئے انتہائے ملک مخرب میں چلا گیا اور پاک جگہ میں روانہ ہو گیا''۔

بیقول بھی اس امر پردلالت کردہاہے کہ اس کا ادادہ مشرقی گرجوں کی جانب

دوسرگ وجہ: لارڈنرنے پہلے تو آرینوں کا قول یوں نقل کیا ہے:

د بولس کے مقتدی لوقانے ایک کتاب میں وہ بشارت لکھی ہے جس کا وعظ

یولس نے کیا تھا''۔

پھر کہتا ہے: '' ربطِ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بیدام ( لیتی لوقا کا انجیل لکھنا)
مرض کے ابنی انجیل کھنے کے بعدواقع ہوا ،اور پولس و بطرس کی وفات کے بعد''۔
اب اس قول کی بناء پر پولس کا لوقا کی انجیل کود یکھنا قطعی ممکن نہیں ہے ،اگر بیہ
فرض کر لیا جائے کہ پولس نے لوقا کی انجیل کود یکھا بھی تھا تب بھی ہمارے نزدیک
اس کا دیکھنا کا لعدم ہے کیوں کہ ہمارے نزدیک اس کا دیکھنا الہا می نہیں ہے ، پھر کسی
غیرالہا می شخص کا قول پولس کے دیکھنے سے الہا می کیوں کر ہوسکتا ہے؟۔
فلاصہ یہ کہ عیسائیوں کا بید دعوی بھی سراسر فریب دہی ہے کہ مرقس نے اپنی فیل پیطرس کی اعانت سے کھی اور لوقا نے اپنی انجیل پولس کی مددسے کھی۔



اسلام اور عيمائيت، تعارف وتقائل على الحجاف وتقائل المحاف وتقائل المحاف

موجوده عیسائیت کی حقیقت عیسائیت کی موجوده شکل کی حقیقت کا اجمالی جائزه

عیرائیت کی جوشکل آج دنیا میں معروف ہے، اس کی ابتداء کیے ہوئی؟ اس کا انتقاء کیے ہوئی؟ اس کا انتقاء کیے ہوئی؟ اس کا انتقابی جواب بڑی حد تک تار کی میں ہے، تاہم جومواد ہارے پاس موجود ہا اس کی روثی میں اتی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عیمیٰ علیہ السلام کے عروق آسانی کے بعد آپ کے حواری مخالفتوں کا سامنا کرتے ہوئے ہم تن دین عیسوی کی تبلیخ میں مصروف مضاور پدر پے آنے والی رکاوٹوں کے باوجود آئیس خاصی کامیا بی حاصل ہور ہی گئی گئی اس کی وران ایک واقعہ پیش آیا جس نے حالات کا زُرخ موڑ دیا ، واقعہ پیشا کہ ایک مشہور یہودی عالم" ساؤل" جو اب تک دین عیسوی کے بیرووں پرشدید ظلم ڈھا تا آیا مشہور یہودی عالم" ساؤل" جو اب تک دین عیسوی کے بیرووں پرشدید ظلم ڈھا تا آیا تھا، اچا تک اس دین پر ایمان لے آیا ، اور اس نے دعوی کیا کہ وشق کے داست میں مجھ پر ایک نور چکا ، اور آسان سے حضرت میں علیہ السلام کی آ واز سنائی دی کہ" تو جھے کیوں ساتا ہے" اس واقعے سے متاثر ہوکر میراول دین عیسوی پر مطمئن ہوچکا ہے۔

ساول نے جب حواریوں کے درمیان بینی کرایے اس انقلاب کا اعلان کیا تو

اکثر حواری اس کی تصدیق کرنے کے لئے تیار نہ سے بلیے برنا باس
حواری نے اس کی تصدیق کی (چوں کہ برنا باس کی شخصیت حواریوں کے درمیان
مسلم تھی اوروہ بڑے سمجھے جاتے ہے اس لئے ) ان کی تصدیق سے مطمئن ہوکر تمام
حواریوں نے اسے اپنی برادری میں شامل کرلیا۔ ساول نے اپنانام بدل کر "پولس"
مشغول ہوگیا، یہاں تک کہ اس کی انتقال جدوجہدسے بہت سے وہ لوگ بھی دین

(سلام اورعیمائیت، تعارف و تقابل کے ایکی اور کے جو یہودی نہ تھے، ان خدمات کی وجہ ہے اس دین کے عیمائیت میں داخل ہو گئے جو یہودی نہ تھے، ان خدمات کی وجہ ہے اس دین کے پیرووک میں ' کا اثر ورسوخ بڑھتا چلا گیا، نتیجہ بیہ ہوا کہ اس نے رفتہ رفتہ ان لوگوں میں مسیح کی خدائی، کفارہ، اور حلول وجسم کے عقائد کی کھل کر تبلیغ شروع کروی ۔ تواری نے ساتنا معلوم ہے کہ بعض حوار یوں نے اس مرحلے پر ' پولس' کی کھل کر خالفت کی ؛ لیکن اس کے بعد حوار یوں کے حالات بالکل اندھیرے میں کھل کر مخالفت کی ؛ لیکن اس کے بعد حوار یوں کے حالات بالکل اندھیرے میں بیں ۔ (عیمائیت کیا ہے؟ ص: ۲۵ تا ۱۸۷)

كياموجوده عيما تيت كے بانی حضرت عيسى عليه السلام بيں؟

موجودہ عیسائیت کا اگر چہ ہی دعوی ہے کہ عیسائیت کے بانی حفرت عیسی علیہ السلام ہیں؛ لیکن تحقیق تفنیش سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ عیسائی قدیب کے اصل بانی حضرت عیسی علیہ السلام ہیں؛ بل کہ ' پولس' ہے، کیول کہ حضرت عیسی علیہ السلام جو تعلیمات لائے تصفی علیہ الن پر تو عامل ہیں، البتہ ' پولس' نے جس چیز وں کو پھیلا یا عیسائی ان ہی پر عامل ہیں، ' پولس' کو عیسائیت میں ایک بڑا مقام حاصل ہو چوکا تھا تی کہ اس کے چودہ رسما خطوط بائیل میں شامل ہیں۔

حضرت عنيى عليه السلام كي تعليمات اور بولس كي تعليمات كافرق

جیبا کہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ عیسائی مذہب کی بنیاد نتین عقیدوں پر ہے: (۱) تثلیث۔(۲) حلول وجسم۔(۳) عقیدہ کفارہ۔

یہ وہ عقائد ہیں کہ جن سے اگر کوئی شخص ذرہ برابر بھی اختلاف کر ہے تو وہ عیسائیت سے خارج ہوجا تا ہے؛ کیکن قابل توجہ بات یہ ہے کہ بیتمام عقائد صرف وصرف پولس کی تعلیمات میں تو ہیں، حضرت عیسی علیہ السلام کے کسی قول یا کسی اشارہ سے ان ہیں سے کسی ایک عقید ہے کہ بھی تا ئیر نہیں ہوتی ہے۔

حضرت عیسی علیہ السلام کے ارشادات: حضرت عیسی علیہ السلام نے کہیں بھی

(الا) اورعیدائیت، تعارف و تقابل کی ایجی انہوں نے اس بات کو ذکر کیا کہ میں تہمارے
اپ آپ کو خدا نہیں کہا اور نہ ہی کہیں انہوں نے اس بات کو ذکر کیا کہ میں تہمارے
گناہوں کو معاف کرنے کے لئے انسانی شکل میں علول کر کے آگیا ہوں بل کہ ہمیشہ
حضرت عیسی علیہ السلام نے اپ آپ کو''ابن آ دم'' کے لقب سے ذکر کمیا ہے، جہاں
تک عیسائیوں کا عقیدہ "ثلیث پر لفظ''ابن، اب' وغیرہ سے استدلال ہوتا ہے تو در
حقیقت یہ اسرائیلی محاورات ہیں، بائیل میں بے شار مقامات پر حضرت عیسی علیہ
السلام کے دلاوہ دیگر انسانوں کو بھی خدا کا بیٹا کہا گیا ہے، دیکھیں! (انجیل بوحا، باب: سو ملاحظ فرمائیں)

عیمائیول کا اعتراف: متعدد عیمائی مؤرخین نے اسبات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ تعلیمات حضرت عیمی علیہ السلام سے ثابت نہیں ہیں بل کہ آج کی انجیلوں میں بھی ایسا بیان نہیں ہے کہ جن سے ، ان کا خدا یا خدا کا کوئی اقنوم ہونا ثابت ہو۔ مثلاً یہ وفیسر ہارنیک (Harnack) جرمنی کے مشہور مفکر ہیں ، انھوں نے اس کو انتہائی مرک انداز سے بیان کیا ہے۔ (عیمائیت کیا ہے؟ ۹۳) مرک اعتراض: انجیل یو حنا میں تو عقیدہ کا لول وجسم ہے؟

سوال کرنے والا کہتا ہے کہ آپ نے بیددعوی کیا ہے کہ موجودہ عیمائیت میں ان عقا کدکا کوئی وجودہ عیمائیت میں ان عقا کدکا کوئی وجودہ بیں بلکہ پولس ان کا اصل داعی ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل بوحنا میں بعض الیسی عبارات ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات عقیدہ طول کی تھیں؟

جواب اسوال کا جواب یہ ہے کہ س انجیل سے یہ والہ پیش کیا جاتا ہے این کہ انجیل سے یہ والہ پیش کیا جاتا ہے این کہ انجیل بوحناوہ کتاب بالکل جعلی ہے کیوں کہ اس کی وجو ہات ہیں:

(ا) انجیل بوحنا کا مصنف بوحناز بدی حواری ہیں بلکہ بوحنا بزرگ ہے۔

(ا) بوحنا بزرگ نے ابنی زندگی میں صرف ایک مرتبہ بارہ سال کی عمر میں حضرت

(اسلا)اورعيهائيت، تعارف وتقاعل) ﴾ ﴿﴿﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ عیسی علیہالسلام کودیکھاہےان کی تعلیمات سننے کا اس کوموقع نہیں ملا۔ ایوحنا بزرگ نے آخری مرتبہ حضرت عیسی علیہ السلام کومصلوب ہوتے ہوئے @ وہ یروشکم کا باشتدہ ہیں تھا بلکہ کنعان کے جنوبی علاقے کا باشندہ تھا۔ @ حضرت سے بعد 90 ء تک اس کا کچھ حال معلوم نہیں کہ وہ کہاں رہتا تھا؟ سے اس نے علم حاصل کیا تھا؟ کس کی صحبت اُٹھائی تھی؟ اور حوار یوں کے ساتھ ال كِ تعلقات كي نوعيت كياتقي -؟ و ٩٥ ء مس سرسال كي عربين اس نے انجيل يوسنا تصنيف كى ہے جس ميں بہلى مرتبہ عقیدہ حلول کو بیان کیاہے۔ @ بعد میں افسس کے بزرگوں نے انجل کے آخر میں ایک ایساجلہ بڑھادیا جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا لکھنے والا بوحناز بدی حواری یا حضرت مسیح کا كوكى شأكرد ب- (قدامت واصليت اناجيل اربعه: ١٢٣-١٣١ ج:٢، مطبوعه: مدحور + ١٩٢٠ \_ بحوالة ميرائيت كيابي "من ١٠٩١ ما ١٠٩١) معلوم ہوا کہ و عقیدهٔ حلول و جسم کسی حواری سے ثابت ہیں۔ العقيد م كوسب م يهله السيخف في بيان كيا جوحفرت عيسى عليه السلام كا صحبت بإفته نبيس تقااورنه بى ان كى تعليمات سے واقف تھا۔ اس عقيدة طول كوبيان كرف والانتخص جبول الحال هم، اس كامزاج وغداق اس كِنظر مات زندگى كِتمام كوشے يرده خفاء ميں ہيں۔ ا معقيده ٩٥ ومن أجيل من داخل كيا كياج بكر يوحنا كي عمرستر ٧٠ سات تقي اور "بولس" كانقال كوافعا كيس ٢٨ سال گذر ي تقي

ﷺ چوں کہ پولس نے اس عقیدہ کوابیے خطوط میں بیان کردیا تھااس لئے اس عقیدہ كويوحنا بزرگ نے وہيں سے اخذ كيا۔ للندااصلابي عقيدہ پولس ہى كا ہے۔ حوار بول نے بولس کی تقدیق کیوں کی تھی؟ اعتراض: اگر پولس غلط تھا اور اس نے دین عیسویت میں تحریف شروع کی تھی تو حوار بول نے اس کی تصدیق کیوں کی تھی؟ پہلا جواب: دراصل پولس ابتداء میں دین عیسوی کے سیچے بیر دکاروں کی شکل میں آیا تھا تو حوار بول نے اس کی تصدیق کردی تھی، بعد میں حقیقت سے مطلع ہونے کے بعداس سے اختلاف کیا تھا۔ دوسراجواب: اس زمانے کے حالات جانے کے لئے ہمارے یاس دو ذریعے ہیں: ﴿ پُولِس کے خطوط ہیں۔ ﴿ اس کے شاگردلوقا کی کتاب اعمال، اگر چہر میہ دونوں چیزیں بولس کے اثرات کے حامل ہونے کی وجہسے تحقیق حال کے لئے انتہائی مخدوش ہیں تا ہم ان دونوں کوسامنے رکھ کرجونتائے سامنے آتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ ا 🕥 برناباس جیسے معتد حوار بول نے ابتداء میں بولس کی تقید بین صرف اس لئے کردی تھی کیوں کہ وہ جھتے تھے کہ پولس دین عیسوی پر ایمان لا چکا ہے اس بناء پر ایک لمبےوفت تک برناباس نولس کے ساتھ رہا۔

﴿ برناباس نے پولس سے نظریاتی اختلاف کی بنیاد پرجدائی اختیار کر لی تھی۔ ا کی برناباس پولس نے اس بات کی تبلیغ شروع کی تھی کہ توریت کے احکام قطعی طور پرمنسوخ ہو چکے ہیں، چنانچے پطرس اور برناباس نے انطاکیدیس اس کی مخالفت کی۔ ﴿ (گُلتيون: ١١/٢)

اس مخالفت سے پولس کے خلاف زبردست شورش بریا ہوگئ کہوہ اصل حوار بوں کی مخالفت کرتاہے جس کے جواب میں پولس نے گلتیون کے نام خط (اسلام اورعیسائیت، تعارف و تقابل کے پھی ہے۔ کے پھی ہے۔ کے پھی است کھھااس خط میں اس نے حواریوں کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے لئے براہِ راست علم دمی کا دعوی کیا۔

کوسل کے وقت حوار یوں نے جو پوس کی جایت کی تھی وہ ختم ہو چکی تھی۔
کوسل کے وقت حوار یوں نے جو پوس کی جمایت کی تھی وہ ختم ہو چکی تھی۔
آئ تاریخی اعتبار سے پولس نے بیتمام خطوط جو گلتیون کے نام ہیں حوار یوں سے اختلاف کے بعد کھیں ہیں، اوران ہی خطوط میں تثلیث وحلول ، کفارہ اور توریت کی منسوخی کے عقائد ہیں۔ (تلخیص عیسائیت کیا ہے؟ ص: ۱۲۵–۱۲۷)

منسوخی کے عقائد ہیں۔ (تلخیص عیسائیت کیا ہے؟ ص: ۱۲۵–۱۲۵)

منسوخی کے عقائد ہیں۔ (تلخیص عیسائیت کیا ہے؟ ص: ۱۲۵–۱۲۵)

" یہاں یہ بات بھی واضح ہوجانی چاہئے کہ پولس کی اس تلبیس کے بعد حواریوں کواس سے سخت اختلاف ہو گیا تھا جس کے نتیج میں حواری اس سے جدا ہو گئے متھے حواریوں سے متعلق تفصیلی مباحث کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

برناباس چوں کہ بولس کی اصل حقیقت جان چکے تھے، اس لئے اٹھوں نے قبرص میں جا کرمستقل شریعتِ عیسوی کی حفاظت کا سامان کیا اور انھوں نے انجیل مرتب کی جوکہا گرایک طرف موجودہ عیسائیت کی تعلیمات اور ان کے عقا کد کے خلاف ہیں وہیں دوسری طرف اس میں امام الانبیاء جناب محدرسول الله صلی الله علیہ وملم کااسم گرامی بھی لکھا ہوا تھا ،اس وقت سے لے کرعلماء عیسا ئیت اور ماہرین تاریخ نے اس کتاب کواپنا موضوع بحث بنایا ہے اور عبسائیوں کا اس کتاب کے حوالے سے بیدعوی ہے کہاں کو کسی مسلمان ہی نے لکھا ہے، بیا کتاب سولہویں صدی عیسوی میں بوپ اسکٹس پنچم کے خفیہ کتب خانے سے برآ مد ہوئی ہے، برنا باس کی شخصیت حواریوں کے درمیان ایک مسلم اورایک عظیم شخصیت تھی چنانچہ اعمال لوقا میں ان کا نام پوسف بنایا گیاہے، نیز اس بات کی بھی صراحت ہے کہ رسولوں نے اس کا نام "برناباس" لعنی" نفیحت کابیا" رکھاہے، بیان کی عظمت پردلیل ہے، جہال تک الجیل برناباس کا تعلق ہے تو اس کے وجود و ثبوت پر محققین نے تفصیلی کلام کیا ہے۔ یہاں صرف ایک بات بطور خلاصہ فال کر کے بحث ختم کرتے ہیں۔

سیدر شیدر ضامصری نے انجیل برناباس کامخضر تعارف کرانے کے بعد فرمایا کہ بیانجیل انا جیل اربعہ سے بہت سی چیزوں میں مختلف ہے؛ لیکن چارا ختلا فات ایسے بیں جنمیں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

اس انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے خدا، اور خدا کا بیٹا ہونے سے صاف انکار کیا ہے۔ صاف انکار کیا ہے۔ اسلام اور عیدائیت، تعارف و تقابل کی ای اسلام نے بتایا ہے کہ ایک کہ جہدقد کم میں دوسی اسلام اور عیدالسلام نے بتایا ہے کہ عہدقد کم میں دوسی اسلام نے بتایا ہے کہ عہدقد کم میں دوسی اسلام نے بتایا ہے کہ عہدقد کم میں دوسی اسلام کی اسلام کوسولی نہیں وی گئی بلکہ ان کی جگہ کے برنا باس کا بیان ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کوسولی نہیں وی گئی بلکہ ان کی جگہ کہ بہوداہ اسکر یوتی کی صورت بدل گئی اور اس کو دھوکہ سے سولی پر چڑھاد یا گیا اور اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسان پراُٹھالیا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جس بیٹے کو ذری کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نی تھے۔ (عیدائیت کیا ہے؟ صن ۲۱ کا ۱۵۵۔)

حضرت اسماعیل علیہ السلام نی تھے۔ (عیدائیت کیا ہے؟ صن ۲ کا ۱۵۵۔)

مطولات کی جانب رجوع فرما کیں۔



## تتنت

عيمائيول سيسوالات اوران كودعوت اسلام ميكي بإدر يول سيعلاء اسلام كيسوالات

ش خدا کی کیاشان ہوئی چاہئے، اور نصاری کے نزدیک اگر حضرت عیسی علیہ السلام کابا وجود انسانی حاجتوں اور بشری ضرور توں کے مطابق، جسمانی حیثیت سے مخلوق اور بندہ ہونا اور باطنی حیثیت سے معاذ اللہ خدا اور خالق اور رب العالمین ہونامکن ہے؛ تو کیا مشرکین کو اینے اوتاروں کے لئے یہ تاویل کرنامکن نہیں، جو تاویل نصاری کرتے ہیں وہی مشرکین بھی کرسکتے ہیں، پھروج فرق کیا ہے؟۔

﴿ كَيَالُومِيتَ اوربشرى صفات (مثلاً كَمَانا بِينَا، سونا اورجاً كنا اور ببيثاب و بإخانه كرنا) كاايك ذات ميں جمع ہوناممكن ہے؟

و علمائے یہود اور نصاری کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ایفقوب علیہ السلام اور حضرت ایفقوب علیہ السلام اور حضرت موسی علیہ السلام کی نبوت ورسالت کی کیا دلیل ہے اور نصاری کے نزدیک اور حضرات کا نبی اور دسول ہونا کس دلیل سے ثابت ہے؟

ایمان کی کیا تعریف ہے؟

﴿ کیاکسی نبی پرایمان لانے کے لئے فقط اس نبی کی نبوت کی تقدیق کافی ہے، یا اس کے تمام احکام کی تقدیق ضروری ہے؟

اکرکوئی تخص کسی نی کونی جمعتا ہے گراس کی لائی ہوئی کتاب یا شریعت یا اس نی کے انگری کتاب یا شریعت یا اس نی کے کتاب یا شریعت یا کافر۔
نی کے تلقین کردہ احکام یا کسی ایک تھم کوشلیم نہیں کرتا تو ایسا شخص مؤمن ہے یا کافر۔
اور انجیل میں حضرت عیسی علیہ السلام کا بیتھم ثابت ہے کہ نصاری آل حضرت میں مائی آئی ہے کہ نصاری اس حصورت میں کہ نصاری اس تھم کی تعمیل نہ کریں وہ حضرت میں کہ نصاری اس تھم کی تعمیل نہ کریں وہ حضرت

(اسملام) اورعيسائيت متعارف ونقائل ﴾ ﴿﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ عليها للله م كمومن موسعٌ ما كافر؟

انجیاء ومرسکین سب بی اللہ کے پہند بدہ اور برگزیدہ ہیں بایں ہمداللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، جیسے: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت لیعقوب علیہ السلام سے افضل ہونا اور حضرت موسی علیہ السلام کا حضرت یوشع سے افضل ہونا علمائے یہود اور نصاری کومسلم ہے، اب سوال بیہ کہ افضلیت کا معیار کیا ہے جس کی بناء پر بیہ ہما جا سکے کہ فلال نبی اور رسول فلال پنیمبر علیہ السلام سے افضل ہے، اس معیار کی توضیح فرمائی جائے۔

اناجیل سے ان کا علیہ السلام کے معجزات کی تعداد کس قدر ہے، اناجیل سے ان کا حوالہ دیا جائے۔

الركس نى كے مجزات مسى عليه السلام كے مجزات سے سوگنا زيادہ ہول، تو حضرات نصاري اس نى كو مخزات مسى عليه السلام سے افضل اور برتز ما نيس كے يانہيں؟ حضرات نصاري اس نى كو حضرت ملى عليه السلام سے افضل اور برتز ما نيس كے يانہيں؟ كسى كما ب كوكما ب الى يا كلام الى كہنے كاكيا معيار ہے۔

علائے نصاری کے ذوریت بیا بجیل کس اعتبار سے قرآن سے افضل ہے۔

﴿ کیا انجیل باوجود ہزار ہا اختلافات کے معتبر اور مستند ہونے میں قرآن کریم

سے ﴿ کہ جس پر تقریباً چودہ سوسال کا عرصہ گزرجانے پر بھی ایک نقطہ اور ایک شوشے کافرق نہیں آیا) زائد باوثوق اور مستند ہے؟۔

﴿ کیاتوریت وانجیل یااوردنیا کی کوئی کتاب حفاظت میں قرآن کریم سے بڑھی ہوئی ہے کہ جس کے بشار حافظ کا ہے کہ جس کے بشار حافظ کا ہے ہر خطے میں موجود ہیں ، اور جس کے لئے ہر حافظ کا سینہ بی خودتوریت وانجیل کا کوئی کچاپکا حافظ دنیا کے کسی کونے میں دکھلا سکتے ہیں؟۔

ایک کیاتوریت اور انجیل باعتبار علوم اور معارف کی جامعیت کے ،قرآن کریم سے بڑھی ہوئی ہے؟۔

کیا توحید کی تعلیم توریت وانجیل میں قرآن سے زیادہ بلندہے؟۔ ﴿ كَيِالْعَلِيمِ اخْلَاقِ كَاعْتِبَارِ سِي وَرِيت وَالْجِيلِ كَا يَا يَدِرْ آن كريم سے بلند ہے؟۔ الله ياحقوق الله ياحقوق العبادى توضيح وتفصيل توريت والجيل مين قرآن كريم سے زياده موجود ي-؟\_ ﴿ كَمَا تَدْ بِيرِمنزل اورتد بيرمكي انفرادي اوراجها عي معاشرت اورتدن كے اصول كي توریت دانجیل قرآن کریم سے زائد ذمہ دارادر کفیل ہے؟۔ 🔕 کیا توریت وانجیل میں ظاہری اور باطنی امراض کی توضیح اور پھران کی علامات کی پوری پوری تشریح قرآن کریم سے بر صرحے؟۔ ۞ كيا توريت وانجيل باعتبار فصاحت وبلاغت، حلاوت وشيريني كے قرآن كريم ے بڑھ کرے؟۔ ن كيا ذكر الى كے طريق اور بارگاہ خدادندى ميں التجاء والتماس كے جوآ داب قرآن كريم وحديث في بتلاديئ دنياكي كوئي كتاب اس كانمونه پيش كرسكتى ميا-الله حضرت مسيح عليه السلام كس شان ميس مرور عالم سيد ولد آدم محد مصطفى ما في المينان ميس مرور عالم سيد ولد آدم محد مصطفى ما فياني الم بره بوئين؟ الله كياكوني ميحى يايبودى حضرت تعليه السلام ياحضرت موى عليه الصلاة والسلام کاایک کلمہ سندمتصل کے ساتھ پیش کرسکتا ہے۔ برخلاف بیروان محمد کالیا ہے کہوہ اليئے نبی امی کا ہر قول اور ہر نعل اور ہر حرکت اور سکون عیادت اور استراحت استنجاء اورطهارت، سكوت اورتكلم، صحك اورتبهم كواسانيد مسلسله اور روايات متصله "حدثنا فلان عن فلان ' کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ا جس طرح امت محمد بدنے قرآن وحدیث کی توشیج وتشری کی خاطر قتم قتم کے علوم ايجاد كية مثلا اساء الرجال معرفت الصحاب معرفت التابعين علم الحديث علم (اسلام اورعيمائيت، تعارف وتقابل) الله الله المنظم البلاغت، علم النحو، علم الصرف، التفيير، اصول فقه، اصول حديث، اصول تفيير، علم البلاغت، علم النحو، علم الصرف، غريب القرآن وغريب الحديث، علم الكلام، علم الفقه، علم الاخلاق، علم اسرا والشريعة كم ياكوئي امت اس كي نظير بيش كرسكتي ہے؟۔

و علمائے اسلام نے قرآن وحدیث کے علوم ومعارف، نکات ولطائف کا جودریا بہایا ہے کیاعلمائے یہودونصاری اسی طرح توریت وانجیل کے علوم ومعارف کا کوئی ادنی اور معمولی سانمونہ پیش کرسکتے ہیں؟۔

آ کیا کوئی امت امتِ محدید کے فقہاء وجہ تدین، جیسے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام شافعی اور امام شافعی اور امام محدین حسن وغیرہم کی فہم وفر است اور تفقہ اور اجتہا داور استنباط اصول وفر وع میں کوئی ادنی سی ایک نظیر بھی پیش کرسکتی ہے؟۔

آ کیا حفظ وضبط میں امام احمد بن طنبل اور امام کی ابن معین، امام بخاری وامام مسلم، امام شمس الدین امام زبی اور حافظ ابن حجر عسقلانی کا کوئی شمونہ کوئی امت دنیا کے سامنے پیش کرسکتی ہے؟۔

کانمونه دکھلاسکتی ہے، محدرسول الله صلی الله علیہ وسلم پراپنا جان ومال، گھر اور کنبہ اور کانمونه دکھلاسکتی ہے، محدرسول الله صلی الله علیہ وسلم پراپنا جان ومال، گھر اور کنبہ اور برادری، مال اور باب اور اولا دسب ہی کوآپ برقربان کردیا لیکن موجودہ انجیل کی بناء پر محاذ الله حضرت میں کے حوارین نے نصاری کے اعتقاد کی بناء پر اپنے خدا کوتین درہم میں فروخت کر کے ایک کمہار کا کھیت خرید لیا بعوذ بالله من بذہ الخرافات۔

الله كيا حفرت من عليه السلام صرف بن اسرائيل كى بھيڑوں كے كئے پيغيبر بناكر بيجي كئے شخ ياتمام عالم كے لئے؟۔

ایک جگر است می علیدالسلام نے خاتم النبیین ہونے کا دعوی فرمایا ، انجیل میں کسی ایک جگر کھی اگر ذکر آیا ہو کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا

و حضرت آگا گرفاتم الانبیاء تھے و "فارقلیط" اوردوح تن کے آنے کی بشارت دینے کا کیا مطلب ہے، اور حضرت کے بعد علمائے نصاری "فارقلیط" کے کیوں نتظر ہے اور بہت سے لوگوں نے فارقلیط ہونے کا دعوی کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت میں خاتم انبیین نہ تھورندان کے بعد ایک نی کے ظہور کے انظار کے کیا معنی؟ میں خاتم انبیین نہ تھورندان کے بعد ایک نی کے ظہور کے انظار کے کیا معنی؟ و انجیل کے سومال قبل کے مطبوعہ شخوں میں "فارقلیط" کا لفظ موجود ہے گر صال کے نشخوں میں بیا گائی میں کی تغیر و تبدل کا کوئی تن حاصل ہے۔ نشخوں میں نہیں رہا ، کیا کی کی کرتا ہے الی میں کی تغیر و تبدل کا کوئی تن حاصل ہے۔ نشخوں میں نہیں کے نشخ مختلف کیوں ہیں؟

اس میں علائے توریت وانجیل کس زمانے میں لکھی گئیں اور کس نے لکھیں؟ اس میں علائے کے پہودونصاری کا کیاا ختلاف ہے؟۔

ان چارا نجیلول کے علادہ اور بھی انجیلیں لکھی گئیں تو نصاری کے نزد یک سوائے ان چارا نجیلول کے باقی انجیلول کے غیر معتبر ہونے کی کیا دلیل ہے، اور کس بناء پر ان کوغیر مستند قرار دیا گیا۔ (اسلام اور نصرانیت: ۲۳–۲۵)

صليب بردارون سايكممرى عالم دين كاسوال

فاضل ادب شیخ احمالی بلخی مصری رحمة الله علیه کا ایک فصیح وبلیخ قصیده مصر سے شائع ہوا تھا جس میں انھول نے حضرت عیسی علیه السلام کیا لوہیت کے اعتقاد پر علاء نصاری سے میسوال کیا تھا کہ عیسی علیه السلام اگر خدا تھے تو آخراس ہے کسی کے ساتھ اسپنے بندوں کے ہاتھوں کیوں کرمقنول ومصلوب ہوگئے؟

یقسیدہ ۱۳۲۲ء میں مصرے شائع ہوا، علماء نصاری ہے آج تک اس عجیب سوال کا جواب ہیں ہوسکا اور ان شاء اللہ تعالی قیامت تک بھی کوئی اس کا جواب ہیں دے سکے گا اور بیران شاء اللہ تیمنا اور تیرکا کہدرہا ہوں نہ کہ تعلیقاً۔ { فلیا توا

## (اسلام) ورعيمائيت، تعارف وتقائل على المحرف في المحرف المحر بحديث مثله ان كأنوا صادقين} ترجمة اشعار: ﴿ عيى ك پرستارو! ماراتم سے ايك عجيب سوال ہے كس كيا تمہارے پاس اس کا کوئی جواب ہے۔ ا گرتمہارے زعم کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام خدائے قادر غالب اور ہیئت وجلال والے تھے۔ ﴿ تو پھرتم نے میعقیدہ کیے قائم کرلیا کہ یہود نے ان کوصلیب دے کرتلخ عذاب چکھایا، کیاخدا کوبھی عذاب چکھایا جاسکتاہے؟۔ اورکیا خدا بھی مرکزمٹی کے نیجے دفن کیا جاسکتا ہے؟ ﴿ اوركما خدا بحى الى كلوق سے بياس بجھانے كے لئے شربت كا بياله ما نگ سكتا ہے۔ ﴿ اور پھر کیا میمکن ہے کہ خدا تو شربت مائے اور اس کے بندے بجائے شربت کے کڑوایانی خداکودیں۔ ﴿ اور پھر بندے اینے خدا کو بخض وعداوت میں زمین پر ڈال دیں اور خدا تؤپ تؤپ کر پیاسامرجائے۔ ﴿ اوركيايمكن ب كه بندے فداكوذليل كرنے كے لئے كانوں كا تاج اس كے مر برر کھوس۔ اوركيايمكن ہے كہ بندے خداكواس قدر آلودكريں كہ خون خدا كے رخسارول پر بہنے گگے اور خدا کا چیرہ خون میں تگین ہوجائے۔ اوركياييكن كه خدا كے چرے يرتحوكا جائے اور اس كے پہلوميں نيز هارا جائے۔ ا يهودونساري كرعم كرمطابق جو يحه ماجرا بيش آياس بيس كايد يحفر موند --التجب ہے کہال ججوری اور لا جاری کے بعدان کوخدا بھتے ہواور شرماتے بھی تہیں۔ النكه حفرت مي اور پنيمبرول كي طرح خدا كے ايك مقرب بنده تھے۔

(اسلام)اورعيسائيت،تعارف وتقالل على الحج ﴿ فَي الحرب الله المواعيسائية، تعارف وتقالل الله المجاهد المعالم المعا ﷺ جیسا کہخود حضرت سیجے سے اس کا قرار قر آن اورانجیل میں صراحة مذکور ہے۔ ا اگر حصرت مسيح خود خدا تھے جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو بھر موت کا پیالہ تلنے کی کس سے امیدر کھتے تھے اور کس سے اپنی مصیبت ٹلنے کی دعاما نگتے تھے، کیا خدا بھی دعا مانگا کرتاہے؟ اور مرنے کے بعد کس نے ان کی روح کو واپس کیا جبکہ ان کی روح ان کے جسم سے صدا ہوگئ تھی؟ اوران كرنے كے بعداس عالم كے نظام كاكون محافظ ونگهبان تھا؟ الله كياكونى اورخدااس عالم كى تدبير كالفيل اورذمه دارتها؟ ياتمام عالم خراب وبرباد موكيا؟ و این نیز حضرت عیسی علیه السلام کوتمهارے زعم کے مطابق کیوں صلیب دی گئی؟ اگر كى لغزش كى بناء يرصليب دئے كئے تولغزش كا صادر ہونا الوہيت كيمنافي ہے، اورا گرکوئی لغزش نہیں ہوتی تو پھر بلاوجہ کیوں سزاکے ستحق ہوئے؟ 🕝 نیز بیہ بتلا یا جائے کہ یہود نے جو حضرت سے کوصلیب دی کیا بیا چھا کام کیا ہے؟ كماس سے لوگوں كے گناہوں كا كفارہ ہوجائے اور تمام بوڑھے اور جوان گناہ كى لعنت سے رہا ہوجا تھی؟ ا ﴿ إِبْرَاكَامُ كِيا؟ تُمْ كُوكَنا بُول سے جِهِرًا ياتمهاري بيد بات نہايت عجيب ہے؟۔ ا گرتم میرجواب دو که بهبود کامیعل نهایت مستحسن اور عین تواب تھا۔ ا 📆 تو پھر میں کہوں گا کہتم بہود یوں سے تشمنی کیوں رکھنے ہوجو خیراور بھلائی کا کام كرےان كوجزائے خيردين چاہئے ندبيكهان سے دشمني كى جائے۔ اوراگرید کہوکہ انھوں نے خدا کوصلیب دے کرجرم کا ارتکاب کیا تو میں کہوں گا کہ یہوداگرصلیب دے کرجرم کا ارتکاب نہ کرتے توتم گناہوں کے برے انجام سے رہانہ ہوتے۔ یہود بوں کامیر جرم ہی کفارہ کاسبب بنا۔

(سلام اور ميسائيت، تعارف وتقائل کي هُرِ آن الله اور ميسائيت، تعارف وتقائل کي هُرِ آن الله اور ميسائيت، تعارف متح الله باره في نيز بيه بتاؤ كه حضرت مسطح صليب دينے سے راضی متح يا ناراض متح الله باره ميں كيا قول فيصل ہے؟۔

اگرید کہوکہ واقعہ صلیب حضرت مسے علیہ السلام کی خوشی اور رضامندی سے تھا مر المراس على كالناه كاكفاره موجائد جس في كناه ساتوبدكر لي يعنى حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کا کفارہ جھوں نے لغزش کے بعدایے مولا کی طرف رجوع كيا اورجن كوالله بى نے اپنى رحمت سے توبدكى تو فيق دى ، اور اپنے بى قضل سے ان کی خطا کومعاف کیا اور خلافت کا تاج ان کے سر پررکھا تو ہم بیکبیں گے کہتم غلط کہتے ہو کیوں کہ حضرت سے علیہ السلام یہود کے اس فعل سے راضی نہ تھے، اس کئے کہ انجیل میں تصریح ہے کہ علیہ السلام اس سے بھا گنا چاہتے تھے اور روتے تے اور خدا کو بکارتے تھے کہا ہے آسمان کے خدامجھ کو اِن مصیبتوں سے چھڑا ، اور الى الى كتے تھے كما عفدا مجھكود من كے عذاب ميں كيول وال ويا۔ا مياپ! اگرمیری رہائی ممکن ہوتو مجھ کوان دشمنوں سے چھڑ ااور نجات دے، اِن سب باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اِس سے بالکل راضی نہ تھے۔ 🕲 اورمصیبت کے وقت خدا کو پکار نا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ حضرت سے علیہ السلام بلاشبه خدا کے بندے تھے، نیز بیتمام اموراس امر کی بھی واضح دلیل ہیں کہ تمہارایقول (کرحضرت سے علیہ السلام صلیب سے راضی تھے) بالکل غلط ہے۔ 🐼 اور اگریہ کہو کہ جبراً وقہراً ان کوصلیب دی گئی تو پھرخدائے تو انا کا بندوں کے سامنے عاجز ہونالازم آتا ہے۔ کہ بندول نے زبردستی خداکوصلیب پراٹکا یااورلعنت نے آکرخداکو ہرطرف سے تھیرلیا۔

ال میرے اس سوال کا جواب دوآپ جیسے فضلاء کانہ جواب دینا اور سکوت کرجانا نہایت معیوب ہے۔ 🗃 میں نفیحت کرچکا ہوں اور خدا سے اجر دانو اب کا امید وار ہوں۔

ﷺ اورخدا ہے دعا کرتا ہوں کہ محمد رسول الله سَاللَّاللّٰ کے دین پر میرا خاتمہ ہواور قیامت کےمصائب ہے محفوظ رہوں۔ (آمین)

آ اگرتم میری اِس نفیحت کو تیول کرلوتو عین مقصد ہے اور میری انتہائی مسرت اور خوشی ہے، ورنہ تم کو اپنادین مبارک ہو، خوب مجھلو کہ تن ہے بردہ اُٹھ چکا ہے۔ خوشی ہے، ورنہ تم کو اپنادین مبارک ہو، خوب مجھلو کہ تن سے پردہ اُٹھ چکا ہے۔ (دیکھئے!احس الحدیث: ۲۲ تا ۲۲، اسلام پرعیسائیت کے جملے، اسلام اور نفرانیت: ۲۳ تا ۲۷)

عيسائيون كودعوت اسلام

مسيحي بإدريون سے علماء اسلام كہنا جائتے ہيں كہم افراط وتفريط كى جس دلدل میں گرفآر ہواس سے نجات کا راستہ عرب کے خشک ریگ زاروں کے سوا کہیں اور ا نہیں ہے، زندگی کے بھلے ہوئے قافلوں نے ہمیشہ اپنی منزل کا نشان وہیں سے ا حاصل کیا ہے ہم یوب پرسی سے لے کرا نکار خدا تک ہرمر حلے کوآ زما چکے ہو گران میں سے کوئی تحریک تم کوسلگتے ہوئے داغوں کے سوا کچھ ندد ہے سکی ، اگرتم کوسکون وراحت کی تلاش ہے تو خدا کے واسطے ایک مرتبہ کیمیا کے اس نسخہ کوبھی آ ز ما کر دیکھو جوآج سے چودہ سوسال پہلے فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہونے والا ( کتاب الاستثناء:٢/٢٣) فارقليط (محمر مَاللَيْلِيمَ) تمهيس دے كر كميا تھا (يوحنا:١٤/١٢) جے دیکھ کرسلع کے بسنے والے گیت گاتے تھے اور قیدار کی بستیوں نے حمد کی تھی (یسعیاہ ۱۱:۱۲) جس کے قدموں پر پھر کے بت اوندھے گرے تھے (یسعیاہ: ۲۷)جس نے اپنی طرف سے کچھنیں بلکہ جو کچھ سنا تھا وہی تم تک پہونچاد یا (بوحنا۱۱:۱۱) جب تکتم اس کے بتائے ہوئے راستے پرنہیں آؤگے عمهیں اس منزل کا پیت<sup>ن</sup>ہیں لگ سکے گا جہاں سے *ضمیر کوسکون روح کومسر*ت اور دل کو قرارحاصل ہوتا ہے۔ (مقدمہ بائبل سے قرآن تک:۱۰۱)

## مؤلف کی دیگر تالیفات

ركعات مراور جيس يا المحمد تقيدات وجوبات: حضرت مولانا حبيب الرحن صاحب نورالله مرقدہ کا تحقیق رسالہ "رکعات تراوتے" علمی طقول میں مستند مرجع کی حیثیت رکھتا ہے، وقت کے تقاضہ سے اس رسالہ میں تحشیہ حوالہ جات وغیرہ کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی ،مؤلف نے اس پر سول نوعيتون كالتحقيق كام كياب، بياصل رسال نوع صفحات يرمشمل تها، اوراب • • مر جارسوصفحات ے متجاوز مستقل ایک کتاب ہے، جوالحمداللہ ہر پہلو سے ایک جامع مکمل کتاب بن گئی ہے۔ جى بال الل المنة والجماعت بيس ركعات تراوح كي قائل بين: اس كتاب بيس بيس ركعات تراوی کودلائل سے ثابت کرتے ہوئے بطور خاص غیرمقلدین کی طرف سے آٹھ رکعات تراوی كا ثبات من ائمه اربعه اوران كتبعين كى جوعبارتين پيش كى جاتى بين ان تمام عبارات كاتشفى بخش حل پیش کیا گیاہے، نیز تہجد وتراح کے فرق پر ۲۷رچھیاسٹھ دلیلیں ذکر کی گئی ہیں، یہ کتاب دوسو صفحات يرمسمل مي كتاب بين أيك مقدمه اورآ محد الواب بين -

اصول مناظره ( يعني آب مناظره كيے كريں):اس كتاب ميں مناظره كا تاريخي بس منظر،اس کا ثبوت، شرعی حکم، مبادیات اصطلاحات کو بیان کرنے کے بعد مناظرہ کرنے کاطریقہ، اس کے آ داب وتقاضے اور تواعد وضوابط انتہائی تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، کتاب کے دوسرے حد میں کچھ مناظروں کے نمونے پیش کرتے ہوئے ایک مناظر کی ممل رہنمائی کی گئی ہے، یہ

كتاب اين موضوع پر بالكل منفرد بـ

آب صحابیت کا دفاع کیے کریں؟ صحابہ کرام کے سلسلے میں اہل النة والجماعة کا موقف، اور صحابہ پر کیے جانے والے اعتراضات کا اصولی جائزہ پیش کیا گیا ہے، نیز اصولی مباحث مثلا اصول تنقيد، اصول تحقيق، تاريخ روايات اورحديثي روايات ميس كيا فرق موتاب، اس كو بالتفصيل بیان کیا گیاہے، یہ کتاب ایٹ موضوع پردسیول کتابول کانچوڑ اور اکابر کی تحقیقات سے بھر بورہے۔ العرف الفياح في شرح مقدمة ابن صلاح: مقدمه ابن صلاح كا نام على حلقول مين انتاك نمايال ب، استاذمحتر م حضرت مولانامفتي عبدالله معروف صاب استاذ حديث ونكرال شخيه ص في الحديث درالعلوم دیوبندکواللدتعالی نے بہت سے کمالات سے نوازاہے،حضرت ایک لمےزمانے سے مدیث کی خدمت میں سکے ہوئے ہیں، یشرح استاذ محترم کے افادات کا ایک زبردست خزین سے بشرح ذکوراصول حدیث پرکھی گئے بے شار کتابول سے ماخوذ اور بہت کی علمی غلط بھیوں کے ازالہ میں معاون ہے۔





NOITZO Shot by TABREZ BHAGALPURI 100/-2025/01/26 14:20